

دنیا بھر میں بچوں کا سب سے مقبول اردو میگزین



جناب مجید نظامی
کی صحافتی خدمات کا اعتراف



اشاعت کا
مئی 2011ء
249
واں نمبر

بچوں کے حقوق کا تحفظ
معاشرے کے تمام طبقات
کی ذمہ داری ہے
سیمینار کی رپورٹ

نوئے وقت



پچھے - بہت پیارے - بہت اچھے

دیچپ کہانیاں
انگارنگ سلسلے اور انعامات کی برسات
قیمت 20 روپے

اکسی طفول

سیرپ اور ٹیبلیٹس



گیس، سینے کی جلن اور
بدھضمی مِنڈوں میں جائے



پارلے آئیوروپیک نومارس کریم

ڈارک سرکل، پیپلو اور فریکل کو بھی صاف کرے

آپ کی سکن بیک کیوں ہوتی ہے؟ میلان، یوں میلان اور فیو میلان سے مل کر بنتا ہے۔ جلد کی رنگت کا اخراج ان دونوں "Pigments" کی مقدار پر ہوتا ہے۔ اگر یوں میلان کی مقدار جلد میں بڑھ جائے تو جلد پر ڈارک سرکل، پیپلو، فریکل اور رنگ کا لاملا ہوتا ہے۔ پارلے نومارس کریم میں نجیل ہرین اور فونڈ ایکسپریکٹ شامل کئے گئے ہیں۔ جو یوں میلان کی مقدار کو کم کر دیتے ہیں۔ تینجا ڈارک سرکل، پیپلو، فریکل قائم کر دیتے ہیں۔ آپ کا رنگ گرا ہو جاتا ہے۔ جس سے آپ کلتی ہے۔ فیر کامیکن زیادہ مسانح نکلیں (جیسا کہ اس سے ایسا کامن ہوا ہے)۔

fair clear skin

KHYBER CHEMICAL COMPANY
 392 GPO Lahore Pakistan
 e-mail: info@parley.pk
www.parley.pk

”پاک چین دوستی ہمالیہ سے بلند اور سمندر سے گھری ہے“

حکومت پاکستان نے سال 2011ء کو پاک چین دوستی کا سال قرار دیا ہے



پاک چین دوستی کو مضبوط بنانے کیلئے

اگست 2011ء میں شائع کیا جا رہا ہے

”پاک چین دوستی نمبر“



☆ پاک چین دوستی کی تاریخ ☆ بدلتے ہوئے عالمی حالات میں پاک چین دوستی کی اہمیت

☆ چین کی اہم شخصیات کے تعارف و امروزیز ☆ اہم پاکستانی شخصیات کے تاثرات

☆ چین کی معاشری ترقی کا راز ☆ چینی بچے کیسے زندگی گزارتے ہیں

☆ پھول کے چینی ادب کے اردو تراجم - چینی ادبیوں کے تعارف

☆ پاک چین دوستی کے حوالے سے پاکستانی ادبیوں کی کہانیاں، نظمیں، مضمایں

☆ پاکستان میں چین کے حوالے سے شائع ہونے والی کتابوں پر تبصرے، تعارف

پاک چین دوستی میں آپ بھی اپنا حصہ ڈالیے

اپنی کہانیاں، نظمیں، مضمایں، چین کے حوالے سے نادر تصاویر، کتابوں / تحریروں سے انتخاب 20 جون 2011ء تک بھجوادیں۔

”پاک چین دوستی نمبر“، کونفرڈ اور یادگار بنانے کیلئے آپ کی تجاویز کا بھی انتظار رہے گا۔



پھول بڑا مقبول۔ اب انٹرنیٹ پر بھی۔ www.phool.com.pk

ماہنامہ ”پھول“ 23۔ شارع فاطمہ جناح لاہور۔ پاکستان۔ فون نمبر 4-111-123-540: 36307141 UAN: 36309661 نیس:

میر نام ہے
اور یہ میرا پیارا بچوں ہے
اسے پڑھنے سے پہلے مجھے ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ
نمایا کی ادائیگی میں دیرہ ہو رہی ہو
آج کا ہوم ورک مکمل ہو گیا ہو۔
ابوی نے جو کام کئے تھے وہ کہہ دے ہوں

چیف ایڈیٹر... مجید نظامی
مینیگ ایڈیٹر: رمیزہ نظامی
ایڈیٹر... محمد شعیب مرزا



پھول کی ارادت سے جدرا

مئی 2011ء

46	صفحتا یے	☆
47	پھول کی پاکستان ہے	☆
48	؟	☆
50	بماش	☆
51	محمد انور احمد	☆
52	پھول اخبار	☆
54	شاور اقبال	☆
55	پھول فورم	☆
56	کچھ ملٹھے خطوط	☆
60	پھول کی پیغمبر	☆
61	درہ مرزا	☆
62	ام قسوم	☆
63	محمد علیم نظامی	☆
64	محمد علیم نظامی	☆
65	حافظہ حصہ مقبول	☆
66	زمود سلطانہ	☆
67	محمد طاہر عزیز	☆
70	زیر دست جملہ	☆
سرور ق: خواجہ ہادی حسن - نسبت مسلمان - لاہور		

لاہور چلدرن ہائی
سکول سمیم کی طالبہ
شاہزادے جماعت
سمیم چیلی
پوزیشن حاصل کی وہ
پرنسپل کا کاس سے اول
آئیں رہیں



ہومنیار طالبی پر نے کاس 1
میں اول پوزیشن حاصل کی
بے۔ وہ شروع سے تھی تمام
سکیلوں اور سالاں ادھر احتیات
میں اول آئیں اور دوں
آف آف حاصل کر کی ہیں۔
لیکن لاہور چلدرن ہائی سکول
سمیم کی طالبہ ہیں۔

- سب ایڈیٹر: سعید علی قیصر باشی
- ڈیزائنر: قیصر خان
- الشریش: عاصمہ جاوید
- آرت ایڈیٹر: شعیب قادر

پھول رنگ

☆ محمد نت کریم	☆ محمد صالح
☆ ادارہ یہ	☆ ادارہ یہ
☆ زندہ کہانی	☆ زندہ کہانی
☆ پوفیس خالد پور دین	☆ پوفیس خالد پور دین
☆ مشاقِ عظی	☆ مشاقِ عظی
☆ وارث صاحب	☆ وارث صاحب
☆ فیضن نیر	☆ فیضن نیر
☆ شاگوہ کیمڑہ	☆ شاگوہ کیمڑہ
☆ شہریار احمد	☆ شہریار احمد
☆ ماڈل کامالی دن	☆ ماڈل کامالی دن
☆ 28 مئی - یوم احتساب	☆ 28 مئی - یوم احتساب
☆ چودھری ظیق الزماں	☆ چودھری ظیق الزماں
☆ شوکت علی مظفر	☆ شوکت علی مظفر
☆ سیمنار، پھول کے حقوق	☆ سیمنار، پھول کے حقوق
☆ مظہر حسین شیخ	☆ مظہر حسین شیخ
☆ کوک سلیمان چہاں	☆ کوک سلیمان چہاں
☆ بیرون خوب	☆ بیرون خوب
☆ دیا جائے رکھنا	☆ دیا جائے رکھنا
☆ ریاض احمد جسٹس	☆ ریاض احمد جسٹس
☆ مزدوروں کامالی دن	☆ مزدوروں کامالی دن
☆ ساجدہ حسیف	☆ ساجدہ حسیف

<http://www.phool.com.pk>
shoaibmirza.phool@gmail.com

23-شارع فاطمہ جناح، لاہور۔ ایمان: فون نمبر: 4-111-123-54036307141
UAN: 36309661 فیس: EXT-317
لائبریری: EXT-316

اندر پنکھا میں اک سے	اندر پنکھا	اندر پنکھا	اندر پنکھا
سالانہ 2160/- روپے 1080/- پرے ششماہی	سالانہ 2740/- روپے 1370/- پرے ششماہی	تیسرا یام تا رہ 20/20 روپے	پاکستان شہریہ بڑی بڑی
بیکاری	بیکاری	بیکاری	بیکاری
سالانہ 2170/- روپے 1160/- پرے ششماہی	سالانہ 3360/- روپے 1680/- پرے ششماہی	سالانہ 3270/- روپے 1640/- پرے ششماہی	سالانہ 3270/- روپے 1640/- پرے ششماہی

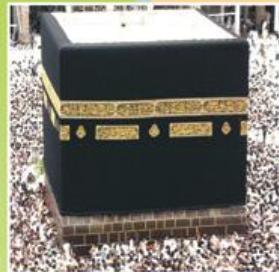
مجید نظامی چیف ایڈیٹر، رمیزہ نظامی پرمنی پریشان
نداۓ ملت پریس سے چھپوا کر
وفتر روز نامہ نوائے وقت لاہور سے شائع کیا

کرنیز

غنا

محمد صالح

حضرت پیران چیر شیخ عبدال قادر جیلانی فرماتے ہیں۔ ”غناوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ غنا ہوا و رحمتی اللہ تعالیٰ سے دوری ہے۔ غنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب میں ظریب ہو، اور رحمتی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پھر کر بندوں کے پیچے بھاگے۔ اگر تو یہ غنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے سواہر ٹھے کوئی دل سے نکال دے۔ نبی مال و متاع کے بندنے میں نہ پڑے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سفر کرنے کے لئے زاد را ہے۔ سب نعمتوں کو ای کی طرف نسبت کرو۔ سچھوک بر نعمت اسی نے عطا فرمائی ہے اور پھر ان کے ذریعہ اس کے قرب کا راستہ جلاش کرو، علم اس لئے ہے تاکہ اس پر عمل کرو اور اس کے نور سے بُداشت پاؤ۔“ اگر بخاتم چاہتے ہو تو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرو اور اپنے اللہ تعالیٰ سے موافقت کرو۔ ”نفس بدی کا امر کرنے والا ہے میں اس کی عادت ہے۔ اپنے نفس کو جاہدہ سے گاہدے۔ پیاس تک وہ قلب کے ساتھ مطمئن ہو جائے۔ اپنے نفس کو حضور ﷺ کا یہ ارشاد گرایی سنا کر صحیح ہو تو اپنے نفس سے شام کی بات نہ کرو اور شام ہو تو اپنے نفس سے صحیح کی بات نہ کرو۔ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ تیرنامہ کیا ہو گا۔ (سعید یاشقی) ”جہادہ اور عمل ضروری ہے۔ تم اپنا عمل ہی تیرے لئے مفید ثابت ہو گا یا تیرے لئے وباں بنے گا۔ کوئی اپنے عمل سے تجھے کچھ نہیں دے گا۔ تم ادوست و نتی ہے جو تجھے براہی سے روکے اور تیراڈن وہی ہے جو تجھے راہ راست سے بہکائے۔“ ”منافق! ریا کاراپنے عمل پر ناز کرنے والے! تجھ پر افسوس علم کی طب میں اپنی عمر ضائع کرتا ہے گرماں عمل نہیں کرتا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی خدمت کرتا ہے گویا انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیرے شرکیوں سے غنی ہے۔ (بکوالہ ”نور بصیرت“)



حمل نعت رسول ﷺ مقبول بیاری تعالیٰ

پکلوں پر ستارے سے چکتے رہے تا دیر
لب ان (علیہ السلام) کی شاء کر کے مہکتے رہے تادری
جب ذکر کسی نے مجھی کیا ان (علیہ السلام) کی گلی کا
آنکھوں سے مری ایک چکتے رہے تادری
جاتا ہوا دیکھا جو مدینے کوئی زار
ہم شوق حضوری میں سکتے رہے تادری
وکھی جو تب و تاب مرے حرث شاء کی
پلکیں گل و مہتاب چکتے رہے تادری
کچھ دیر سجائی جو ترے ذکر کی محل
پھر گھر کے درد بام چکتے رہے تادری
سرورِ جنہیں مدحت کے لئے میں نے چنا تھا
ورنہ میری تجھیں ہے کیا، میرا قلم کیا
سرورِ جنہیں نتشبدی
باقی صدقی

ماہاریہ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے



معروف کالم نگار و مزاج نگار عطاء الحنفی قاکی بتارہ تھے کہ میرے ساتھ اکثر ایسا ہو جاتا ہے کہ تقریر کے دروانِ ذہن بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ کوئی باتِ ذہن میں آتی ہی نہیں۔ لہذا تقریرِ فضم کرنا بڑی ہے۔ مگر ان ہے انہوں نے کچھ کسر فضی سے بھی کام لیا ہو کیونکہ جب وہ تقریر کرتے ہیں تو لوگ حصلِ انتہے ہیں۔ ان کی تحریریں پڑھنے والوں کے پیچے مگر انہیں بکھر دیتی ہیں۔ قاکی صاحب بتارہ تھے کہ ایک مرتبہ ایک بڑی تقریر بس کے اغاز پر چند لوگ اپنے کھڑے تھے۔ باری باری ماٹک اٹھیں دیا جا رہا تھا اور وہ اپنا تقاریر کووارہ تھے۔ میرے ساتھ کھڑے صاحب کے چہرے پر پہلے گھبراہت طاری ہوئی۔ ناگلیں کامپنیا شروع ہوئیں اور جب ماٹک ان تک پہنچا تو وہ دھرم اسے اٹھا پر گرپے۔ قاکی صاحب کے پاس بیندھ جائیں تو اپے چکے بھوٹے چلے جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ پنی خایاں چھاتے ہیں لیکن دشوار انسان سے نہ کسی ایسی حقیقتی سرزدِ وجہائی میں چھینیں پا دکر کے وہ بہن پڑتا ہے۔ زندہ دل لوگ ایسی غلطیوں اور حماقتوں کے بارے میں دوسروں کو بھی کہتے ہیں اور خوشیاں باختیز ہیں۔ امجد اسلام احمد بتارہ تھے میں کریم آئینے میں اپنا چہرہ دیکھتے ہی مودو خراب ہو جاتا ہے۔ کچھ نہیں آتی کہ کہنا کہاں تک دھوٹا ہے۔

ہمارے سکول میں ایک ایسا استاد تھے جو سردوں میں اعلیٰ مدد جات کی جیب میں ٹھکل مدد جات رکھتے تھے اور ایک جیب میں جاک ہوتے تھے۔ چند مرتبہ تو ایسا بھی ہوا کہ پڑھانے کے دروان وہ ٹھکل مدد جات کی جباۓ چاک کھانے لگا اور بہت دیر بعد ان کا سماں کا چہہ چلا۔ وہ آٹھ غلطی کی اور لڑکے کی ہوتی اور وہ ٹھانی کسی دوسرے لڑکے کی کردیتے۔ ایک صاحب بتارہ تھے کہ ان کے ایک جاٹنے والے خاصے کوئی نہیں ہیں۔ ایک مرتبہ سرداہ ملے تو کیلے کھار ہے تھے۔ ایک کیلادہ کھار ہے تھے دوسرا ان کے باختہ میں تھا۔ مجھے آتے دیکھ رہنے والے نہ فراہدِ کیا اور جلدی سے دوسرا چیل کر کھانے کی کوشش میں کیا بھیک دیا اور چھکا منہ میں ڈال لیا اور پھر سمندہ ہو کر بینے گے۔

خود میں ایک مرتبہ تباہے عزیز دوں کے گھر گیا۔ جب دیواروں پر کھڑی کے تختے گلے ہوتے تھے جن برتن وغیرہ رکھے گئے تھے۔ انہوں نے سب سے اوپر والے تختے سے ایک برتن اٹھا رہا تھا۔ ایک بیڑ پر گری بھی مکران کا ہاتھ نہ پہنچا۔ اپنے لئے قد کی وجہ سے میں نے ان سے کہا کہ میں اٹھا دیا ہو۔ بڑی اختیاط سے پہلے میرا در پھر گری پر چڑھا۔ تختہ کافی بلند تھا۔ تختے کے اندر سے ہاتھ ڈال کر اپر پہنچنے کے دوسری طرف جس بھتھے تختے پکڑا ہوا تھا تھے اس پر چھٹے پر بھیکی تباہ کر گئی کا تو ازان بگری گیا تھا۔ جس بھتھے سے گر گیا۔ ایک اور واقعہ چند سال پہلے کامے۔ ایک دفتر کے ملازم کو اپنے ساتھ موزہ ساٹکل پر بخاکر ایک کام گیا۔ راستے میں ایک ریلک سٹکل پر رکا۔ اشارہ سیڑھا تو کچھ دوڑ رجاسٹر کے طرف روائی ہو۔ دفتر کے ترقیت دہ بیس آر ہاتھ۔ میں فریہی سے پوچھا کہ ”کہاں چلے گئے تھے؟“ کہیں ہے۔ ”سکھان پر گیری پیچل اتر گئی۔ میں چپل پینے کے لئے اتر اتو سکھان کل میں گیا اور آپ موزہ بانیک چلا کر چلے گئے۔ میں نے آذیز بھی دیں گھر فریل کے شور کی وجہ سے آپ سن نہ کے۔ ایسے بہت سے واقعات زندگی میں پیش آتے ہیں۔

چاکر کے تالے کا توکر ہو جاتا ہے کہ جایاں اندر رکھیں اور باہر سے تالا گا دیا۔ ادارہ یونیورسٹی کا قارئین کے ساتھ بہادر راست را بیٹھ کاڑی بیدھا ہوتا ہے۔ اسے آپ بات جیت بھی کہہ سکتے ہیں تو سوچا کہ آج فلسفہ جہانی یا فلسفیں کرنے کے بجاۓ اپنی اسکی باتوں میں بھی آپ کو شریک کر لیا جائے جن کو یاد کر کے بھی آتی ہے۔ فرالے میں انداز ہمارے، پھول فورم اور خطوط میں مزاج کے انداز میں کچھ باتیں لکھ دیتا ہوں۔ آپ اسے پسند بھی کرتے ہیں۔ بعض تو ان جملوں کو لاطفوں سے بھی مزید افراد سے تھے ہیں گوادے لاطفوں میں مجھے لطفیہ گاہر جگات باز قرار دے کر مجھے بدلتے لیتے ہیں۔ البتہ چند ایک اس پر اعتماد بھی کرتے ہیں۔ میں کسی نئے کوئی یا تم سے مخاطب نہیں تھا بلکہ بچوں کا بھی اخراج کرتا ہوں اور بچوں کا اخراج متمام ہوں تو کوئی نہیں۔ بھی خود پر بھی نفس یعنی کوئی بُر اخحسوں کرتا ہے جبکہ باقی الطف انداز ہوتے ہیں۔ باقی لوگوں کی خوشی کلکے دل تھوڑا بڑا کر لیتا چاہئے۔ بہیش دوسروں پر بھی نہیں۔ بھی خود پر بھی نفس یعنی چاہئے۔ کیونکہ لٹاٹک تو آپ کو ہہنے میں ناکام رہتے ہیں۔ بلکہ اب اگر کوئی کی لطفیہ پر مس پرستا ہے تو میں اس پر بھی آتی ہے۔ پھر بھی بیمارے پھول ساتھیوں اگر آپ کہیں تو یہ پھول چھوڑنے کا سلسلہ ختم کیا جاتا ہے۔ لفظی مزاج پیدا کرنے کیلئے سمجھی گی سے سوچا پڑتا ہے۔ معروف مزاج ادا کار پاری چیلن نے کہا تھا ”مجھے بارش میں چلیں قدی کرنا اچھا لگتا ہے کیونکہ اس طرح لوگ میرے آنسو بھی دیکھ پاتے۔“ خوش رہا کریں اور خوشیاں بانٹا کریں۔

اللہ تعالیٰ نے چاہا تو پھر ملیں گے۔

محمد شعیب مرزا

آپ کے ایڈٹر، میرزا



زندہ کہانی

بچوں جسے بوڑھے

شکر ہو گئے کہ وہ اب اپنی گزر
اوقات کیسے کر پائیں گے !!
تمام بوڑھے کافی دیر سوچ بچار
کرتے رہے اور اس مشکل کا حل
ڈھونڈتے رہے۔ بالآخر وہ سب
اسکتے ہو کر دلی کے بوڑھے اور عمر
رسیدہ کو قوال خالدین کے پاس
پہنچ اور اس سے درخواست کی کہ وہ
سلطانِ عظیم سے ان کی ملازمت
کی بحالی کی غارش کریں۔ کو قال
نے سنوارش کی ہای بھری تمام
بوڑھے پامید ہو کر اپنے اپنے
گھروں کو لوٹ آئے۔

اگلے روز عمر رسیدہ کو قوال خالدین
دربار شانی میں پہنچ اور ازحد
رجیدہ و سجیدہ اور افریدہ و غم زدہ
صورت ناکر خاموشی سے پہنچے
رہے۔ ادا اور سایہ ان کے

چہرے سے عیاں تھی۔ نہ صرف
اہل دربار نے بلکہ سلطان نے بھی
ان کی اس رنجیدہ کیفیت لمحسوں کیا۔ سلطان پہنچ دی تو
خاموش رہا لیکن اس سے رہانے لیا۔ بالآخر ان کے پاس
نہیں تھا۔ کوئی سائل، کوئی

حاجت مند اور دادرسی کا کوئی طالب نہیں آیا تھا چنانچہ
دربار میں وہ پہلے جیسی روشنی اور گہما گہما نہیں تھی۔

فوق الدین! آج تم سخت رنجیدہ نظر آتے ہو۔ وجہ کیا

ہے؟“

فوق الدین نے ملتوی عرض کی:

”سلطانِ عظیم! میں تو محض اتنا سوچ رہا ہوں کہ اگر روز
محش بارگاہ، الہی سے بوڑھوں کو کہم پہنچ کر کھال دیا
گیا تو بوڑھے کہاں جائیں گے!!“

سلطان خلیت الدین بن بنے کو قال کے اشارہ کو فرمی

طور پر کہج گیا۔ اس نے اسی لمحے اپنا پہلا فرمان منصوب کیا

اور حکم دیا کہ:

”تجھے کار بوڑھوں کے تجھے سے فائدہ اٹھایا جائے اور

انہیں ملازمت پر برقرار رکھا جائے۔“

سوالت

1۔ بزرگ افراد کس کے در حکومت سے سرکاری
ملازمت کر رہے تھے؟

2۔ شاہی دربار میں بزرگوں کی ترجیحی کس نے کی؟

3۔ آخر میں بادشاہ نے کیا فیصلہ سنایا۔ بادشاہ کا نام بھی بتا

ئیں؟

پروفیسر خالد پرویز
آن سلطان نے دربارِ عام نہیں لکایا
تھا۔ آج تو محض مجلسِ مشاورت کے
سامنے ملاقات کا دن تھا۔ اس لئے
دربارِ سلطانی میں لوگوں کا ہجوم

نہیں تھا۔ حاجت مند اور دادرسی کا کوئی طالب نہیں آیا تھا چنانچہ

دربار میں وہ پہلے جیسی روشنی اور گہما گہما نہیں تھی۔

امراءِ سلطنت پہنچ سیولت کے مطابق مختلف سواریوں پر

سوار آتے گے اور اپنی مخصوص نشتوں پر بیٹھتے گے۔

یوں جب تمام امیران دربار پہنچ گئے تو سلطان کی آمد کا

انتظار ہونے لگا۔ آج اگرچہ سلطانِ عالم معمول سے بہت کر

قدرے در سے سخت شاہی پر جلوہ اُغزوہ ہوئے تاہم

اخنوں نے آتے ہی مشاورت کی کارروائی کا آغاز کر دیا

اور اعلان کیا کہ:

”سلطنت کی بہتری و بھلائی اور عالمِ انس کی فلاح

و بہبود کے لئے آپ لوگ بوقتِ عملِ تجاویز دیں گے ان

پر کمل طور پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ اس لئے بلا مجک

بات کچھ مگر دلائل کے ساتھ کچھ۔“

امیران دربار نے باری باری اپنی تجاویز دینا شروع

کیا۔ سلطان ہر تجویز کو غور سے سخنا اور ساتھ ہی ساتھ

فیصلہ کرتا رہا۔ درانِ مشاورت ایک امیر سلطنت نے

اپنی باری پر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا:

فرین میر

وہ چار تھے۔ گریٹر تین چار روز سے ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا تھا۔ آیا بھی تو چند سور و پے اور ایک موبائل۔ ”یار وحدہ بڑا ہی مدد اجرا ہے۔ پانیں لوگ ہوشیار ہو گئے ہیں یا پھر..... سب کا حال ہمارے ہی جیسا ہوا ہے۔“ ان میں سے ایک بولا۔ ”یار چاو بھی رکھلو۔ آن قلن بھی“

”کھایا پیا پچھنیں گلاں تو زابارہ آنے..... کنگے۔“

دوسرا نے برا سامنہ بنایا۔ ”جب سے چوتھا آیا ہے

پڑھا کوڑھا لکھا۔ برکت ہی اڑگی ہے۔ اسکا کیا قصور

ہے وہ تو خود پریشان ہے۔“ ان میں سے ایک نے کرواتے ہوئے اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے چوتھے ساتھی کی حمایت کی۔ ”اچھا چلوخیر آج چاروں علیحدہ علیحدہ گھروں میں۔ آج بڑا پوگرام ہے“ نے لہا۔ ”جیتے رہوں جوان۔“ ”جو جان پھر جنبلیا گیا۔“

”چوری کر کے آئے ہو؟“

ان میں سے ایک بولا۔ ”یار چاو بھی رکھلو۔ آن قلن بھی“ کرتا پڑا تو کوئی حرج نہیں۔ سبی حال رہا تو ہم بھوکے سکانے جانے کیوں اس نے اتنی آسانی سے اقرار کر لیا تھا۔ ”دل کی چوری ہے یا پھر ہاتھ کی؟ جب خیر مردہ ہو جائے تو دل چور اور ہاتھ دکار بن جاتے ہیں۔“

علیحدہ علیحدہ ستوں میں پچل دیئے۔ بڑے میاں بولے۔ ”اچھا تو پھر کل ملتے ہیں۔“ یہ کہتے ہوئے چاروں

نو جوان دنوں ہاتھوں کی الگیاں ایک دوسرا سے میں پھنسائے بری طرح مل تھا۔“ دن میں اللہ کے بندوں سے ڈرتے ہو رات کو اللہ سے ذریں لگتا جب وہ پکارتا ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ میں فریاد سنوں ہے کوئی معافی مانگنے والا کہ میں اس کی تقبیل کروں۔“

بڑے میاں نے اٹھیاں سے جائے نماز اٹھایا اور نماز ”وضعیل کروادو۔“ بڑے میاں بہت ہی اٹھیاں سے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ نامعلوم بڑے میاں کی

بازع غصیت کا اثر تھا یا پھر شفقت پھر الجدود۔ ”ہاں بھی.....“ وہ پریشانی میں اور کچھ نہ بول سکا۔ وضو

”ہاں بھی.....“ وہ پریشانی میں اور کچھ نہ بول سکا۔ وضو“ کے سوا کچھ نہ کہہ سکا۔ ساتھ ساتھ وہ جوان بھی تھا۔ بڑے میاں کو کوئی گرفتار نہ تھی کہ ان کے گھر میں چور آیا ہے۔

وہ بھی زمین پر ایک طرف دیوار سے نیک لگا کر بیٹھ گیا اور بڑے میاں کو بغور دیکھنے لگا۔ وہ بہت مضطرب تھا۔

بار بار بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔ اس کا چوری کا ارادہ بھی ہنا کہ بڑے میاں نماز پڑھ رہے ہیں کیوں نہ چوری کروں، مگر نہ معلوم کوئی قوت اسے روکے ہوئے تھی کہ وہ اپنی جگہ سے ہل نہ پایا تھا۔ اس نے پھر بے چینی سے پہلو بدلا۔

بڑے میاں نماز ختم کر کچے تھے اور اب شیخ کر رہے تھے۔ ان کی آنکھوں سے روں آنکھیں کے اجلے دامن میں جذب ہو رہے تھے۔

نو جوان کی بے چینی اب جیاگی میں بدل چکی تھی۔

یہ بڑے میاں کیوں رورہے ہیں؟“ اُنہیں کوئی تکلیف ہے۔ ایک میں ہوں کہ چوری کر کے بھی نہیں روتا حالانکہ برکام تو..... وہ غیری سوچ سے مسکرا دیا مگر یہ بے چینی، اس نے اضطراب سے پھر

بال جی.....



پہلو بدل۔ "ایک بیمری چاہت اور ایک دن کے لئے شہر جاتا ہے۔" ضروری کام سے ایک دن کے لئے شہر جاتا ہے۔ "بوجان میاں، سچی ختم کرچنے کے بعد چوٹے سے آگئی جو میری چاہت ہے۔ پس اگر تو نے سر و کردیا اپنے تھا کہ ایک چور پر اتنا اختبار....." میں۔ میں تو آپکو جو بیمری چاہت ہے تو وہ بھی تجھے دے دوں گا جو غرخوں کرتے کہوتا دنا کے ارد گرد منڈلے نے لگے۔ تیری چاہت اور اگر تو نے تھافت کی ایک بیمری چور....." وہ کہتا چاہتا تھا اور بڑے میاں سکرا دیے۔ داں چلتے اور دودو گھونٹ پانی پی کر چھوٹی چھوٹی ازان امید ہے تم ذمہ داریاں اچھی طرح نجماوے گے۔ "ہاں چاہت ہے تو میں تھا دوں گا تجھ کو اس میں جو تیری چاہت ہے۔ پھر بھی وہی ہو گا جو بیمری چاہت ہے۔" بھرتے اور پھرست داں چلتے لگ جاتے۔

نو جوان انھی کر بڑے میاں کے برابر میں بیٹھ لیا۔

بڑے میاں نہایت شفقت سے بولے۔ "نو جوان ان کبیروں کو دیکھا ہے۔ کیسے ہاں جی ہاں جی کرتے کر رہا تھا کہ دروازہ بیٹھ کی آواز آئی..... دروازہ رزق ہے، قلم دوات کاغذ اور روزگار۔ اس نے قلم اخیا اور کاغذ پھر کیا۔

میاں نو جوان کی طرف دیکھ کر سکرا دیے۔

میاں نو جوان اگلی بات سن کر بیکدم پونکا چیز کی پیچرے نے اسے اندر سے چھینوڑا لا ہو۔ بڑے میاں نے چائے بنائی رات کے رکن نان گرم کے اور اسکے آگے رکھ دیئے۔ وہ واقعی بھوکا تھا اس نے بے صبری سے نو لے

توڑے اور چائے کے ساتھ کھانے لگا۔ بڑے میاں چھوٹے سے ٹھر کے ایک کمرے میں ٹپے گے۔

نو جوان بھی اسکے پیچے پیچے کر کرے میں آگیا۔ فرشی بستر کتابوں کی چھوٹی سی الماری، قلم دوات کاغذات اور منظری ضرورت کی پیچروں سے کرہ آراستہ گرہ بھاگ گیا۔

"لو یہ تکیہ اور پچھہ دیر آرام کرلو ساری رات کے جاگے ہوئے ہو۔" نو جوان ایک بار پھر اضطراب کا شکار ہو گیا تھکیے لے کر لیٹ گیا، تھاوت کی وجہ سے لیٹتے ہی اسے نیند آگئی۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو بڑے میاں کتابوں کا مطاعمہ کر رہے تھے اور قلم کی نوک روشنائی میں ڈبو ڈبو کر بار بار کچھ تحریر کر رہے تھے۔

ازان کی آواز کے آتے ہی بڑے میاں سب پچھے چھوڑے اس نے دروازہ کھولا تو سامنے بڑے میاں کھڑے تھے اسکی نظر پڑی۔ سمجھی کچھ قمود جو دیے ہے، روپے کھانے وہ ائمیں دیکھتے ہی بے اختیار اسکے قدموں میں بیٹھ کر پیٹے کا سامان سونے کی جگہ۔ پورا گھر میرے حوالے رو دیا۔ بڑے میاں نے بڑی شفتت سے اخیا۔ اس کے سر پر ہاتھ پھیسرتے ہوئے بولے۔

"جب بندے کے اندر آجھے کاموں کے لئے" ہاں "بے کوئی ضرورت مند جو اس سے ماگے ہے کوئی معافی مانگنے والا کر میں اسکے گناہ معاف کروں۔ دن کو شک ہرا جھٹے کام کی توفیق بھی اللہ کی دینا ہے۔ تم بندوں سے ڈرتے ہو رات کو شہزادیں لگات۔

میاں کے وضو کا لوٹا لے کر کھڑا ہو گیا۔ "میں وضو کر رہا ہوں"..... "ہاں جی" بڑے میاں بولے۔ وہ بڑی طرح بھجن لایا اور سر پکڑ رہی گیا۔

چکھڑہ مندہ سا ہو گیا۔ دوپہر کو کھانے کے بعد بڑے میاں بولے۔

"نو جوان یہ کبیروں کا دانا، قلم، دوات کاغذ اور کتاب صفحے پیٹنے ہوئے ایک جگہ کا ہاتھ رک گیا۔



ہر سال کم منی کو "مزدوروں کا عالمی دن" مانا جاتا ہے بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہوں گے کہ طبق پاکستان کو تاریخ میں اس اقتصادی سطح کو کہ مزدوروں پر فوکسٹ حاصل کے کہ پہلے کھا گئے دن سالِ قل مزدوروں نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے چل دی جدوجہد اور اس کے بدلے انہیں خون میں شہادیا گیا۔ آزادی سے مل اگر یہ سامراج کے خلاف کیمپوڑہ کے کان کوئی تحریک کو مزدوروں کا پہلا باقاعدہ اتحادی ارادہ جاتا ہے۔

شکا کوئی مزدوروں نے 1886ء میں تاریخی جدوجہد سے بے
باب رُم کیا اسے دس سال قبائل کیفیتی رکھ لیا تھی۔ اس اوقیانوسی
اپنے خون سے ایک تین رکھ کی میڈیوں پر مزدوروں نے
اس طرح کے کارروائی 1849ء میں انگریز سارماج نے جب
کھبڑوں پر قبضہ کیا تو مزدوروں کی بے چال بندیوں اور اگر تو
کوئی قومیت ہاتھے نہیں کی جوچہ کھبڑوں شد و انہیں کی دوسری
بڑی تجسس کی کام کرنے والے مزدوروں کے حقوق کو
خت تھان انجانیاں کرن کوں کام و موقف کرا کردہ مغلی دوڑ سے
ان کاونٹوں کے مالک طلب آرے ہیں تاہم اب حکومت ان کے
اس حق کو خالی کر کے کوئی تاریخی تھی۔ 1857ء کی جگ آزادی
کے تینیں میں جب انگریز کو بعدہ سان میں بغاوت اسمانا کرنا
برآؤ تو انہوں نے کھبڑوں کی محنت کو شوش کوٹھمن کرنے کے لئے
پہنچ اور اقدامات کئے تاہم اسے بھی حالات میں بہتری پیدا
ہوئی۔ اتحاد کی ایسے بڑے چاری رہ۔ مزدوروں نے اپنی بار
ہڑتا لیں ہیں تاہم ان پڑتا لوں کو انگریز حکام نے تھیں دے باردا
کان انوں کے لیڈر ووں کو علقوں سزا میں سنائی تھیں اور انہیں
مجبری کیا کیا کہ وہ کام چاری رہیں۔ اس سے وقت طور پر تو
کانوں پر کام شروع ہو گیا تاہم حکام کے غافل پائی جانے والی
نفرت دور ہو گئی۔

اپریل 1862ء میں عوامی چندیات کا لا الہ اک بار پھر اس وقت پھٹ پڑا جب انگریز حکام نے کان کنوں کو اس علاقے میں کاشت کاری، اپنے موشیٰ چانے اور گھاس اور لکڑی کا شے پر بھی پابندی عائد کر دی تھی۔ طاہدہ از ریس سے ڈرامنگ کاؤنٹی ”سویوال“، ”مکھڈا“، ”وو“، ”پھر والا“ کی بندش بھی تھی جس پر کان کنوں میں غم و خصی لہر دوڑ کی اور درہ ہپڑتال پر مجیدور بوجونگے۔ تمبر 1863ء میں ہپڑتال کی کال بھی دی جس پر انگریز نے بارہ اندر کو مختلف مدت کی سڑائیں سنائیں۔ ان افراد میں عدالت الدین محمد، چیرا، خدا شمس، ہیرا ادوم، سردار، حسین نوائے، اللہ بخش، عبداللہ عرف بولا، جویا اور احمد شامل تھے۔
1872ء میں انگریز نے اک اور چندیات امداد اور اجر تقویٰ کے

محنت کشوں کے عالمی دن کا آغاز کہاں سے ہو **شکار یا کھیڑہ**

کے لئے پولیس فورس کو کھوڑہ بھیجا جس نے ہر ہال ختم کرنے کے لئے مزدوروں پر دباؤ ادا کیا تھا۔ مختک شاپ پر حقوق کے حصول کے لئے رہے۔ پولیس فورس کی آمد سے گوم میں بے قیمتی بڑھ گئی اور حکومت کی اس جرہ داشتگاری کی پر پولیس سے لئے تین زیادہ سارا احتیاج جن گئے انہوں نے حکومت کے خلاف جعلی جلوں کا آناز کر دی۔ حکومت مختک شاپ کی تحریک سے پہلے بڑے پیشان ہو گئی اور اس نے اسے بے رحمان اندام میں کچکے مانع بنایا۔

1876ء، شاپ کان کے دروازے پر ایسے ہی ایک احتیاج پر پولیس نے اندر حصہ فراز کر دی تھیں سے دہان بارہ مظاہرین شہید ہو گئے۔ ان میں سے افساد کے منوج دستیاب بیان، وہ اس طرح ہیں۔ عبد اللہ، محمد سردار، محمد حسن، نواب اللہ بخش، خدا بخش، محمد عبداللہ، جیوالی، راجہ، محمد واحد ان شہداء کی قبور کان مختک کے مرکزی دروازے کے قرب (تلی نمبر 1416) پر ایک قبرستان میں موجود تھیں۔

1872ء میں عوامی چند استکارا ایک پارچہ راس وقت پسٹ پر ایجوب اگرکر ہر حکام نے کان کوں کو اس علاقے میں کاشت کاری، اپنے موئی چانے اور گھاس و لکڑی کا نئے پر ایک پارچہ دینے والے کاشت کاری کو کھوڑہ بھیج دیا۔

1872ء میں اختر کارکان کوں میں بے قیمتی سرخیاں سے بے اسکلتیں کاونوں کاونوں "سوچواں" اور "سکنڈہ" اور "چوک" اور "لاہ" کی بیش بھی تھیں۔ جس پر کان کوں میں غم و غصہ کی اور دوڑھاں میں بھی بیش بھی تھیں۔

1872ء میں اگرکار پارچہ راستے پر بندی کے خلاف ہر ہال اور کان میں لکڑی جلا جائے پر بندی کی خوفی سے ایک بیان میں بے قیمتی کا کافی ہر ہال اور سارے میں اسی میں۔

1872ء میں افراد عوامی عدالت نہیں، جیوالی، خدا بخش، پیرادوم، سردار، سین، نواب، اللہ بخش، عبد اللہ عرف بولا، جیوالی اور احمد شامل تھے۔

1872ء میں اگرکار نے ایک اور خیز ابرا اور جاتوں کے پرانے نظام کو ختم کر کے پیاس کا بیان کیا تھا۔ مختک کے دوسرے سوچتے تھک کے دوں کی بجائے تھک کے گلے کے طباں پیاس کی وجہ میں جب مزدوری کی ادائیگی کا طریقہ طے کیا گیا۔ علاوہ از جو دنیا بھر میں تھک کی بیروت ہوئی تھا مکی کی وجہ سے کان کے مزدوروں کے کام کا خود ایسی بھی بڑھا گی۔ اسی بڑھتی میں بھی حالات میں بہتری نہ پہنچا۔

1872ء میں اتحاد کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ مزدوروں نے اسی پار پڑتا ہیں کیونکہ انہوں نے اکوئری پر حکام نے حقیقی سے بے رحمان کانوں کے لیے نصف کان کو خوف مختک کرتا بلکہ اس کے پیسے بھی اسی کام میں اس کا باتھج نہیں تھا جی کہ بیمار خواتین کو کی رعایت نہیں۔

1862ء میں عوامی چند استکارا ایک پارچہ راس وقت پسٹ پر ایجوب اگرکر ہر حکام نے کان کوں کو اس علاقے میں کاشت کاری، اپنے موئی چانے اور گھاس و لکڑی کا نئے پر ایک پارچہ دینے والے کاشت کاری کو کھوڑہ بھیج دیا۔

1862ء میں اختر کارکان کوں میں بے قیمتی سرخیاں سے بے اسکلتیں کاونوں پر کاشت کاری کی وجہ سے بے اسکلتیں۔

1863ء میں اگرکار پارچہ راستے پر بندی کے خلاف ہر ہال اور کان میں لکڑی جلا جائے پر بندی کی خوفی سے ایک بیان میں بے قیمتی کا کافی ہر ہال اور سارے میں اسی میں۔

1872ء میں افراد عوامی عدالت نہیں، جیوالی، خدا بخش، پیرادوم، سردار، سین، نواب، اللہ بخش، عبد اللہ عرف بولا، جیوالی اور احمد شامل تھے۔

اے حقوق کی خاطر موت کو گلے لگانے والے شکاروں کے مزدوروں سے دس سال قبل کھیڑہ کے محنت کش ائے خون سے اکٹھی تاریخِ قوم کر چکے تھے

امگر بنی حکومت کے خالیہ اور اشناز کا بھروسے کچھ وہ متن رکھ کر فرنے والے جو درج کیے گئے تھے

1876ء میں کان کے دروازے رہوئے والے ایک اجتماعی مظاہرے روپیں نے انہا دھندر فارمگ کر دی جس سے مارہ مظاہر سن شہید ہو گئے تھے

ماں کا عالمی دن

8 مئی 2011ء



ہم جتنے بھی بڑے ہو جائیں، جتنے بھی زندگی کے جھیلوں میں ٹکم ہو جائیں ماں کیلئے بخوبی رہتے ہیں۔ ہماری ماں ہمارے لئے اب بھی اسی طرز پر سوچتی ہے۔ جسے ہمارے پیپن میں سوچتی تھی دنیا جو کہ ایک گلبہر وچ بین چکی ہے اس کے مختلف خلوں کے پچھے ایک دوسرے کے طرز زندگی میں گذہ ہونے لگے ہیں۔ اس تینہ طبقہ و تہنم کی ایک جھلک ماں کا عامی دن ہے۔ امریکہ میں یہ دن منانے کا آغاز 1914ء میں ہوا ہے ان اسلام جو کہ عالم گیر مذہب ہے اس نے آج سے سازھے چودہ سو سال پہلے ہر دن ماں کے نام کر دیا تھا جب پر اعلان کیا گیا کہ ”جنت ماں کے قدموں تلے ہے“ بکھرہ ہمارے پیارے رسول ﷺ جہاد سے مالی خدمت کو قسط جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان سے اپنی محبت کی ایک جھلک ماں کے پیار میں رکھی ہے۔ ماں بھی اپنی محبت کا صلبیں مانگتی۔

ماں کا عامی دن دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف دنوں میں منایا جاتا ہے جبکہ بہت سے ممالک جن میں پاکستان بھی شامل ہے ان میں دن ہر سال بھی کے دوسرے اتوار منایا جاتا ہے۔ اس سال یہ دن 8 مئی کو منایا جائے گا۔ اس دن ماں کو محبت بھرے تھے دیکھ جائے ہیں۔

ماں کا لفظ اپنے عمودی اور بنیادی مفہوم میں ایک ایسی ہوتی کیلئے ادا کیا جاتا ہے جو سب سے محترم اور پیار کرنے والی ہے۔ ماں کیلئے دیگر لفاظ امام، ای، بھی، ماما، اور مادر وغیرہ کے ہیں۔ اس لفظ کی معنی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ماں کیلئے اختیار کئے جانے والے لفاظ کی کائناتی حیثیت میں یہ لفظ انسان کے منہ سے ادا ہونے والی چند ابتدائی آزادوں سے اخذ کیا گیا ہے۔ لیکن وجہ ہے کہ پچھے جب اپنے منہ سے

لفاظ نکالنے کے قابل ہوتا ہے تو عام طور پر وہ مامیا مم وغیرہ جیسی آوازیں نکالتا ہے۔ عربی زبان میں ماں کوام کہتے ہیں۔ امر قرآن مجید میں 84 مرتبہ آیا ہے۔ اس کی بخوبی مہمات ہے۔ یہ لفظ قرآن مجید میں 11 مرتبہ آیا ہے۔ ماں کا لفظ دنیا کی متعدد زبانوں میں خاصاً یکسانیت رکھنے والا لفظ ہے۔ آج ہم نے یورپ کی انگریز تقلید کرتے ہوئے ماں کی عزت، وقار اور پیار کو ایک دن کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ کیا بطور مسلمان ہمیں قرآن یا حدیث میں سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ ماں کے لئے کوئی خاص دن تقریباً ہے۔

ہم احمد اللہ مسلمان ہیں اور اسلام وہ عظیم الشان مذہب ہے جس نے ماں کی عظمت اور وقار کو چار چاند لگائے ہیں۔ ہماری ماں میں ہمارے خیالوں میں نہیں رہتی بلکہ ہمارے دلوں کی دھڑکن ہیں۔ ماں کے پیار، ماں کی عزت، عظمت و وقار کے معاملے میں پاکستانی معاشرہ یورپ کے معاشرے سے ہر لحاظ سے ممتاز و اعلیٰ وارفع ہے۔

حضرت اماں حوالہ السلام سے لے کر آج تک اسلام کو ہمیشہ ان ماں پر فخر رہا ہے کہ جن کی جھیلوں میں انہیاں مجاہدین اور یہم انسانوں نے پروش پائی۔



دارالسلام کوئنز

- 1۔ خضور پرنسپل کی ولادت کے وقت فارس کا جو آتش کردہ بجھ گیا تھا وہ کتنے عرصے ہے؟ مل رہا تھا؟۔
- 2۔ قرآن مجید میں تم سے شروع ہونے والی سورت کے نام بتائیے؟۔
- 3۔ خضور پرنسپل کا مام (ام) کیون کروالا بھی اتنا بیوی میں آیا ہے؟۔
- 4۔ جو دینے پرنس کام آتا ہے؟۔
- 5۔ 28 مئی کو پاکستان نے اپنی دھماکے کس مقام پر کئے؟۔

دارالسلام کوئنز کے جوابات مابین "پھول" کے اختریں پر ارسال کریں

لکھنواتی پیچے ۱۰ لے پائیں (5) خوش نیوں کو دارالسلام کی طرف سے پورا جریح قرار داری 1000 روپے کی کتاب خام میں کمی جائیں گی۔
پیڈا خام 400 روپے پر اور داری خام 250 روپے
تیری خام 150 روپے پر اور داری خام 100 روپے۔



تعیوڈ روز ویلت

(نیلہ اقبال - اوپنڈی)
تعیوڈ روز ویلت بلکا حافظہ رکھتا تھا۔ اسے لوگوں سے ملے کا بہت زیادہ شوق تھا۔ وہ اپنے ملاقاتیوں کے چہرے غور سے دیکھتا تھا کہ انہیں باقاعدہ باقاعدہ میں اتنی باری لایتا کہ وہ نام اس کے ذہن کے دردے بریش کیلئے پتھر ہو جاتا تھا۔ اس کے حافظہ کے تعلق مفہوم ہے کہ اس کا ایک جانپنا دوست پدرہ سال کے بعد ملا جائیں خیال تھا کہ وہ اس کا نام بھول کا جو گھر جایا۔ اس وقت پہاڑ کا بہار گیا جب روز ویلت نے اسے دیکھتے ہی نام لے کر مخاطب کیا۔ روز ویلت کو مطلع ہے میں غرق رہنے کی ایسی عادت تھی کہ کسی دوسری شے کا خیال تک نہ آتا تھا کہ۔ می بار ایسا ہوتا کہ روز ویلت مطلع ہے میں غرق ہوتا اور لوگ اس کے کمرے کے باہر شروع غونا کر کے ہنگامہ کھڑا کر دیتے تھے۔ جب اس کے آؤ آ کر اسے ہنگامے کی اطلاع دیتے تو وہ چونکہ کہتا کہ "کیا جاؤ؟ باہر کوئی شور و فل کر رہا ہے.....!!"



28 مئی یوم تکبیریا یوم احتساب

بہت گرامگرم موضوع تھے۔ جو اس پر بھاری تھے اور یوں

پوری قومی مشاورت سے طے پانے والا "یوم تکبیر" دیگر بھی گلوں میں کمی گم ہو گئی۔ وہ یوم تکبیر کی وجہ سے اڑا دیا۔ اور کچھ بارشوں اور گردی اوث میں دب گیا اور وہ مقدس کپڑے کا ٹکڑا کئی شاخوں میں منتقل ہے جائے گھر کی چھت پر کھڑا سر جھکائے اکیلا آنسو بہار ہاتھا۔ دل کٹ کے رہ گیا، آنکھیں اس مقدس پر چم کا ساتھ دیئے کو چلنے لگیں۔ کیا دھرتی سے محبت کی علامت یہ ہوتی ہے۔

ارے دل والو! اے آنکھیں رکھے دلوں پا کنڈہ پر چم کے لئے تو نکتوں نے اپا سر کٹا لیا کہ اس کا دو قارچ میں کتنا فرق یہ گیا۔ اس دن سڑکوں پر رخص تھے۔ ڈھونوں کے ڈھنے کی بنا پر اپنے اور ہم صرف جھوٹے منہ دہانیاں دیتے رہیں۔ اس طرح سے گھر تاریک اور کارخانے بھی اس کے مزدوری کی طرح کی شمولیتیں۔

آج کے 28 مئی میں اور تمہارے برس پلے کے 28 مئی میں کتنا فرق یہ گیا۔ اس دن سڑکوں پر رخص تھے۔ ڈھونے کی تھاپ پر دھانیں تھیں۔ مٹھانی کی دکانوں پر رش تھا۔ تمام عالم اسلام میں ایک سرے سے دوسرے سے سکن خوشیوں کے بگولے رخص کرتے پھر رہتے تھے۔ آنکھوں میں ایک تھے۔ ٹھر گرا ری سے بھرے دل خوشیوں سے معمور تھے اور جیسیں رب رحمت کے سامنے جگی جاتی تھیں اور ساری دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ جیالے یہ توا لے اور پر سایہ کھڑے ہو گئے۔ مگر آج کا 28 مئی کیسا دنی اور خاموشی کے ساتھ گزر گیا۔ کسی سچ سے پوچھ لوت وہ آپ کا منہ ایسے ٹکنے لگا پھانو!... کیونکہ آج 28 مئی ہے۔ جو یوم تکبیری ہے اور یہ دنی وی چیل بھی خاموش خاموش سے ہے۔ شاید اور

نیلہ اقبال



18 مئی 1973ء

شوکت علی مغلبر

23 مارچ 1940ء کو منتو پارک، موجود اقبال پارک لاہور میں قائد اعظم محمد علی جناح کی صدارت میں آل ائمیا مسلم لیگ کے سنا بیوسین سالانہ اجلاس کا انعقاد کیا گیا اور قرارداد پاکستان پیش ہوئی تو اس کی سب سے پہلے تائید چودھری خلیق الزماں نے فرمائی تھی۔ اگرچہ قرارداد میں پاکستان کا نام بھی درج نہیں تھا لیکن چودھری خلیق الزماں کے بقول اگلے ہی روز ہندو پرس کے ذریعے یہ ”قرارداد لاہور“ قرارداد پاکستان کے نام سے مشہور ہوئی تھی۔

چودھری خلیق الزماں نے حصول پاکستان کے لیے آئم خدمات انجام دیں اور اس دوران قائد اعظم محمد علی جناح کے ایک قابل اعتماد ساقی کے طور پر کام کیا۔ چودھری خلیق الزماں، چرخیک آزادی کے ایک اہم رہنما اور قائد اعظم کے مددگار ساقی تھے اور ان کا شمار چرخیک پاکستان کے صلب اول کے رہنماوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ایک طویل عرصے سیاسی و سماجی خدمات انجام دیں اور اپنی زندگی کے تقریباً پہنچاں سال نہ صرف قومی سیاست کی نذر کیے بلکہ معاملہ فوجی، وزنی فراست اور بسارات سے کام لیتے ہوئے فکری اور تعلیمی سطح پر ایسی مدد و چمدی جس نے آپ کو تحدہ ہندوستان اور پاکستان کی سیاسی فضا میں بیشتر نمایاں اور ممتاز رکھا۔

چودھری خلیق الزماں، قائد اعظم کی تیرہ ہویں سالگرہ کے دن 25 دسمبر 1889ء کو طعن مرزا پور کے ایک خوشحال اور علم پرور گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم و تربیت مکمل کرنے کے بعد 1907ء میں محمد انیگلو اور نیشنل کالج علی گڑھ میں داخلہ لیا تھا جہاں سے 1913ء میں بی اے اور 1916ء میں ایل بی کی مدد حاصل کرنے کے بعد عملی زندگی کا شناختہ ٹانیکی آرزو و مہنگی۔ وہ وہ وقت مسلم آنسکی بہتری 1915ء میں واضح طور پر کاگریں اور مسلم لیگ کو ایک اور بھائی کے لیے کچھ کرگزاری کے تھنائی تھے۔ میں انہوں نے زمانیہ طالب علمی میں یہ حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ ایسے دور میں جبکہ ہندوستان پر انگریزوں کا سکد چلا تھا اور عالم سلام زیبوں حاجی کا شکار تھا۔ چودھری خلیق الزماں کے دل میں تو قومی حوالہ سے ایک ایسی درد



قائد اعظم کے قابل اعتماد ساقی

چودھری خلیق الزماں

قیام پاکستان کے لئے ان کی خدمات مشاہی ہیں

اجرام دیں۔

بیسویں صدی کے دورے عشرے میں جب

ترکی و شہروں میں گمراہ ہوا تھا۔ بریلمی میں

مسلمان اضطراب و انتشار کا شکار ہو چکے تھے۔ اس وقت

نشانہ ٹانیکی آرزو و مہنگی۔ وہ وہ وقت مسلم آنسکی بہتری

اور بھائی کے لیے کچھ کرگزاری کے تھنائی تھے۔

اس دوسرے کے قریب اسلام کے خلاف مغرب کی ریشہ دو ایساں چودھری

عالیٰ اسلام کے خلاف مغرب کی ریشہ دو ایساں چودھری

کر دیا تھا۔ ایسے دور میں جبکہ ہندوستان پر انگریزوں کا

سلک چلا تھا اور عالم سلام زیبوں حاجی کا شکار تھا۔ چودھری

خلیق الزماں کے دل میں تو قومی حوالہ سے ایک ایسی درد

پر حملہ کر دیا توہاں پر لاحعاد بے گناہ مسلمانوں کو مظلوم کا

کے لیے چودھری خلیق الزماں نے کاگریں کی جانب



اگر انگلز رہا گیا۔ قاتم طلت ایقاٹ علی خان کی وزارت عظیٰ کے زمانے میں آپ 20 فروری 1949ء سے 13 اگست 1950ء تک پاکستان مسلم لیگ کے پہلے صدر کے عہدے پر فائز رہے۔ 1953-54ء میں آپ نے سابق مشرقی پاکستان کو گورنر کے فرائض اختیار دیئے۔ نومبر 1954ء میں آپ کو قیادت ائم اور ائمہ نویشی میں پاکستان کی سفارت کی ذمہ داری تقویف کی گئی جسے آپ نے کھنکی 1936ء میں قائد اعظم نے ان کو انتخابات کے حوالے سے بھی مسلم لیگ کے پارلیمنٹی بورڈ کارکن نامزد کیا اور جون 1936ء میں انہوں نے لاہور میں منعقدہ لیگ کے پارلیمنٹی بورڈ کے اجلاس میں شرکت کی۔

1937ء میں انہوں نے عام انتخابات میں حصہ لیا اور صوبائی اسٹبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ پودھری طبق ایساں کی مسلم لیگ کی تضمیں نو کے سلسلے میں خدمات کے

پاکستان مسلم لیگ کے صدر کے علاوہ آپ گورنمنٹری پاکستان اور فلیائن و انڈنیشا کے سفیر کے عہدوں پر فائز رہے۔

خوبی بھیلا۔ صدر ایوب کے نامے میں آپ ستر
عمراف میں ان کو 1938ء میں ایک کی مرکزی مجلس
عامالہ کارکن منتخب کیا گیا۔
1962ء میں 24 دسمبر 1963ء تک کونشن مسلم ایگ کے صدر
گول میرزا فائز نسول اور 1935ء کے آئین کے بعد
رہے اور 1969ء میں ایوب خان کے زوال کے بعد آپ
بڑی حد تک قومی سیاست سے دور ہوتے چل گئے۔
آپ کی شریک حیات زادہ طبق ازماں بھی ایک ممتاز
سماجی کارکن تھیں۔ وہ ایوب خان کے دور میں موغربی
عمریم پاک و ہند کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت
سماجی کارکن تھیں۔ وہ ایوب خان کے دور میں موغربی
پاکستان کی دوسری بھی ریس۔ آپ چچھی بھائی تھے، ان میں
کومنٹے جانے والے یوم نجات سے ہو گیا تھا کہ جب
ڈاکٹر سلیمان ازماں صدیقی نے بھی بڑی شہرت پائی اور
کاگذیں کیے تو اس کی مدد و سانحہ ان کی حیثیت سے اپنی
پاکستان کے ایک معروف سائنسدان کی حیثیت سے اپنی
خدمات سے ملک و قوم کو فائدہ پہنچایا۔

فاسد عظم محمد علی جہاں کو چودھری خانِ ازماس کی سیاسی پیشست اور معاملہ فنی کا معاشر ہوا اور وہ ان کے مشوروں کو بڑی اہمیت دیا کرتے تھے۔ اس بات کا خوبصورت اون دو نوں رہنماؤں کے درمیان ہوتے والی وہ طوبی خلیف و کتابت ہے جو ہماری تو قی تاریخ کا ایک اہم ہمار تصور کا حصہ ہے۔ جو چودھری خانِ ازماس کا اہم

بے دل پاکستانیوں میں سے ہیں جنہیں قدرت نے اپنی آن پرور بنا تو شرکت کرنے کا موقع فراہم کیا۔ انہوں نے ستمبر 1961ء میں "Pathway to Pakistan" تصویف کی۔ اس کا ارادو تحریر "شہر ہاڑا پاکستان" کے عنوان سے شائع ہوا۔ یہ خود تو شرکت ایک طرح سے تحریک پاکستان کی تفصیلی داستان بھی ہے جس کا ہر درج تحریک آزادی پاکستان کا ایک اہم سگن میں ہے۔ چودھری غلیق الہام 18 مئی 1973ء میں اپنا زندگی کی 84 بہاریں دیکھنے کے بعد کچھی میں ہی اپنے خالق حقیقت سے جاتے اور یوں قوی تاریخ کا یہ شہر اب اپنے اختتام کو پہنچا۔

جو پی آئینی میں قائد حزب اختلاف اور مرکزی قانون ساز آئینی میں مسلم لیگ پارٹی کے قائد بھی رہے۔ جولائی 1947ء میں انہوں نے دہلی میں قائد محمد علی جناح سے ملاقات کر کے "اعلان پاکستان" کے حوالے سے متفکروں کی

آزادی کے حصول کے بعد چودھری خلیق الہام پورے دہاہ بھی بھارت میں نہ رہے۔ آپ 2 اکتوبر 1947ء کو کراچی آئے اور پھر پاکستان ہی میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ 26 فروری 1948ء میں آپ کو مسلم لیگ کا چیف

سے مسلمانوں کے لیے اہم کاروادا کیا اور اس معاملہ پر
کی تیاری اور مذکوری کی خاطر بھرپور کوششیں کیں۔ گو
بعد کے حالات نے غائب کر دھکایا تھا کہ اس معاملہ
میں بعض حواں سے بنیادی تفاہی اور خامیاں رہ گئیں
تھیں، ہبھر صورت کا انگریز اور مسلم یا گ کے بعض
رہنماؤں کی یہ ایک دریہ نہ خواہ بھی تھی کہ انگریز اور مسلم
یا گ میں اشتراک اور تاخذید ہا ہو۔

1916ء میں علی گڑھ کا حج سے فارغ احصیل ہوئے
کے بعد چودھری غلیق الزماں نے آل اٹھیا مسلم لیگ
میں سیاسی سرگرمیوں کا آغاز کرنے کے لیے شویت
اختیار کر لی۔ چودھری غلیق الزماں نے عملی سیاست میں
آنے کے بعد مسلم مقاصد کو بہبشن پیش نظر رکھا۔ وہ آئینی
چودھری جنہ پر یقین رکھنے والے رہنمائے اور ان کے ای
طریق میں ان کو بہت جلد ہندوستان کے مسلم رہنماؤں
میں ایک انفرادی حیثیت کا ملک بنایا تھا۔ وہ 1917ء
میں آل اٹھیا کانگریس کمیٹی کے رکن منتخب ہوئے اور
1919ء سے 1926ء تک آل اٹھیا مسلم لیگ کے
چوناکت سیکرٹری رہے۔ 1917ء اور 1918ء میں
انہوں نے ہوم روول لیگ تحریک میں نمایاں حصہ لیا۔
1919ء میں وہ آل اٹھیا خلافت کانفرنس لکھنؤ کے
پنتھیزم میں شامل تھے۔

1920ء میں تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات
کے دوران انہوں نے تمایز پر گوش کروار ادا کیا۔
نومبر 1921ء میں گرفتار ہوئے اور دسمبر 1922ء تک
قید و بند کی صورت برداشت کرتے رہے۔ اس زمانے
میں لکھنؤ ہندوستان کی سیاست کا اہم مرکز تھا۔ آپ نے

آپ کے بھائی ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی میہبل بورڈ کے پیٹ قارم سے شہریوں کی لکھنؤ میہبل بورڈ کے اپنے مقام بنایا۔ آپ 1923ء سے خدمت کر کے اپنا مقام بنایا۔ آپ 1946ء کے دوران میں برس میہبل بورڈ کے چیئرمین رہے۔ مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کی خاطر انہیوں نے 1933ء میں مسلم یونیورسٹی (Muslim University) کی تاسیس کی تھی جس کا نام 1936ء میں آل افشا مسلم لیگ کی تحریم تو کے حوالے سے فروروی 1936ء میں قائد اعظم سے ملاقات کر کے خود کو مکمل طبق مسلم لیگ کے گئے۔



مظہر حسین شیخ

چلدرن کیلئے حقوق کا کوئی موثر نظام متعارف کرو دے۔ سارک ریجنل میجر سجاد چیخہ نے کہا کہ بچوں کے حقوق پر بھرپور توجہ کیلئے الگ عدالتون کا قیام ضروری ہے۔ پورے گزشتہ دنوں حمید ظاظا می پر لیس انسٹی ٹیوٹ میں ”بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی اور میڈیا کی ذمہ صوبے میں کئی بھی عدالت بچوں کیلئے مخصوص نہیں۔ پاؤ نش نیجہ ”ایکشن ایڈ“، داؤ نیشن نے کہا کہ اشراک سے ایک سیمنار کا انعقاد کیا گیا جس میں جنس (ر) ناصرہ جاوید اقبال، عارف خالد، پروین، محمد شعیب مرزا، تاشیر مصطفیٰ، امکل اوسی، سجاد زار کے ذمہ دار ہیں۔ ملک میں لا تعداد قوانین ہوتا ہے، وہ دخت کام جسے کرتا ہوں کیلئے بھی مشکل ہوتا ہے بچوں کے باد وجود بچوں کو اضافہ نہیں ملت۔ امکل چیخہ، افواح مبارک اور داؤ نیشن نے شرکت کی۔ تلاوت کام پاک تاشیر مصطفیٰ نے کی۔ حمید ظاظا اوسی نے کہا کہ بچوں کے حقوق کیلئے تمام طبقات کو پر لیس انسٹی ٹیوٹ کے ذمہ دکھنا ایسا عذر لیجئے۔ ایڈ بیٹھا ہتا ہے ”پھول“، وہ مل جل کر کام کرنا چاہئے۔ ایڈ بیٹھا ہتا ہے ”پھول“، وہ صدر پاکستان چلدرن میگزین سوسائٹی محمد شعیب مرزا کے بدعتی سے پاکستان میں 1.2 ملین بچے ایسے

حمدیڈ ظاظا می انسٹی ٹیوٹ ”ساحل“، اور ”ایکشن ایڈ“ کے اشراک سے سیمنار

بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی اور میڈیا کی ذمہ داریاں



حمدیڈ ظاظا می انسٹی ٹیوٹ میں سیمنار سے جلس (ر) ناصرہ جاوید اقبال، عارف خالد پروین، محمد شعیب مرزا، تاشیر مصطفیٰ، امکل اوسی، زار داؤ نیشن افواح مبارک، سجاد چیخہ اور ایسا عذر اعلیٰ خطاب کر رہے ہیں

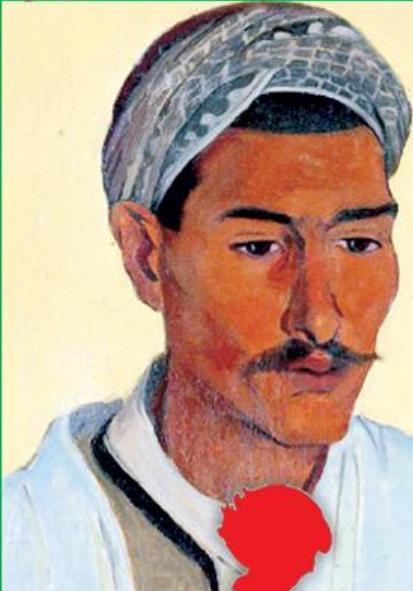
ہے۔ میکی وجہ سے کہ وہ گھروالوں سے نہ ملے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایک ٹیکنیق کے مطابق گھروں سے گیوں میں منتقل ہونے والے واقعات میں 73 فیصد بچے گھر میلوں تشریداً اور نامناسب رویہ کا فکار ہیں، ان بچوں نے کہا کہ پاکستان میں بچوں کی تعداد چار کروڑ سے تجاوز کرچکی ہے مگر وہ نہ ہونے کے باعث سیاسی جماعتیں اور حکومتیں بچوں کو ترجیح نہیں دیتیں۔ چار کروڑ بچوں کیلئے صرف اور صرف 35 بچوں کے رسائی لشائی ہوتے ہیں۔ حکومتے بچوں کے رسائل کو بچوں کے حقوق کی تنظیم ”ساحل“ کے افواح مبارک نے کہا کہ میڈیا نے بچوں کے حقوق کی خلاف اہمیت دے کر مخفی کر رہے۔ جلس (ر) ناصرہ جاوید اقبال نے کہا کہ بچوں کے حقوق کے حقوق کی خلاف ورزی دنیا بھر میں سب سے زیادہ امریکہ کر رہا ہے رکن صوبائی اسلامی عارف خالد پروین نے کہا کہ تم اپنا غصہ بچوں پر نکالتے ہیں جس وجہ سے ساری زندگی تھاں کا غذوں تک ہی محدود ہے۔ اُبھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوا حالانکہ اقوام متعدد کے عالمی معاہدہ تاشیر مصطفیٰ نے کہا کہ بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی برائے اطفال پر حکومت نے وسیع کر رکھے ہیں مگر ملکی قوانین بچوں کے حقوق کے حق میں نہیں۔ ضرورت اس اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔



لکم

سی

کوکب سلم پچھان



بندر خواب

اچھے دنوں کی امید سب کو ہوتی ہے لیکن.....

ٹوٹ گیا اور اس کی آنکھیں
جیرت سے بچل گئیں اور اس
لئے اپنے بچوں کے پیٹے
پرانے کرپڑوں اور ٹوٹے
آیا۔ اگلے روز وہ دنوں بچوں
ہوئے جو توں کا خیال بھی نہ
کوئی حالت میں لے کر اپنے بندر کے ہمراہ ایک نزدیکی سرکاری سکول میں بھی گیا۔

”مفت تعلیم“ کے علمبرداروں نے اپنیں ”بیک میٹھے“ قرار دے کر سکول میں داخل ہوتے۔ اس نے اپنی آنکھوں میں خواب سجائے تھے اور وہ پختا کے سے ٹوٹ گئے۔ غریب کام مقام اس پر واضح ہو گیا اور اس کے کندھے جک گئے۔ اسے لگا وہ بے زبان ہو گیا جائے گئے پر مجھوں کو دیکھ لے گئی ان کے یقیناً ٹکڑے دل کے ساتھ واپسی کی راہی۔ وہ حکومت کے ”انصاف“ کا ہماں جا کر ڈھنڈ راپنٹا سے تو سننے والی بھی کوئی نہیں تھا۔ سارا دن وہ رنا اور گلڈ کو اپنے ساتھ گھما تارہ۔ دنوں پیچے حالات کی نزاکت سے بے خبر اس لمحے تماشے اور شرک چھوٹے بڑے درستون سے لطف انداز ہوتے رہے اور علم دین کیونکہ روشنی بھی 2 روپے کی کروڑی گئی ہے۔ ان خبروں کوں کر خوشی کی لہر نے اس کے دل میں ڈیڑا ایا۔ اسے علوم ہی نہ ہوا کہ وہ کہاں کہاں سے گزر رہا ہے حتیٰ کہ شام ہو گئی اور اس کا ڈپ سکول سے بھر گیا۔ اس نے اپنے بیانی بچوں کے لئے دس روپے کی روپیائی خرید کر واپسی کی راہی۔ خوشی اس کے چہرے سے چھکلتے گی۔ ”خیر تو یہ“ رانوی مان نے علم دین سے پوچھا۔ ”ہاں تیک بجت اب ہم غریبوں کے دن بھی پھر جائیں گے۔ اس کھنکے کے قسمت ہم بیان ہو گئی ہے۔ گلڈ اور رانو کو پاس بلکہ اگلے روز سے سکول جانے کی خوشخبری بھی سنادی۔ گلڈ کا لٹونگھونے گھوستے رک گیا۔ رانو کے ہاتھ میں موجود مٹی کا واحد حملنا کے وجود میں لحد پرخواز ہے تھے۔

اس کا بندرتا شد کھار ہاتھا۔ پیچ خوش ہو کر شور پچار ہے تھے، تالیاں پیش رہے تھے۔
گھر میں جلتے ہوئے چوپے کو دیکھتے ہوئے اس نے اطمینان کا سائز لیا۔ یہ
اس کا گھر تھا۔.....

شہر کی گھاٹی سے ایک طرف کچے کچے گھروں میں سے ایک گھر علم دین کا بھی تھا۔
بیہاں کے رہنے والے باقی اسپس لوگوں کی طرح وہ بھی صحیح سوریے لکھتا پورا دن شر کے مختلف گلی کوچوں اور سرکوں پر بندرا کا تماشہ دکھاتا۔ بچوں کو خوش کرتا اور اپنی مزدوری وصول کر کے شام ڈھنے اسے بچوں کا بیٹہ بھرنے کے لئے گرد کی راہ لیتا۔..... وہ جانتا تھا کہ ان حالات میں زندگی کزارنا مشکل ہے گرہوں کی نہ کسی طرح اپنی ذمہ داری انجام دے رہا تھا۔ ہر گز تا سال اس کی پریشانیوں میں اضافہ نہ کرے تو کی بھی نہیں کرتا۔
اس نے اس نے خود کو حالات کے وحارے پر پھوٹ رکھا تھا۔ نہ وہ آنے والے کل کا خیال کرتا ہے تا اپنے بچوں کے مستقبل کے خواب دیکھتا ہے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ تھوڑی دیر ہی گھر کر کر سوچنے والوں کو یہ زمانہ روندتے ہوئے اگر رجرا جاتا ہے۔

”بابا شیر کیسا ہے..... ۱۹۹۹ء کا بڑا اپینا گلڈ کا شفعتی سے اس سے سوال کرتا۔“ کبھی تجھے گھمانے لے چلوں گا۔“ وہ بندرا کے تباشے کے عوض ملے والے سکوں کا ڈپ دیکھتے ہوئے مصروف انداز میں اسے جواب دیتا۔
سکوں کی تعداد دیکھوں کروہ اطمینان سے ایک بازوس کے خیز رکھ کر بیان کی چار بائی پر لیٹ جاتا اور تاروں بھری رات کچھ مرید ورثون ہو جاتی۔
ایا تو تو کھڑکیں کہتا ہے۔“ گلڈ سے چھوٹی رانو بھی شرود کھنکے شوق کا دلبے لفظوں میں اٹھا کر تی وہ سکرا کر کوٹ بدلتا۔
اور سوچتا ہے کہ بچگانی کے اس دور میں وہ اپنے بچوں کے مخصوص خواب کیسے پورے کرے کرے؟؟؟ مگر اس سب کے باوجود بھی اس نے بھی بھگوں نہیں کیا۔ انتظامی اور نظام کو راجھا بھیں کہا۔
بیڑی کا بھاؤ بڑھ جانے پر بھی دکاندار سے بھی بجٹ نہیں کی اور اپنے بچوں کے لئے نافیاں لانا بھی بھی نہیں بھولا۔

وہ اپنے تین ایک ”خوشال زندگی“، گزارہ تھا تو ٹکھوہ کیسا۔ گراس باز زندگی میں پہلی مرتبہ اس نے اپنی آنکھوں میں خواب سجائے تھے اور وہ پختا کے سے ٹوٹ گئے۔ غریب کام مقام اس پر واضح ہو گیا اور اس کے کندھے جک گئے۔ اسے لگا وہ بے زبان ہو گیا ہے۔ اس کے پر کاٹ دیے گئے ہیں۔ وہ مجھوں ہو گیا۔

وہ حسب معمول شہر کی مختلف گز رگا ہوں پر بندرا کا تماشہ دکھانے میں مصروف تھا جب اسے معلوم ہوا سکولوں میں تعلیم اور اسکے حکومت نے ایک عرصے سے مفت کر دیا۔ یہ اس لئے اب غریب کا بچہ بھی تعلیم سے محروم نہیں۔ بے گا اور وہ پیٹھ پیٹھ کر روانی بھی کھلا سکتا ہے کیونکہ روشنی بھی 2 روپے کی کروڑی گئی ہے۔ ان خبروں کوں کر خوشی کی لہر نے اس کے دل میں ڈیڑا ایا۔ اسے علوم ہی نہ ہوا کہ وہ کہاں کہاں سے گزر رہا ہے حتیٰ کہ شام ہو گئی اور اس کا ڈپ سکول سے بھر گیا۔ اس نے اپنے بیانی بچوں کے لئے دس روپے کی روپیائی خرید کر واپسی کی راہی۔ خوشی اس کے چہرے سے چھکلتے گی۔ ”خیر تو یہ“ رانوی مان نے علم دین سے پوچھا۔ ”ہاں تیک بجت اب ہم غریبوں کے دن بھی پھر جائیں گے۔ اس کھنکے کے قسمت ہم بیان ہو گئی ہے۔ گلڈ اور رانو کو پاس بلکہ اگلے روز سے سکول جانے کی خوشخبری بھی سنادی۔ گلڈ کا لٹونگھونے گھوستے رک گیا۔ رانو کے ہاتھ میں موجود مٹی کا واحد حملنا



”محنت کش اللہ کا دوست ہے“

ریاض احمد جمشد

راجا کو لکھنے پر ہنسے کا بڑا شوق تھا۔ اس نے پانچ سو جماعت میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔ راجا کے دل میں یہ شدید خواہیں تھیں کہ وہ اگلی جماعت میں بھی پہلی پوزیشن ہی حاصل کرے گا جس کے لیے وہ دن رات محنت کرے گا تاکہ وہ اپنے ماں باپ کا نام بلند کر سکے اور پھر مزید محنت سے آئے تعلیم حاصل کر کے ملک و قوم کا نام روشن کر سکے۔

راجا کے والد کا پوریشن میں بطور مالی کام کر رہے تھے۔ والد کی کم آمدی کی وجہ سے راجا کا تعلیم کے حصول کا خواب پورا ہونا تقریباً ناممکن تھا۔ راجا بیل پوزیشن لے کر آج بہت خوش تھا۔ اپنی خوشی کی یہ جذبہ دہ اپنے والد کو سنا نے کے لیے بہت بے چیلن ہو رہا تھا۔ راجا تیز تیر قدم چل کر گھر پہنچا مگر آج راجا کے والد نے گھر آنے میں بہت دریکردی تھی۔ راجا کی

نظریں دروازے پر ہی کی تھیں۔ ہاتھ میں اعمازی شیلہ پہلے دروازے پر کی باندھے والد کا انتظار کرتے کرتے سو گیا۔ ٹھوڑی دیر بعد ایک اپنی شخص بیٹا ان دو چیزوں میں سے کسی ایک چیز کو ضرور جھن لینا۔ شاید کہ میں گھر کا بوجھاب کمل نہ اٹھا سکوں۔ میں سائیکل کو اتنا تو وہ کمل نہیں ہوئی تھی۔ راجا کی ماں نے سائیکل کو دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا اور اس شخص سے روتے ہوئے پوچھا کہ راجا کے باپ کہاں ہیں؟ وہ خیریت سے تو ہیں؟ اس پر اس شخص نے راجا کی والدہ کو بتایا کہ اپ کے میاں چوک سے گزر کر ہے تھے کہ سامنے سے آئنالی تیر قدر کارنے نہیں آگئے۔ اس وقت وہ پہنچاں میں زیر علاج ہیں۔ راجا اپنی والدہ کی بات کو کبھی بھی اپنے ہونتوں پر سنا لانے کی قسم کھاتا۔ اس کے دل میں اسیکی خیال بس گیا کہ ماں باپ کی خدمت کرنا اولاد کا فرض ہے۔

راجا کے گھر سے تقریباً پانچ کلو میٹر دور کر کے کمی گئیں۔ چھ ماہ کے بعد گاڑیوں کی ایک ورکشاپ بھی۔ اگلے دن راجا کی ماں اس کو کام لیکھنے کے لیے اس ورکشاپ پر چھوڑ آئی۔ ورکشاپ کے مالک یعنی استاد کا قد بہت لمبا چوڑا تھا۔ منہ پر بڑی بڑی موجیں اور آنکھوں پر سفید رنگ کا پشمند تھا۔ راجا نے جب استاد کی طرف غور



دیا جائے رکھنا



”محنت کش اللہ کا دوست ہے“

رکھلوگر بھی کوئی پریشانی ہو یا کوئی کام ہو تو اپنے اس راجا یہ خرس کر بہت خوش ہوا کہ مزدوروں کا عالمی اٹکل کو ضرور یاد کر لیتا۔ اس وقت میں جلدی میں ہوں۔ یہ کہہ کر وہ شخص گازی میں بیٹھ کر چلا گیا۔

چند گھنٹوں بعد جب وہ شخص واپس اسی راستے سے دوست ہیں۔ چھٹی کی بیخیر راجا نے ورکشاپ میں کام کرنے والے لڑکوں کو سماں کیا۔ وہ سب خوشی کام کرنے والے لڑکوں کو سماں کیا۔ ایک درخت کے چھٹی سائے میں راجا کو سوتا ہوا دیکھ کر گازی روک طور پر مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے لئے پوری دنیا میں مزدور اور محنت کش کی عظمت کو سماں کیا جاتا ہے۔ ورکشاپ میں کام کرنے والے لڑکوں نے راجا کے کنبہ پر اگلے دن ورکشاپ بند رکھنے کا فیصلہ باتیں تائیں اور ساتھ ہی اپنے گھر کے حالات بھی پڑے۔ اس نے روتنے روتنے اس کو استاد کی جعلی بھتی کی بیخی پر اگلے دن ورکشاپ بند رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ اگلے دن استاد جب ورکشاپ پہنچنے کے بعد ایک لڑکے نے کام چھوڑ دیا۔ استاد نے راجا کو اس لڑکے کی جگہ ورکشاپ کی صفائی کا کامیابی یہ بھتی کہ ورکشاپ صاف کرنے کے بعد وہ سامنے سڑک کو پانی سے خوب تر کرنا بھتی نہ بھولے۔ راجا نے یہ ذمہ داری بھی بول کر لی۔

روزانہ اس راستے سے سیکڑوں لوگوں کا گزر رہتا ہے اور کسی نے بھتی بھتی راجا سے یہ سوال نہ کیا کہ اس کے نئے نئے ہاتھوں میں تو قلم اور کتاب ہونی چاہیے تھی چھر یہ جھاؤد اور اوزار کیوں؟ وہ بھتی سب کچھ برداشت کرنے کا عادی ہو چکا تھا۔ انہوں میں آنسو صرف پانی کے چند قطروں کے سوا اور پچھے بھتی نہیں۔ چند ہی دنوں میں ورکشاپ میں کام کرنے والے لڑکے اس کے اچھے اخلاق اور ملنواری کی وجہ سے راجا روتے رہے سکیاں لیتے ہوئے سڑک کے کنارے چلتا ہوا جارہا تھا کہ اسے کچھ افراد ایک کار کو دھکا لگاتے ہوئے تظری آئے۔ کار بند تھی اور شارٹ نہیں ہو رہی تھی۔ راجا نے کار کے مالک سے مخاطب ہو کر کہا کہ ایک آپ ذرا گازی کا بیوٹ تو اخھائیں۔ ایسا ہونے پر راجا نے گازی کے پلگ تکال دیا۔ اس کے بہت اچھے دوست بن گئے۔ استاد کی ایک عادت بڑی عجیب تھی کہ وہ جب بھتی کام کرتے تو وہ راجا کی نظریں اور دھیان کام سے ہٹانے کے لیے اس کو بھتی چاہئے لانے پہنچ دیتے اور بھتی کی کسی اور کام..... تاکہ راجا کو جلد کسی کام کی کھنڈنے آسکے۔ جبکہ راجا یہ کام جلدی سیکھنا چاہتا تھا تاکہ اس کے گھر کے حالات بہتر ہو سکیں۔ یوں وقت گزرتا گیا۔ ایک دن راجا چاہئے پینے کے لیے ہوئیں میں بیٹھا ٹیلی ویژن دیکھ رہا تھا۔ فیروز جو سب سے بڑی خبر آ رہی تھی وہ مزدوروں کے عالمی دن یوم میگی کے حوالے سے تھی دیکھ میں مزدوروں کے حقوق کے حوالے سے تھی کہ کل ملک بھر میں مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے لئے پر امن ریلیاں نکالی جائیں گی اور ملک میں عام تعلیم ہو گی۔

چھٹی کی بیخیر سارا دن موٹکاروں کو تھیک کرتے ہیں اور بھتی بھتی ایک باتھ ہے ہونے کا احساس نہ ہونے دیتے ہیں تو پھر میں بھتی تو کام کر سکتا ہوں۔ اس کے اندر ہمت پیدا ہوئی اور والد کی بھتی ہوئی ہر بات حق گلی۔

استاد کا روایہ شاگردوں کے ساتھ انجامی سخت تھا۔ بات بات پر شاگردوں کو ڈاٹنے تھے۔ ذرکی وجہ سے راجا ان کا سامنا کرنے سے بھتی بھر گھر اتا بلکہ بھتی شاگردوں کی کیفیت بھتی تھی۔ چند دن گزرنے کے بعد ایک لڑکے نے کام چھوڑ دیا۔ استاد نے راجا کو کہ ورکشاپ کی صفائی کا کامیابی یہ بھتی کہ ورکشاپ صاف کرنے کے بعد وہ سامنے سڑک کو پانی سے خوب تر کرنا بھتی نہ بھولے۔ راجا نے یہ اس بات کی وجہ پر اپنے بھتی بھتی تھی۔

روزانہ اس راستے سے سیکڑوں لوگوں کا گزر رہتا ہے اور کسی نے بھتی بھتی راجا سے یہ سوال نہ کیا کہ اس کے نئے نئے ہاتھوں میں تو قلم اور کتاب ہونی چاہیے تھی چھر یہ جھاؤد اور اوزار کیوں؟ وہ بھتی سب کچھ برداشت کرنے کا عادی ہو چکا تھا۔ انہوں میں آنسو صرف پانی کے چند قطروں کے سوا اور پچھے بھتی نہیں۔ چند ہی دنوں میں ورکشاپ میں کام کرنے والے لڑکے اس کے اچھے اخلاق اور ملنواری کی وجہ سے راجا روتے رہے سکیاں لیتے ہوئے سڑک کے کنارے چلتا ہوا جارہا تھا کہ اسے کچھ افراد ایک کار کو دھکا لگاتے ہوئے تظری آئے۔ کار بند تھی اور شارٹ نہیں ہو رہی تھی۔ راجا نے کار کے مالک سے مخاطب ہو کر کہا کہ ایک آپ ذرا گازی کا بیوٹ تو اخھائیں۔ ایسا ہونے پر راجا نے گازی کے پلگ تکال دیا۔ اس کے بہت اچھے دوست بن گئے۔ استاد کی ایک عادت بڑی عجیب تھی کہ وہ جب بھتی کام کرتے تو وہ راجا کی نظریں اور دھیان کام سے ہٹانے کے لیے اس کو بھتی چاہئے لانے پہنچ دیتے اور بھتی کی کسی اور کام..... تاکہ راجا کو جلد کسی کام کی کھنڈنے آسکے۔ جبکہ راجا یہ کام جلدی سیکھنا چاہتا تھا تاکہ اس کے گھر کے حالات بہتر ہو سکیں۔ یوں وقت گزرتا گیا۔ ایک دن راجا چاہئے پینے کے لیے ہوئیں میں بیٹھا ٹیلی ویژن دیکھ رہا تھا۔ فیروز جو سب سے بڑی خبر آ رہی تھی وہ مزدوروں کے عالمی دن یوم میگی کے حوالے سے تھی دیکھ میں مزدوروں کے حقوق کے حوالے سے تھی کہ کل ملک بھر میں مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے لئے پر امن ریلیاں نکالی جائیں گی اور ملک میں عام تعلیم ہو گی۔

ساجدہ حنف

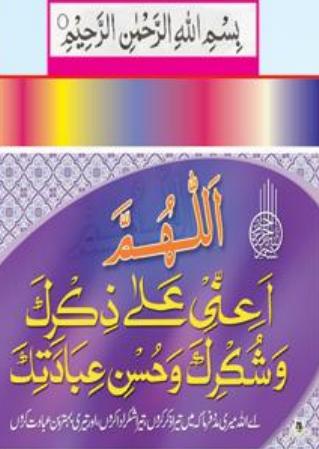
احسان داش نے اپنی کتاب ”چبا داش“ میں اتنی سچائی سے کام لیا ہے کہ بار بار پڑھنے کو جاتا ہے۔ انہوں نے ایک سادہ طبیعت مزدور ہونے کے ساتھ اپنی بے روزگاری والدین کی خدمت اور علحدی کو بڑی خوبصورتی سے عیاں کیا ہے۔ ان کی کتاب کا خوب مطالعہ کرنے کے بعد مزدوروں کے عالمی دن کے حوالے سے ان کے اقتضایات بیش کریں ہوں۔

احسان داش لکھتے ہیں۔ ”میں نے نہر کے ٹیکیداروں کی بد مرادی اور تجھ ٹفرنی سے بچا کر شہر میں مزدوری کرتا شروع کی۔ معماروں کے ساتھ کام ہوتا ہے۔ جنہیں تھا کیونکہ وہ خود بھی محنتی تھیں تھے۔ لیکن جب کوئی اپنا سکول کا ساتھی نظر آ جاتا تو خود کو چھاپ لیتا اور کہیں ایک طرف ہو جاتا۔ بیان دیں کہو تے ہوئے دو



یکم منی

مزدوروں کا عالمی دن



آئینے استثنی دعائیں
یہ دعائیں خود بھی یاد کریں اور دوسروں کو بھی یاد کرو۔
والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بیویوں کو یہ دعائیں یاد کرو۔
اور ان کو پڑھا جائیں۔

البر آئی ستائیں

آنٹ نائن اپنے نظر پر اضافت کی طرح خود بھی یہیں و غریب تھا۔ جن اشیاء کے لئے دنیا والے سرہنگی بازی کا دیتے تھے اسے ان تمام اشیاء سے شدید نفرت تھی۔ اسے دولت، شہرتو، عیش و مشترت سے ایک تم کی چوتھی۔ اس کی اس نفرت سے تھفتاں ایک واقعہ بہت شور ہے۔ ایک دفعہ وہ بڑی چہاز سے سفر کر رہا تھا کہ چہاز کے کیپن نے آئنٹ نائن کو ایک آسات پیچہ سفرت سے مارنے کی پیش کش کی گئی اس نے یہ کہہ کر ٹھکل دیا کہ وہ کسی خاص خاتم کو قبول کرنے کے بجائے چہاز کے عرش پر فخر کرنے کو تھی جو دے گا۔ آئنٹ نائن یہ بھی کہتا تھا کہ اس کے نظر پر کو صرف بارہ اشیا حص سمجھتے ہیں جبکہ نظریے اضافت کی وضاحت کرنے کے لئے اس ہزار سے زائد کتب لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ کذا کہ کہہ درام میں سفر کر رہا تھا۔ اس نے یہ وحی نیں کہہ کر کہہ دیا تھا کہ اس نے اسے ریز گاری اور انتقالی کتابیں پڑھنے کا شوق پڑھتا گیا۔ میں ان پوری والیں نہیں کی جب کہنے کیش نے ریز گاری اس کے باخھ سے لے کر تھی تو وہ پوری تھی۔ جس پر اس نے دنیا کے سب سے بڑے ریاضی کے ماہر کے ہاتھ پر ریز گاری رکھتے ہوئے کہہ دیا کہ ”میرا خیال ہے کہ آپ کو تھیں بھی نہیں آتی.....“

(عظیم لوگ۔ ڈیل کارٹنکی۔ تحریر: یار احمد)

چونے کے تھر بودیوں سے نکال کر بیل غانے میں ڈالنا شروع کر دیتے۔ ایک پار میرا پھاواڑا دینوں پر بھی پڑا گمراہ ایک پار ایک مکان کی بنیاد (بنیاد) کھو دتے ہوئے سونے کی سلاخیں اور اشیاں لکھیں۔ مہاجن: ذرا فاسطلے پر بیٹھا تھا۔ میرے ساتھی نے کچھ اشرافیاں اپنی گزوری میں بھر کر اسے ذرا دور کھدیا اور پھر آ کر بنیاد کھو دنے لگا اور خود میں لالہ تھی کو پکارا۔ لالہ تھی آئے اور کام بند کر دادی۔ یہ دو لاراٹ کو ٹلے داروں نے ڈھونی۔

ایک پار میرا پھاواڑا دینوں پر بھی پڑا گمراہ ایک پار ایک مکان کی بنیاد (بنیاد) کھو دتے ہوئے سونے کی سلاخیں اور اشیاں لکھیں۔ مہاجن: ذرا فاسطلے پر بیٹھا تھا۔ میرے ساتھی نے کچھ اشرافیاں اپنی گزوری میں بھر کر اسے ذرا دور کھدیا اور پھر آ کر بنیاد کھو دنے لگا اور خود میں لالہ تھی کو پکارا۔ لالہ تھی آئے اور کام بند کر دادی۔ یہ دو لاراٹ کو ٹلے والا ساتھی تمام کام لے کر بیٹھ گیا۔ میں مزدوری کے جارا نے سے جزا دنے حاصل کر سکا۔ زندگی تھی کہ گھیٹ ٹھیٹ کے چھتی رہی۔ برکھا کا موسم آ گیا اور مکاہات کی چنانی کے کام بند ہو گئے۔ اب ایک تو بیکاری تھی دوسرے برسات۔ تین چار دن کام نہ گا۔ میں شام کو تین بجے کے قریب ہلکی بیکی بندوں میں ایک ناٹ کا گلوا اور جنہ کر کام کی جلاش میں نکلا۔ اب مطلع صاف ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک گلی میں بیٹھنے کے بُوں سے لدا ہوا ایک چھکڑا کھڑا ہے۔ میں جس سے دیکھتا ہوا گزر گیا کہ ایک بینی نے آواز دی۔ ”مزدوری حاصل کرنے کی کوشش تھی، جھوپ راسونوں میں نام دیا۔

میں ”ہاں کروں گا۔“
لالہ ” بتا کیا گا۔“
میں ” ایک دوپی دے دینا۔“
لالہ ”لوٹ پڑ رہی ہے؟ بولنا۔“
میں ” لا الہ اک تھ کہ دو۔“
لالہ ” بارہ آنے میں گے، کھنے بھر کا تو کام ہے بھی نہیں۔“
میں نے کہا ”اچھا“ اور ناٹ کا گلوا کمر پر ڈال لیا اور وہ



طنز و مزاح

قوم کے سردار جون پیشے ہیں..... ایکشن کے ذہن میں عادم کو بہرائی دکھاتے ہیں، جوٹے دھراتے کرتے ہیں اور عادم کے دوڑوں سے منجھ بھکران بن کر عوام ہی کا خون پچھرنے والی پالیساں بناتے ہیں۔ میں انہی سوچوں میں گم جھوتا چلا جا رہا تھا کہ سہست کی ایک بڑی سی دکان کے سامنے پہنچ گیا۔ کہاں کی کسی کی بے اختیاری کا گلگرنا ہوتا کہتا ہے ”فلاں“ نے مجھے زر اگھاں نہیں ڈالی.....!“ ایسا بھی نہیں کھجھتے کہ گھاس تو ہم چیزے گھومن کوڈاں جاتی ہے۔

خیر میں نے گھاس کما کر الاشتغالی کا ٹھراوا کیا اور دن بھر کی کڑی مشقت کے لئے ہنپی طور پر تیار ہو گی۔ تھوڑی تی دیر بعد کہاں بھی اپنی گلگروں پر ہوئے ناشیت میں ڈانت پاچ کھار کھا سے تمارا تھا۔ تماں کوئی بڑا گلگروں گیا تھا اور پھر وہی ہوا جس کا مجھے اندیش تھا۔ میری پتھر شروع ہو گئی! آگیا اور اس کا حصہ اتارتے کے لئے پاچ سات ڈنڈے میری کرپر ریڈے کریے اور لگاں میں ڈھلی چھوڑ کر بڑی پیسوں سوار ہو گیا۔ میں نے دل میں سوچا۔ ”اب تو ملک میں جبورت میں بھی بھاول ہو گئی۔ اور پھر مجھے کتنی ہی بھول گئی۔“ اتنا لیں، پیا لیں۔ اور پھر مجھے کتنی ہی بھول گئی۔ وزن سے میری کرپر جو دبایا شروع ہو گئی۔ میری بہت جواب بدلتے! نجاتے پاپی عوام کا کیا حال ہو گا؟.....؟ انگریز ملک چھوڑ کے چالا گیا ایکشن اس کا نافذ کیا ہوا اتحادی نظام فتحیں ہوا۔ فتحم بھی کیسے اس کے دربار سے مراعات پانے کہاں نہیں کھلکھل بھورا تھا۔ خدا خدا کر کے لدائی کا سلسلہ فتح ہوا۔ اس کے ساتھ وفاداریاں نجاتے والے قوم کے خدار اور کہاں نے کامیابی کیا۔

محمد طارق سرا

”اوے کھوتے دے آپرا..... چال پچھے دی ہو.....!“ کہاں کے صاحبزادے نے مجھے پچھے کی طرف دھکتے ہوئے مونہ سا ڈنڈا ہمہری گردن کے تقریب تھا یا تو ہمہرے پوچھ دہن رون ہو گئے اور میں نے غصے سے کان چاڑا دینے والی آواز میں ڈھنپھوں ڈھنپھوں شروع کر دی۔

”میں کھوتے کا چوت ہوں..... اور خود تو جھیسے بڑا پوچھ فسر ہے؟ تیری تو تو یہ اسکی میں نشست کی ہوئی ہے نا.....!“ میں دل ہی دل میں بڑوں ای۔ صاحبزادہ کہا رہی مجھے چھے گدھے کے ساتھ دھینگا مشقی دیکھ کر بڑے کہا راصب بھی میدان میں کوڈلے۔

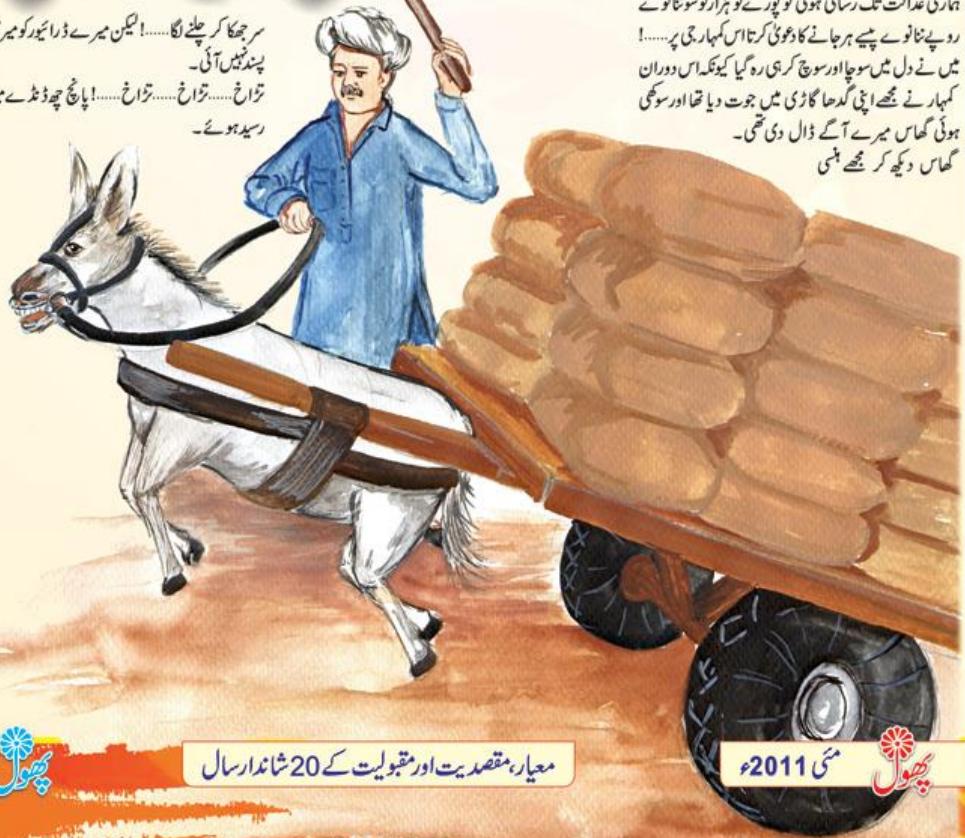
”اوے چت..... پچھے کتنی دفعہ سمجھایا ہے کہ یہ نہ کھوتے کا کھوتا ہے.....! اس کو آگے کی طرف کچھو تو چھپے کو چھٹا بدلتے! نجاتے پاپی عوام کا کیا حال ہو گا؟.....؟ انگریز ملک چھوڑ کے چالا گیا ایکشن اس کا نافذ کیا ہوا اتحادی نظام فتحیں ہوا۔ فتحم بھی کیسے اس کے دربار سے مراعات پانے کہاں نہیں کھلکھل بھورا تھا۔ خدا خدا کر کے لدائی کا سلسلہ فتح ہوا۔ اس کے ساتھ وفاداریاں نجاتے والے قوم کے خدار میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

”میری سات پتوں نے مجھی کیسی اس آفاتی اصول سے اخراج نہیں کیا..... ہمیشہ اس اصول کی پاسداری کی ہے۔ پھر بھی مجھے بھی اصول پرست ہتھی کو طختے دیے جاتے ہیں..... ہماری عدالت تک رسائی ہوتی تو پورے نوجوانوں سو ناناوے روپے ناناوے پیسے ہر جانے کا وعوی کرنا اس کہا رہی پر.....! میں نے دل میں سوچا اور سوچ کری رہ گیا کیونکہ اس دوران کہاں نے مجھے اپنی گدھا گاڑی میں جوت دیا تھا اور سوکھی ہوئی گھاس میرے آگے ڈال دی تھی۔“

گھاس دیکھ کر مجھے نہیں

گدھاں الیکشن

سر جھکا کر چلتے لگا!..... ایکشن سر جھکا کر میری شرافت پسند نہیں آئی۔
تراخ..... تراخ..... تراخ.....! پاپی چوڈٹھے میری کرپر ریڈے ہوئے۔



”اب کیا تکلیف ہے؟“ مگر دون گھنے کر چالا کیں کہا جائے دل میں اللہ
صاحب کو بھیری زبان بھی کہاں آتی ہے اگر آتی ہو تو وہ
گدھا گازی کا رضا بردن ہوتا کسی احتیل یونورشی میں
روپو شہر ہوتا۔

متوہج ہوئے اور کنیٰ سکرائے بھی تو میری ہست بندھی اور لکھن میچ کہار کی پاٹ بھکھ آتی ہے۔ وہ جلدی چلے کو کہہ رہا تھا۔ ایک تو میری برداشت سے زیادہ بوجھ لا دی اور پھر یہ مطالبہ کہ میں ایسے دوڑوں میچے سیمیرلیں کے انتخیل دوڑتے ہیں۔

ہوں۔ میں گاڑیاں، بیٹھے ترقیت پلاٹ اور کار اسٹیشنیں کھاتا صرف گھاس کھاتا ہوں اور میں وہ کہے کہ دیکھ سایا۔ سدانوں کی طرح یہی عقل گھاس چہرے پر بھی نہیں جاتی، یو جو اخانا اور درموں کو بوجھ سے نجات دالتا ہے مر آبائی کام ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں میں اپنی اس صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے پوری قوم کو غیر ملکی قرموں کے بوجھ سے نجات دلانا کو..... تو پھر مم کیا کریں؟ چند جوں نے یہک زبان ہو کر اپنی دانش را اندرا میں اختیار سوا کیا۔

کپڑل جاتا ہے: ”میں ایک بار بھر دل ہی دل میں بڑا لیا۔ جی چاہا کہ ماہر کو کپڑا پیچ جانے والوں اور خداو پر چڑھتیوں۔ پھر اسے پیدا طبق کر آتا دال کیا جاو کہتے ہیں۔“ (۲) دال کیا محاوارہ ہے بھی۔ مطلب اصل حقیقت کا شمیک کر جواب دیا۔

خیر پوچی اپنی اپنی زبان میں ایک دوسرے ساتھ نہ لوز
جو ہو گرتے، تھوڑی تھی اور میں اپنی منزل پر بچت ہی
گئے۔ ایک گدھ سے نکلنے اور اپنے اخیا تو سارے
گدھے خش خش کلوات پوتے ہوئے گئے۔
”اویمیرے گھے جانی۔۔۔ یہ انہوں کا نامیلا جواہر وہ
ہو رہی تھی۔۔۔ میرے علاوہ اور کچھی کی گدھے اور گدھے

محوں میں بڑھی ہوئی مکملیت سے خانق ہوئے ہیں اور اتنا کاری کارروائی کر رہے ہیں۔ لیکن نہیں۔ یہ تو ہی وہ عالم تاپ لوگ تھے جن کوئی خطاب کر رہا تھا۔ یا چاک اور پکا کیک اپنیں ہوا کیا۔ میں نے اب تک کہہ دیا ہوئے گھستے والے دہلی میں اول بوڑھا خاختے ہیں اور بڑھا اخانتا ہی۔ وہ لوگ اول بوڑھا خاختے ہیں اسی ساری بوریاں اتار پڑتے تو کہوں یا سرخاٹتے ہیں۔ پیچے روتھ میں گدھ خاختے ہیں بوجھ۔!“ میں نے ایک دلیل گھر کر اسے کچھ کو دیا اور بڑی یادی یا سات سے بات کا رخ موزتے کپاں جامیٹا۔ جہاں تکی یا است پر گرا کرم بخت جاری

ناراں ہوئے ہیں..... مجھے موسون آئی تھا میں سوچ پے کا جس
تھا لکلک اپنی کھال بچانے کا کام۔ میں نے مجھا چند لوگوں کو
زور دار و دلیلانِ محابا اور ان کے پیش میں راستہ بنا
ہوا کھاڑا کے گھر کی طرف بھاگ کیا۔ اسی مجرمے پرے سکن
انداشتہ کر کے اسکے گرد یہ کامیاب تھا۔

مددوے دی تو تجارت پا سان سے بڑی داروں وہ پاپی پر بنیں کر رہا۔ پانی تماری اپنی نادانیوں کی وجہ سے ضائی ہو تجارت میں کر رہا۔ کامیابی اپنی نادانیوں کی وجہ سے ضائی ہو۔ آرام سے گھر پہنچتا اور ہر ہی ہر ہی کھاس چننا۔۔۔ میں نے بزرگ باغ و کھلکھلاتی سب ہی خوش ہو کر پورے جوش و خوش سے میرے نام کے نظرے اصل مسئلہ میرا خاطل یا میری یہے داغ شخصیت نہیں بلکہ آگیا۔ غصے بولا

تمہاری پارٹی کے وزیر ہیں جو.....!" اور جا چاہیش دیا۔
ہو گیا احمد دین کی حماقہ پارٹی کی رہائی کے لئے۔ تمہارے سوئے کے کروڑے اور
بھی پر پل پڑے اور سماں کا چھڑ مرد ہوا بھاگ لگا۔ یوں میرا
اچھا خاصاً کامیابی سے ہمکار ہوتا سایی جلسہ لاٹھی چارخ
توڑ ڈھنے پر ساناث دع کر دیے۔
میرا کامیابی میں مصروف کا بھرپور استھان کرتے ہوے مصافتی
سے درہم برہم ہو گیا۔

بیان داغا۔
”چھوڑا بار کیوں آپس میں بھگرتے ہو۔۔۔ مجھ سے پوچھوئیں
میں بھی ایک طرف کو بھاگ لکھا۔۔۔ میرا رخ شہر کی جانب تھا۔۔۔
تو کہوں گا یہ سارے کیا زمان تھا اور مجھے اپنی برادری کی مکمل حیات
یوں بھی ایکشنا کا زمان تھا اور مجھے اپنی برادری کی مکمل حیات
یا ساست میں اُنے سے توکر کی ہے۔۔۔ آپ بھی میں ہوتا تو بھارت کو کیا دوستیں
حاصل تھی۔۔۔ بس شہری ملکوں کی حیات حاصل کرنے تھی۔۔۔

پھول میں 20 شاندار سال میں مقبولیت اور مقصدیت کے معیار، پھول



نمایشگاه

جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو ہو مر سے
آسمان تک رحمت الہی گھانا کیں کہ چھا جاتی ہے
فرمیتے تمہارے پیارے کی طرف تجھ ہو جاتے
ہیں۔ ایک فرش پکالتا ہے کہ نمازی اگر تو
دیکھ لے کر تیرے سامنے کون ہے اور تم کس سے
بات کر رہے ہو تو اللہ کی حتم قیامت تک سلام نہ
پھیر دے گے

کھلشاں

لچیپ، معلومانی اور
رذگار نگ تحریر وں کا گلہستہ

عظیم ترین

الله ترین
ترین پیغمبر حضرت محمد ﷺ
ترین کتاب قرآن مجید
ترین دین دین اسلام
ترین سکون مسجدها
ترین پای آسم زمزم
ترین رستم قاده عظیم
ترین پنجر مجر اسود
ترین شیر مکہ کرمہ
ترین شاعر علام اقبال

باتول سے خوشبو آئے

۷۔ جو تمہارے متعلق اچھاگمان رکھے اس کے لگان
جیکچ بنا تباہت کرو۔

۸۔ جب اعتماد اور یقین ٹوٹتے ہیں تو انسان اندر
کے سکر طرح کرپی کرپی ہو جاتا ہے۔ یہ وہی جان سکتا
ہے جو اس کرب سے گزرا ہو۔

۹۔ زندگی خلیخ کا کمیل ہے جس کی بکھر میں آئے
جست جائے اور جونہ بکھر کے دہار جائے۔

۱۰۔ خود اعتمادی وہ طاقت ہے جو کامیابی کے
وازے کھولتی ہے۔

۱۱۔ کوئی چیرا ختنی خوار نہیں ہوتی تھی مٹے سے پہلے
راہتی ہے۔

۱۲۔ کام کو جلدی نہیں بلکہ بہتر طور پر انجام دینے کی فکر
و لوگ یہ نہیں پوچھیں گے کہ تم کی تھے کام کتھے وقت
کیا بلکہ وہ تمہارے کام کی عدمی کو پوچھیں گے۔

۱۳۔ ظاہری خوبصورتی یا بد صورتی انسان کے بس میں
ہیں اس لئے انسان کو کھوئنے دے وہ کوئی نہیں یقین قسم اس میں
کام بلکہ اس کے بنا نہیں والے میں نکال رہے ہو۔
(عاصم محمد۔ مناء الداہدی)

حضرت ابو بکر ص

- گناہ جوان کا بھی اگرچہ بد ہے لیکن یوٹھ حکما برتر ہے۔
- جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔
- تکمیر کارنا میری دن کا پڑھنے یعنی جتباںوں کا بڑھتے ہے۔
- توارکا خشم حکم پر ہوتا ہے اور بری حشمت کا روح پر (حضرت عثمان غنی)
- قبل اس سے کہ بزرگ بنو علم عاصل کرو۔
- (حضرت عمر فاروق)
- تکلی بر غور کرتا نئکی کا اجر ضائع کر دیتا ہے۔
- (حضرت علیؑ)
- (عاشر صدیق۔ سندھری)

سچی باتیں

..... اللہ کو دوست رکھتا ہے جو مدرسوں پر اگر کہتے ہیں۔
..... اگر تم لوگوں کے قصور معاف کرو گے تو انہیمبارے
قصور معاف کرے گا۔
..... خاموشی خشک کا بیٹھنے ملا جائے۔
(آئندہ شہزاد - لاہور)



دُنیا پر حکمرانی

دنیا میں صرف وہ قوم راج کرتی ہے

- ☆..... جو دل سے تکلیں ہو جاتی ہے
 ☆..... جو عذر کو قبول کر لئی ہے
 ☆..... جو اختلاف رائے کو خلص کا حسن گردانی ہو
 ☆..... جو حقیقت کی مادا ہو
 ☆..... جو تحریر کو نہم و نہم رکھتی ہو۔
 ☆..... جو سر یہ عزت نفس کا کلکل باندھتی ہو۔
 ☆..... جو کوکش کے جو تی پاؤں سے باندھے رکھتی ہو۔
 ☆..... جو قوانون کو پوری طرح عزیز رکھتی ہو۔
 ☆..... جو نہ جسم کی شغل اتحاد میں لے کر چلتی ہو۔
 ☆..... جو ہر دن اکوس پختے اور ہر ہاتھ کو بیٹت کام
 کرنے کی آزادی رکھتی ہو۔
 ☆..... جو جید لوگوں کو حکمران رکھتی ہو۔
 (راجح فقابر۔ لاہور)

بکھرے موتی

- ☆..... تم دنیا میں ہوتواں کے لئے پکھ کر جو تمہارے
نیا نیا میں اُنے پر خوش ہوئے تھے اور ان کے چھے پر
سکراہٹ لاتے رہ جو ہم کی آنکھوں میں تمہارے چڑے
جانے سے آنسو تھے ہیں ☆
☆..... غیر سے تھی ہوئی گردان دشمن کے شنا نے کو وسیع کر
تھا ہے ☆..... اگر کتاب پے سکب کرو تو نہ چاہتے ہو تو کسی غریب اور
غفل کو سلام کرو ☆..... وقت ایک عظیم استاد ہے لیکن بدعتی سے یہ
پہنچتا تھا کگردوں کو بلاک کر دیتا ہے ☆
☆..... خدا جانتے ہے نہیں بمانتے ہے ملاتے ہے ☆
☆..... اللہ سے وابستہ ہونا زندگی ہے اور اس سے غافل
وناموت ہے ☆..... مسلمان وہ ہے جو کافروں کی لگاہ میں مسلمان ہے۔
(جنماں اور مصطفیٰ - کہ ورنکا)

معلومات

۱۷

-ہی کے ساتھ یہ بیان ہے
 ☆.....فُن لینڈ کو جیلوں کا ملک کہا جاتا ہے
 ☆.....سب سے پہلے ٹرینک کے اشارے لندن میں
 گائے گئے
 ☆.....دینا کچے پہلے اور بڑے درے کا نام درہ خیر ہے
 ☆.....پاکستان میں سب سے پہلے نوٹ چھاپے کا
 دارہ اکتوبر 1948ء کو کراچی میں قائم ہوا
 ☆.....وہیں محلی کی عمر 500 سال ہوتی ہے
 (عروج علی۔ پرباگر)

سچے موتی

☆..... اپے لفظوں کی حفاظت کریں کیونکہ لفظ آپ کی
عادت بن جاتے ہیں
☆..... ایسا عادتوں کی حفاظت کریں کیونکہ عادتوں آپ
کا عمل بن جاتی ہیں
☆..... اپے اعمال کی حفاظت کریں کیونکہ آپ کے
عمال ہی آپ کی شخصیت بناتے ہیں
☆..... لوگ کہتے ہیں دوست زندگی ہوتے ہیں موت
نہیں بگردد وہ لوگ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ دھوکہ بھی
زندگی دری ہے موت نہیں
☆..... زندگی وہ سوال ہے جس کو حل کرنے پڑیں تو
فارمولیٹ بھول جاتا ہے (کیری شاہن - درج کوت)
☆.....

سنہرے اقوال

- ☆ اپنی ضروریات کو موحد کر لیا ہی بڑی دوست ہے
 ☆ اچھے لوگوں کی یادیں بخوبی کرتا ہے بلکہ وہ باورہ جاتے ہیں
 ☆ نادا لوگوں کی بات پر چکل عقل کی رُکوٹ ہے
 ☆ انسان کا حسن اس کی اخلاقی مش پوشیدھ ہے
 ☆ نعمت کی قدر نعمت کے زوال کے بعد ہوتی ہے
 ☆ عقل مند ہے جو صورت کی بجائے سیرت کو
 سفارانے کی کوشش کرے
 ☆ تمن چیزیں نافذ ہیں۔ نیک اولاد کی دعا۔ علم
 کی اشاعت۔ صدقہ جاریہ
 ☆ اللہ کی معروفت زندگی کا کل سرمایہ ہے
 ☆ عقل مند ہے جو دنیا کو اوس سے پہلے خود چھوڑ
 کے۔ دنیا اس کو پھوڑ دے
 (محمود احمدی صاحبی۔ کہہ وزیری)

پہول بکھیرے خوش

- ☆ اس "پھول" کی مانند بوجوامی خوشبو تو بکھرتا ہے مگر
 نوٹ کرنیں گرتا۔
 ☆ دوست ایک "پھول" کی مانند ہوتا ہے مگر ایک
 دوست کا درمیں دوست سے اختاداً لٹچاۓ تو بکھر کر
 "پھول" مر جاتا۔
 ☆ بیشہ دوستی کے رشتے کو "پھول" کی مانند رکھنا چاہیے
 کیونکہ حکما ہوا "پھول" سب کو اچھا لگتا ہے اور مر جاتے
 ہوئے "پھول" بیشہ قدموں کے نیچے آتے ہیں۔
 ☆ ماں کی محبت "پھول" سے زیادہ ترقیاتی اور اطیف
 ہے۔
 ☆ علم ایسا "پھول" ہے جو کجھی بیٹیں مر جاتا۔
 ☆ بے کار ہے وہ "پھول" جس میں خوشبو ہو۔
 ☆ ایک "پھول" کو دوان چڑھانے کے لئے بڑاروں
 کا منوں کی بیٹی پروش کرنا پڑتی ہے۔
 ☆ قسم انسان سے توہنے "پھول" بہتر ہے جو کا منوں میں
 کھل کر بھی خوشبو کر سکتا ہے۔

انها، تحفه

- سب سے انہوں تکہ جو آپ کی کو دے سکتے ہیں وہ ہے
”وقت“ کینکار اپناؤقت دیتے ہوئے آپ اسے زندگی
کا وادھ دیتے ہیں جو بھی واپس نہیں آتا۔
بڑے لوگوں کی بڑی باتیں!
☆..... حس نے مازوں کی رکھچورڑی، اللہ نے اسکی فکر
چھوڑ دی۔ (فرمان حضور ﷺ)
☆..... جو شخص صرف کے بعد سوئے اسکی عقل جاتی رہتی
ہے۔
☆..... جب میری دعا قبول ہوتی ہے تو مجھے خوشی ہوتی
ہے کیونکہ اس میں میری مرضا شاہ ہوتی ہے اور جب
میری دعا قبول نہیں ہوتی تو مجھے اور بھی زیادہ خوشی ہوتی
ہے۔ کیونکہ اس میں میرے اللہ کی مرضا ہوتی ہے۔ (حضرت علیؑ)
☆..... سب سے بڑی اور بہترین فضیلت زبان کی
حافظت ہے۔ (حضرت عائشؓ)
☆..... نظر آنے والی پیچرے لیعن کرنا ایمان کہلاتا ہے
اسکا یہ صدر کے کوہ پیچرے نظر آئے تھی۔ (آگٹاں)
☆..... ظالم لوگ اپنی کامی کریں تاہم کہ کسکے
جو داغوں پوچکر میں۔ (کولن)
☆..... تمہاری عمر بمرکب تھی جاہری ہے جو کچھ تمہارے
باہر ہیں ہے اس سے کسی کی بد کردگی۔
(راخ غاضل گو جانی..... راجن ابور)



سائنس اور دل کی طرز کرن کو سنتروں کرتے ہیں دوسرا ستم دماغ اور حرام مفرکے ان حصوں سے کنٹرول ہوتے ہیں جو ایک شدت والی صورت حال کو کنٹرول کرتے ہیں پھر کہ خطرہ خوف اور خوف والی قیفیت ہوتی ہے۔ جب خطرہ خوف اور خوف والی صورت حال ہوتی ہے تو یہ روز نامہ (Larval) میں قارئین کو سائنس کے مختلف معلومات بھی پہنچانی جاتی تھیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان کے سوالات کے جواب بھی دیے جاتے تھے اور انہم سوالات کے جوابات ”پھول“ میں شائع بھی کئے جاتے تھے تاکہ دوسرے پڑھنے والے بھی منفید ہو سکیں۔ اب یہ سلسلہ دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔ دلچسپ اور انہم سوالات کرنے کیا جائے گا۔ تمام سوال کرنے والوں کو جوابات انفرادی طور پر پذیریہ ڈاک بھی ارسال کیے جائیں گے۔ آئینیں مل جل کر سائنس یا یہی سوالات کے پتے پر ارسال کئے جائیں۔

سوال: آسانی تجھی (Lighting) کا سبب کیا ہے؟ عام کہا زیادہ خون پس کرنا شروع کر دیتا ہے (دھڑکن تیز ہو جاتی ہے) سائنس میں میلانا شروع ہو جاتا ہے جس سے زیادہ آئینیں جاتی ہے۔ عصلات خفت ہو جاتے ہیں اور ہمارے ہوشی و خواہ زیادہ حساس اور اڑاث ہو جاتے ہیں۔ جسم کی ایک مضبوط دلی ظاہر کرتا ہے کہ بھی گہرے پہلے چھپا اور درجہ حرارت میں کمی کی سبب یہ شدید ہوتا ہے اور باہلوں کی شکل انتہا کرتا ہے۔ زیادہ خود میں ہوتا ہے جس سے آواز میں تبدیلی آتی ہے۔ جواب نمبر 3 سال نمبر 2 کے جواب میں اس سوال کا جواب کے گاہوں کی طرح یا برف کے ڈالوں کی کھل انتہا کرتے ہیں اور کوشش قلل کے زیر اڑ میں کارخ کرتے ہیں۔

بخارات سے باہلوں کا بندہ اور بر قیانی چارخ ہوتا بھی یعنی طور پر جسم معلوم ہوا یعنی زیادہ خیال یہ ہے کہ بخارات اور پر طرف اٹھتے ہوئے گرم ہوتے ہیں اور ان کا اتری لیول زیادہ

”انجمن برائے تعلیم لاہور“ کے تعاون سے مندرجہ بالا عنوان کے تحت ایک سلسلہ کی ماہنگی پاہنامہ ”پھول“ میں جاری رہا۔ اس سلسلے میں قارئین کو سائنس کے مختلف معلومات بھی پہنچانی جاتی تھیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان کے سوالات کے جوابات ”پھول“ میں شائع بھی کئے جاتے تھے تاکہ دوسرے پڑھنے والے بھی منفید ہو سکیں۔ اب یہ سلسلہ دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔ دلچسپ اور انہم سوالات کرنے والوں میں سے ایک قاری کو پذریحہ قرعہ اندازی مانہنامہ ”پھول“ ایک سال کے لیے مقت ارسال کیا جائے گا۔ تمام سوال کرنے والوں کو جوابات انفرادی طور پر پذیریہ ڈاک بھی ارسال کیے جائیں گے۔ آئینیں مل جل کر سائنس یا یہی سوالات کے پتے پر ارسال کئے جائیں۔

ساجد افروز

- س نمبر 1: سردیوں میں منہ سے دھوائیں کیوں لکھتا ہے؟
س نمبر 2: روٹے وقت انہوں سے آنسو کیوں آتے ہیں؟
س نمبر 3: جب انسان ڈر جاتا ہے تو دل کی دھونکیں چیز کیوں ہو جاتی ہیں؟

جواب نمبر 1: سردیوں میں منہ سے دھوائیں دھائی دیتے ہیں وہ باہر والی ہوا سے مل کر مختبرے ہوتے ہوئے لکھیں ہوتے ہیں اور دھوائیں یا دل کی طرح نظر آتے ہیں۔

جواب نمبر 2: آنسو آنکھ کے ارگرد موجود غدوہ جنین (Lacrimal glands) کا بجا تاہے سے مسلسل آنکھ کے چڑے (Eyelid) پر گرتے ہیں اور پھر آنکھیں آنکھ کی پتلی پر پھیلا دیتا ہے جس سے آنکھ کی طرف روتی ہے اور بہت سی بیماریوں سے بچتی رہتی ہے۔ آنسو جب کسی وجہ سے زیادہ ہوں تو ہمیں پھر جھوٹیں ہوتے ہیں۔ آنسو عالم حالات میں آنکھ سے ہوتے ہوئے ناک کی طرف اور پھر ناک سے گل کی طرف بیتے رہتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں ہوتے ہوئے آنکھوں سے رخسار پر بھی بہت جاتے ہیں۔ زیادہ مقدار کی صورت میں گل کو بھی حاٹر کرتے ہیں جس کی وجہ سے آواز میں فرق پڑتا ہے۔

انسان میں دو اعصابی اقسام ہیں جو انسان کے تمام حصوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ ایک بیجا سماں پہنچانیکے (Parasympathetic) نامہ ستم اور دوسرا سماں پہنچانیکے نامہ پہلا ستم دماغ کے ان حصوں سے کنٹرول ہوتا ہے جو روزانہ کے غیر ارادی کام لئے اہم،

یہ سائنس کی دنیا



ہوتا ہے اور والے شدیدے بخارات سے یہ جب گمراہتے ہیں تو ان کے ایکثر ان الگ ہو جاتے ہیں اور باہلوں کی ٹھیکی بھی شامیل ہے۔ سوال: بیک ہوں کیسے وجود میں آتے ہیں اور کتنے عرصے تک کامن رہتے ہیں، کیا بیک ہوں سے زمین یا کسی بھی سیارے کو کوئی خطرہ ہو سکتا ہے؟ زمین کے نزدیک تین کوں سایہک ہوں ہے اور سب سے بڑا بیک ہوں کونا ہے؟ (سیدہ کائنات کا بیک ہو کا بیک ڈاکن ہو جاتا ہے کہ ٹھیک اور بشت چارخ کی ٹھیکی بیک نہیں ہو جاتے۔ اس میں ہالی کرٹ پیدا ہوئی ہے جو اگر زمین کا رکھ کرے اور اسے کم سے کم مزاحمت والا راستہ چائے وہ اور ہر سے گر جاتی ہے ہالی کرٹ بیکا ہی کرنی کرنی ہے۔ سفیدی اسکی بھی رنگ کا برقی راستے کے کوئی اعلق نہیں ہے بلکہ بالا عمارتوں کو عوام کا پہ کی ٹکرائی بھلی سے بچانے کا اختمام کیا جاتا ہے کرٹ کو کاپ کی بھی کم سے کم مزاحمت کے درست قرار ہم کرنی ہے ابھی تک اس کو Utilize نہیں کیا جاسکا کیونکہ اس میں بہت سے ہوں گل نیزتی ہیں۔



آپ کی پسندیدہ شخصیات کے آنکراف آپ کے پاس
شیر شخصیات کے آنکراف مالک اس کے بیویوں کا خوش ہے۔ ملے ہوں بھی اس کا بر دیکھا جائے گا۔ اب تک اس کے چالیں ہم شخصیات تک
مالک ملکیت ہے۔ اس کے بھی ملک اور کرکٹ ہوئے۔ ملے ہوئے اور اس شخصیات کے آنکراف ان کی تقدیر کے
لئے اپنے کپکا لے ساٹلریوں کیا ہے۔ آنکراف کا اس اپنے آنکراف کے پہنچاپ کر کرے گی۔ اس اپنے آنکراف
پسندیدہ شخصیت تاکہ ہم اس کے آنکراف مالک کے پہنچاپ کیں گے۔ یہ ہے جس کی بات۔

”پھول“ وہ کر دھاتا ہے۔۔۔۔ جو کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہوتا۔



آپ کی پہلی دلخواہ شخصیات کے آنکھوں کا لکھاں..... آپ کے پاس

جسٹس (ر) ناصرہ جاوید اقبال

پاکستان کی درود مند شہری

اُج کے بعد کل ایں قوم کے معمار ہی۔ ایضاً

سینی - اچی علیق رکی اور اچھا کردار بنائیں - انسانیت کامیاب

آپ کے قدم چھوٹے گی - آمین - نامہ (مال)

5/4/01

بچو! جان سے پیا، 2 گلے سوارے

بھارے ملکی جان، بھاری شان

عارفہ خالد پرویز خدا اب کو ر قدم ر خوش رکھے۔
ایم۔ فی۔ اے بخوبی سوچ داں رکھے۔

بخار حمل کر سکے -



ماهیجه سویل (گردند) بارگاه ۶۰۰م. شهر نزل ۱۰۰م. عارفه خالد ۵-۴-۱۱

ب۔ دھوں سے پہنچا نہ اور فرمی جنہیں یہ آرنس و نارک
تھا کہ اسے ڈ۔ یونکر، ہر صندوق میں اور ملبوس ہے جیسا کہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ افْعَالُ الرِّزْلِ بِهِ يَوْمَئِنْ

فرموده میل رئال که این مدت نهاد نیز داشته باشد
۱۳۹۷/۱/۲۰



"ناصر! اتنے سارے توٹ.....! کہاں سے لائے ہو اتنے توٹ.....؟" فلک نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اتنے توٹ دیکھے تو جھبٹ دروازہ بند کر دیا اور جلدی گھر کی کاپردہ درست کرنے لگی۔ "یہ روپے آپ کے ہیں.....؟" وہ اپنے شوہر ناصر سے رازداری سے پوچھنے لگی۔ ناصر روپوں کی گذی گنتے ہوئے بولا "کیا بچوں والی ناصر روپوں کی گذی گنتے ہوئے بولا"۔

بات کرنی ہو۔

پانچ ہزار میری تجواہ ہے پانچ ہزار اتنے توٹ نہیں ہوتے" ساتھ میں وہ سر بھی بلارہما تھا جیسے طور کرہا ہو کہ کہاں میں کہاں اتنے توٹ۔

"تو کیا بٹ صاحب نے دیئے ہیں.....؟" وہ جنت سے آنکھیں کھولے سوال کرنے لگی۔



”امانت کش اللہ کا دوست ہے“



"ہاں آج بٹ صاحب کے کسی عربی کی شادی تھی اس لئے وہ جلدی چلتے گئے۔ انہوں نے کہا تھا رات تک جتنی بھی آمد ہو جائے تمام قم لے کر گھر چل جانا، صبح میرے گھر آتا، مل کر منڈی چلیں گے وہاں سے پہل خرپڑ کر دکان کھولیں گے۔ کل انشاء اللہ پھل بھی پیچیں گے اور جوں اور ملک فیک کے لئے بھی پہل

"ای! ای! ابوکوبیس پکڑ کر لے گئی..... وہ جس دفتر میں گاڑی ہیں۔ مال رات کو جوڑی ہوئی پویں انہیں اگل کریں گے۔" ناصر تمام روپوں کو تجھے میں ڈال رہا تھا۔ "کل مجھے جلدی اخداد بنا بٹ صاحب کی پکڑ کر لے گئی ہے۔ تفہیش کے لئے۔" فلک کے بھائی کاظم نے گھر آ کر پیچرا سکی اکو سنا تھی۔ امانت انہیں پہنچانی ہے۔" وہ بولا۔

"یہ-- یہ امانت ہے۔" فلک نے اپنے ہاتھ میں پکڑی توٹ کی گذی کو پویں پیچکا جیسے اسے کرٹ کاہو۔ "جی محترمہ! یہ امانت ہے۔ تھمہیں کرنٹ کیوں لگا ہے؟"

فلک کمرے کے ایک کونے میں شال پیٹ کر بینچ گئی جیسے خود کو چھپا لیا ہو۔

"ابھی بچوں کی طرح کھیل رہی تھی توٹوں سے، اب چھوٹی مولیٰ بن کر بینچ گئی ہو، پیوں کو دیکھ کر منہ میں پانی تو نہیں آ گیا.....؟" یہ بٹ صاحب کی "امانت" ہے بی بی! دھیان رے رہنا۔" ناصر نے مذاق کیا۔

فلک تو دیوار سے سر لگائے، دیوار کی مانند خاموش ہو چکی تھی۔ وہ خلامیں جانے کیا دیکھ رہی تھی۔ ساکت و جامد سوچوں میں گم تھی۔ اس کے کامپتے ہوتوں میں

فلک یہ سب باقی سن رہی تھی۔ اس کا ذہن مائف ہو رہا تھا۔ وہ بچل قدموں کے ساتھ چلتی ای کے پاس آئی.....؟" ابوکوب آئیں گے؟ پویں انہیں چھوڑ دے گی تا.....؟ اس نے خالی ذہن سے

ای کے پاس ان سوالوں کے جواب نہیں تھے۔ وہ بھی دن رات مخت کرتی تھیں،

ان کے خاندان کی تجواہ کم تھی مگر حلال تھی اتنا ان کے لئے کافی تھا۔ وہ لوگوں کے کپڑوں پر

ستارہ لگا کر اتنی ہمدردی کے ذریعے دیگر اخراجات کو پورا کرتی تھیں۔

امانت

مظلوموں کی خطا میں بھی اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر اسے ان گناہوں کے سبب نار جنم میں پھیک دیا جائے گا، ایسا شخص ور تحقیقت مفلس ہو گا۔“

☆☆☆☆☆☆☆
 اس حدیث کو بارکتے کرتے قلک اپنے ماضی سے
 لوٹ آئی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے کرتے سوگی کر
 اسے بھی تمام عمر ایمانداری سے گزارنے کی توفیق
 دے۔ اس کی آنکھ لگکھ گئی۔ بھر کی اذان کی آواز سے
 اس کی آنکھ کھلی۔ اس نے خود بھی نماز پڑھی اور صارکو
 بھی اٹھا کر نماز پڑھ کر ناشہ کرے اور ”امامت“
 لے جا کر بیٹ صاحب کو دے آئے۔ اس دنیا کی ظلی
 آخرت کی ظلی سے بہتر ہے۔ آخرت میں مفلس
 ہونے سے بہتر ہے کہ انسان دنیا میں ظلی کی زندگی
 گزار لے۔

☆☆☆☆☆

در اصل فلک کے ابو جس وفتر میں گارڈ تھے، گذشتہ رات
دہاں کے شہر نے آ کر ان سے دروازے کا تالا
خوٹنے کو کہا۔ فیجیر کو علم تھا کہ آج دفتر میں کیش
ہے۔ فیجیر نے قم کھالا اور رکارڈ کویس میں الجھادیا۔
پولیس والے رشت لے چکے تھے۔ انہوں نے بچوں کو بتایا کہ
”ایک بار حضور ملی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاحبہ کرام سے
پوچھا ”کیا تم جانتے ہو کہ مغلول کون ہوتا ہے؟“
حکایت
تشریف سے ان کا ذاتی تو ازان بیکر گیا۔ پہنچ عرصہ قید
میں رکھنے کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا۔ مگر چند ماہ
بعد ذاتی تو ازان خراب ہونے کی وجہ سے ان کا
ایک بیکرنٹ جو گیا اور وہ اپنے خانہ حقیقی سے جاتے۔
اب ان کی پروش کا سارا بیوہ جن کی والدہ کے سر
پر تھا۔ انہوں نے اپنے بچوں کو یہی سمجھایا کہ پولیس
کی کامال کھایا ہوگا۔ کسی کو مارا ہوگا۔ میں ہر مظلوم کو
اس کی نیکوں میں سے حصہ دے دیجائے گا اور اگر اس
کی نیکیاں ختم ہو گیں اور لوگوں کے تقاضے باقی رہے تو



۱۷

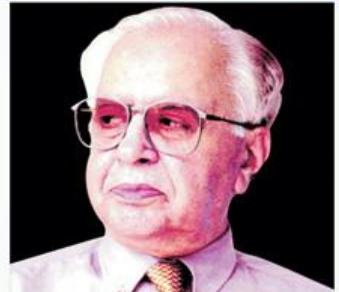
۳

پھل اور پھول، بادل، باراں، دھوپ اور چھاؤں، ڈائیٹ اور خوشبویں، انگل، طرح طرح کے رشتے شانت، کیا جگہ ہیں جانے۔ کن میرے پیارے رب نے مارے جس میں سب سے ندروں سب سے پیارا سب سے لذل، بس رشتہ کو عالیے رکھے اور سے کے لئے ۱۱

میری اکی جا دستواروں سے بھی پیاری !!
میری اکی اس دھری کے رنگوں سے بھی پیاری !!
بھی اسی لوڑی سی وی دھی پیاری !!
اس کا لپچ پیارا ہے، اس کا گھنکہ سوچنا سوچنا
اس کے باخصل میں ایسا اتنے سادھی بخوراک کھلائے
من ملوکیتی میں جائے۔ وہ اسی جانبے کسی موسم میں کیسا اس
میں پہنچوں، وہ تی دیکھے میرے کپڑے، میرے جوتے،
میرے برتن، صبر، بستے، میری ساری خوشیاں غیاب، میری
باں کے داگن میں ہیں۔
خوبیوں ایکو ایکو ایکو باں یعنی کسکے سچائے

میری ای بیاری ای تھی خود سے در کروں تھوڑیں روپی جاں
سگ چاؤں

یات کی کہ نظامی صاحب سے دو منٹ کے لئے مانا
ہے۔ نظامی صاحب کے پاس جانے سے قبل وقت
ضرور لینا پڑتا ہے کیونکہ وہ ایک انتہا اور مصروف
نماں ہیں۔ میں نے پی۔ اے صاحب سے اپنا
تعارف کروایا انہوں نے نظامی صاحب کو بتایا کہ
ساماجہ خیف ملتا چاہتی ہیں۔ خواتین کی عزت و
حرام کی کہ نظامی صاحب کا وصف ہے۔ انہوں نے
مجھے فراہم کیا۔ خوب صورت اور خوب سیرت انسان
نظامی صاحب کو میں نے ایوارڈ کی میکار کیا دی۔ اس
کے ساتھ انہوں نے اپنے عمرے کا ذکر بھی کیا اس
سال بھی ماشال اللہ انہوں نے عمر کی میعادت حاصل
کی ہے۔ ریزہ یعنی کا یہ چوتھی ماں عمرہ تھا۔ مجھے
لے۔



گوہر نایاب

مjid نظامی صاحب

”چابر سلطان کے سامنے کلر حق“ کہنے والے حیدر نقائی مرحوم اور ان کے بعد جناب مجید نقائی نے صفات میں جس عزم و استقلال اور حراثت کا مظاہرہ کیا ہے اس کا منہ بولتا شہوت مجید نقائی صاحب کی خدمت میں شعبہ صفات میں لاکف نائم اچھومنٹ الیارڈ صدر پاکستان نے خود پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نقائی صاحب کو اس طرح اختیمت عطا فرمائے رکھے۔ وہ ہمارے ملک میں ایک ”گوہر نایاب“ ہیں۔ وہ ایک ساید دار شیر ہیں۔

2 اپریل کو میں نظر چیک کروائے مال روڈ پر کی تو
میرے قدم نواۓ وقت رُک گئے۔ اس سے قبل
نظامی صاحب کے لیے صاحب سے میں نے

2011/๕



A composite image featuring a black and white portrait of Saeed Aasi on the left and his signature logo, which consists of the Persian word "پیشگو" (Pishgo) above an oval containing the Persian name "سعید آسی" (Saeed Aasi), on the right.

امراض کی تضییغ اور علاج کا بھی مرکز ہے اور ان امراض کا علاج تو بالکل مختلف ہوتا ہے جس کے لئے پرچی فیض بھی مقرر نہیں کی گئی۔ دو شفشوں میں روایتی سترکروں لوگ اپنا بھرم قائم رکھتے ہوئے اور عزت کے ساتھ علاج معاپیکر سہوتوں سے مستیند ہو کر دنی راحت و سکون پا جاتے ہیں اور مطمئن ہو کر جانے والے ان لوگوں کی دعاؤں کا یقینی شر کے بھروسے اُنی کیسر بنیتن میں "ہمت ٹرست" کی بھی بنیاد پر گئی ہے جس کا نیت و رک اس وقت پورے ملک میں پھیل چکا ہے۔

پشاور میں پہنچ سال قل ہمت نے بچوں کو زیر تربیت کی
علمیں سے آ راست کرنے کا بیڑہ اخالیہ، ابتدی ایک گلزار
پر اخالیہ میں اس کی ترقیاتی مسجد کے مولوی نے اداۃ
شیخیت پر فتوحی دینا شروع کر دیا کہ اپنی بچوں کو ان
بچا بیوں کے پاس مت بھجوگی۔ ایڈیشن الائین بنادیں گے
اور اغا کر کے لے جائیں گے۔ اے باحل میں پرانی
جگہ پر قدم جانا مشکل ہی نہیں نامن کی تھا مگر ہم
ٹرست نے ہمت نہ باری اور نہ زیریں تحقیق برداشت
کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھا، آج یہی گلزار اخالیہ
مکانوں کی وجہ سے اس کا کام چکی چکا ہے اور ہمت ٹرست
کے مشتملین کے لئے اس سے زیادہ راحت و مکون کی اور
کیا باتوں ہو گی کہان کے خلاف فتوحی جاری کرنے والے
مولوی کی ایمی پاچ چینی آج اداوارے میں مفت اور
معماری علمیں حاصل کر کے جو بھی بچوں کی طبق مکن جائیں
ہیں۔ اس ادارے نے مستحق اور دین بیٹھے بچوں کا پوری
رازداری کے ساتھ ماہش و نظیف بھی رکھا ہے اور کوشش
کی جائی ہے کہ ان بچوں اور ان کے والدین کی عنزت
لشکری کی محروم شد ہوئے پاۓ، یعنی اداوارے اب بے
ویلے غلط خدا کی ایجادیوں میں جا رکھنے میں خلک
راش کی تقدیم اور اجتماعی قربانی کا اہمانتی آئی
چاہا گئی، لیکن انسانیت سکیلیاں بھری، کہ اب تھی اپنی
جذبہ ہمارے حکمرانوں اور دھن دلات کے ڈھیر کا نے
کے لئے وہاں موجود ہوتا ہے۔ اگر لفڑا انسانیت کا ایسا
جذبہ ہمارے حکمرانوں اور دھن دلات کے ڈھیر کا نے
وابے پر بخوبی خلیش و درسرے برقرار انسانوں میں بھی پیدا ہو
جائے تو ہماری دھرتی بھلا انسانی دھکوں کی آجائگا کہ یہ
میں رہے؟ لوگوں کی ایسا لایچ کے ایران انسانوں عاقبت سورانے
کی کل کرنی چاہے شادیاں لا ہوں جسے چاہ کر ہمت ٹرست کا
مشابہ کر آؤ اور پھر خود بھی اسی ہمت پیدا کرو، میں اس
زندگی کا حاصل ہے ورنہ تو.....

سب مال دھرا رہے جائے گا
جب لاد چلے گا بچا رہے
(بکریہ "رواہ وفات" لاہور۔ 18 ابریل 2011)

فرمان بیٹوں اور اپنے علاقے کے اصحاب ثروت کی
معاونت سے محمدی آئی کیسری سترے شروع کر کے "ہمت
ٹرست" کی نگل میں اعلیٰ پائے کے قلعی اداروں سیست
فلوج انسانیت کے بے لوٹ ادارے پرے ملک میں
کوئی شایستہ نظر نہیں۔ یعنی بچوں کی خدمت
شہزادوں اور دوسرا سے طاف پر اکتا ہے یا بے زاری کا
کوئی شایستہ نظر نہیں۔ یعنی بچوں کی خدمت
تہسک تھی کہ اس کا سارا پاس جید پر تین مشینی اور پیغمبر
میکننا لوچی کے ذریعے طے کیا جاتا ہے جس میں کسی غلطی
کی کوئی تھیں نہیں بھی رہتی۔ بچوں کی خدمت
اپنی سیست سارا علاج بھی وہیں پیاس پر ٹوٹی خچے
لکھنا آتا ہے۔ صرف 30 روپے پر بچی بچوں کے سوتیں
سرکاری بچپناوں سے بھی آگے گی۔ علاج بھی بچپناوں
سے بھی زیادہ اعتماد کا اور خرچ نام نہاد فری شاخانوں
سے بھی کم۔ اس نیشنل ائرنڈنڈیشنر آئی کیسری نیشنر میں
داخل ہوئے ہی سامنے دیوار پر آپریزاں پلے کارڈر پر یہ
قرقرہ کر کر روح تک سمجھا جائی کہ تباہی خلیق جانی کے سفید
پوش کا بھرم قائم رکھنا ہی ہمارا پاؤں کو ہے۔ ڈاکٹر اسد
السلام بھی خدمت خلق کے اس چندے کے معرف ہو کر
محمدی آئی کیسری ستریٹری سپریت قول رکھ کر ہیں جہاں
چیدجہ ترین نیشنری سے آکھیں شیش ہیں نہیں کی
چائمیں، اسی 30 روپے والی بچی پر بھی اور ہمارے بھی
اعتمادی کا یہ عالم تھا کہ اندر کے تھے جوکی اور
کوئی شخص سرکاری نیشنری اور امامدی کی پکوں میں تقاضی اور
امدادی اشیاء فراہم کرنے کو تیار نہیں تھے۔ ان پر بے
اعتمادی کا کام اندھے تھے جوکی اور ہمارے بھی
قوسے میں سے تھے ایذا میں اسے تھے جوکی اور
وقتی بھل پہنچانی کا باعث بن رہے تھے تکریش باغ کے
محمدی آئی کیسری ستریٹ اور ہمت ٹرست کے سامنے طلاقے
کے لوگ بغیر کسی امدادی کی پکے کی قیام اور بغیر کسی ایک
کے امدادی سامان کے ذمہ ہر لگائے جا رہے تھے۔ چندی
ساعتوں میں امدادی سامان کے 80 روپے گئے۔ اس
ادوارے پر لوگوں کا کیسا اندھا اعتماد تھا کہ ہمت ٹرست
میں وہ لوگ کی کوشش کر رہا تھا کہ اس ادارے کو فائدہ ملے
کی انتظامیہ بھتاں اس نیشنری میں پڑنے سے گزر کر کی
کہاں کہاں سے ہو رہی ہے کہ مجھے مالیتی کا سامان کتنا
چلے آتے۔ امدادی کیپوں سے اپنے گھر بھرئے اور
خوب پر لیلیں نہیں لگتے دیں۔ شفقت جو خود مطمئن تھے کہ تائید
ایزو دی حاصل ہو جاتی ہے۔ بھی کسی ضرورت، کسی
محبوبی، کسی کھتی کا لحاظ نہیں آیا۔ میں نے بیت
ذرجا کر شادا باغ کے محمدی آئی کیسری ستریٹ کا خود مشاہدہ
کر کے دیکھئے۔ یہ جملے دے وسلے میں حق اور سفید پاؤں
لوگوں کلکھتی تھیں، دل کے امراض سیست دیگر جملے
کسی نہیں تھیں، بھی، دل کے امراض سیست بھی ہوئی۔ اسے آگھوں

خدمتِ خلق کا کیا چند بے ان میں، عقل دنگ رہ گئی۔
وہی انسانیت کی بہبود و پھالتی میں اتنا لوث ہوتا کہ
کسی حکومتی یا غیر حکومتی تعاون کی امداد کی صدقۃ،
فطرے از کوکہ تحریات پر ٹککے بغیر کارخیں میں رہتا
اور ایک جھوٹ سے علاج کو پورے ملک اور ملک کی
حدود کو پھالتی ہوئی۔ بہبود انسانیت کی نادری مثال ہنا دینا،
بکری دیکھنا سنا۔

جو کار نامہ بھاشیش اور مطمئن و مروج پڑے والے
شاد باغ لاہور کے بزرگ محترمین جو خوب نے اپنے تائیں
فرمان بیٹوں اور اداعنے علاقے کے اصحاب ثروت کی
معاونت سے محروم آئیں یعنی سترے شروع کر کے ”بہت
ثرست“ کی شکل میں اعلیٰ پاآے کے قطعی اداروں سیست
فلک اح انسانیت کے لیے لوٹ ادارے پورے ملک میں
پھیلایا کرو انہیں کسی سرکاری یا بیرونی شخص نہیں گکے بغیر
خوش اسلوبی سے چلا کر سراجِ حرام دیا ہے مجھے کامل یقین
ہے کہ سرکاری طاقت و اختیار اور بے پناہ و سماں استعمال
کر کے بھی نہ ایسا کار نامہ سراجِ حرام دیا جاسکتا ہے نہ عوام کا
اندھا اعتماد و حصال کیا جاسکتا ہے۔

ذرا اعتماد کا عالم دیکھئے 2005ء کے شامی علاقہ جات کے قیامت خرچ نازل اور پھر گزشتہ سال کے سیالاب کی ملک کی رہتا کاریوں میں حکماں اور ان کی طبقی تینیموں کو دھنکا جا رہا تھا۔ مہاشین کی بھائی کے لئے نگرانہ کوئی شخص سرکاری فنڈ اور امدادی کیپوں میں نقدی اور امدادی اشیاء فراہم کرنے کو تیار نہیں تھا۔ ان پر بے اعتماد کیا ہے یا علم تھا کہ اندر سے بھی اور باہر سے بھی کوئی سل رے تھے اور اسات لگ رہے تھے جو ملکی اور قومی چک چنانی کا باعث بن رہے تھے مگر شادباغ کے محترم آئی کیسری سٹر اور ہتھڑت کے سامنے علاقہ کے لوگ بغیر کی امدادی کیپ کے قیام اور بغیر کی ایجل کے امدادی سامان کے ذمہ رکائے جا رہے تھے۔ چندی سعتوں میں امدادی سامان کے 80 ٹرک بھر گئے۔ اس ادارے پر لوگوں کا چکیرہ امنا ہوا تھا کہ ہتھڑت کی انتظامیہ چنانی اس بھیڑے میں پڑنے سے گیر کر کی اتنا ہی لوگ امدادی سامان لا دلا کر ان کی طرف کھینچے چلے آتے۔ امدادی کیپوں سے اپنے گھر بھر گئے اور کار و بارچا کرنے والوں کو اس راحت و سکون کا ادراک نہیں ہو سکا جو شفیق جنوبی اور ان کا یا عملی میتوں کے سرو و سکور پھر وہ پر آج بھی دیکھا جاستا ہے۔

ذرا جا کر شادباغ کے محترم آئی کیسری سٹر کا خود منشدہ کر کے دیکھئے۔ یہ چکرے و سیلے سُقُن اور سفید پوش لوگوں کا لکھنی تھی راحت کا باعث یہ ہوئی۔ آگے کھوں



سائنس کی دنیا

سوال

نام عمر
مکمل پڑھیں

جوہات کوئز کی دنیا

.....	3.....	2.....	1.....
.....	5.....	4.....	
.....	نام.....
.....	مکمل پڑھ
.....	تاریخ.....

تصویر

پھول فورم

..... شاغل
..... تحقیقی کے ارادے
..... ”چھوٹ“ نے آپ میں کیا تدبیح پیدا کی
..... کامل پڑھ۔
..... تاریخ
..... دستخط
.....

- ہر سلسلے کیلئے اگلے کوئین پر کرتا اور جو کوئین میں نام مکمل پڑے لکھنا ضرور ہے۔ فون ٹبرکلسٹس ضروری نہیں۔
 - ایڈیشن چیخا کی بھائی کو بھترنے کا سلسلہ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔
 - کوئین ہر ماہ کی 10 تاریخ تک مل جانے چاہئے ورنہ قرعہ اندازی میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔
 - جو باتاں کیلئے کوئین پر جگہ کم ہو تو اگلے سلسلے استعمال کیا جاسکتا ہے ایک کوئین بن ہم اور یہ بجاؤانا ضروری نہیں۔

جوہات زندہ کہانی

-1
-2
-3
نام
کمل

-3-
نام عمر
مکمل پنجہ
دستخط تاریخ

صفحہ بتائیے

یہ جیں صفات کے نام:

زبردست جملہ

..... نام عمر مکمل پیشگفتاری

جوابات دارالسلام کوئن



کیم می۔ مزدوروں کا عالی یون



”عہنت کش اللہ کا دوست ہے“



گرم صالی

ترکیب

چینی پھنڈی زخم ہوتی چائیں۔ انہی طرخ سے صاف کر لیا جائے اور پھر یانی میں ڈالیا جائے اس کے بعد پانی میں سے خالی کر جائیں ایک بڑی میں ڈالیں اور ان میں تکہ، رائی اور بلدی کی مادوی جائے اور پھر ان تک کوچک اچھی طرخ سے بالا جائے۔ اس کے بعد تو اس کی مصالوں پر اپنی مصالوں پر اچار بنا دیں۔ تین چاروں ٹکے اسی طرخ پر اور نہیں۔ نہایت ہی حمہ اور ذائقہ وار اچار بنا دیں۔ ٹکوٹ کلیں اور حسب خواہ استعمال کریں۔

اچار پھنڈی تو روی



اجزاء	
ایک پاؤ	چینی تو روی
ایک جانے چیج	زیب
2	کیم
چانے چیج	رائی کا غوف
2	سرخ مرغ
چانے چیج	رائی کا تحل
چانل چانے چیج	بلدی
2	ترکیب

سب سے پہلے چینی تو روی کے اپو والا حصہ کات لیا جائے اور اس میں ایک لامسا جی اویں آئیں کوئی تدریج پاپ دیں کہ اچھی طرخ سے نہ چھوڑ جائیں۔ اسے گودا کاکل دیا جائے اور اس میں تکہ ٹال دیا جائے۔ تکہ کر کر کے اس پر سے پھنڈی اسے ڈال دیا جائے اور اس میں آئی کا گوا شامیں کر لیا جائے۔ چینی تو رویوں میں جیسا جیرو ایسا جیسا جیاں یہ گوا بھر دیا جائے۔ اب ان بھری ہوئی چینی تو رویوں کو مرچان میں ڈال دیا جائے اور اسی قیمت پر چینی تو رویوں کو اس کے اوپر ڈال دیا جائے۔ ایک بندی یہ ہے تین اور نیمیات مدد و معاشرے دار اچار را تھال کر کر کھے جیں۔

چندلر کا اچار

تمام مصالوں کا اچھی طرخ سے پھنڈی کا ہم ملا دیا جائے اور پھر آٹوں کاٹ لیں پھر سارا حصہ اچھی طرخ سے کاکر پھنس ٹکھے کے لئے رکھ دیں۔ ایک کڑا ہی میں کوچک آٹکی گرم کریں۔ پھر اس میں چندلر کا مصالہ ڈال کر سیاہ کریں۔ آج ہمکی کردیں۔ جب کوچک آٹکی ڈھنڈھا بوجا کر مکر کر کر کے اس پر سے ٹال دیا جائے اور پھر سرکہ میں ٹال کر جوش دیں۔ پھر شفشا تو مصالوں کے ہوئے آٹم اسی دیں۔ لکھا سا ہون کر اسراز میں۔ خوب شفشا ہونے دیں پھر مرچان میں بند کر کے نہیں۔

نوٹ اچار کو اگر زیاد دن تک ٹھوٹ کھانا بولو تو کڑی کا چیچی استعمال کریں۔

بھی بھی بچا بولو اچار کے مرچان میں وائس نہیں۔

گلیاچی اچار میں بھی نہیں۔

کبھی کبھی سس رکھ دیں۔

اچار اثرہ

\$. DOLLAR

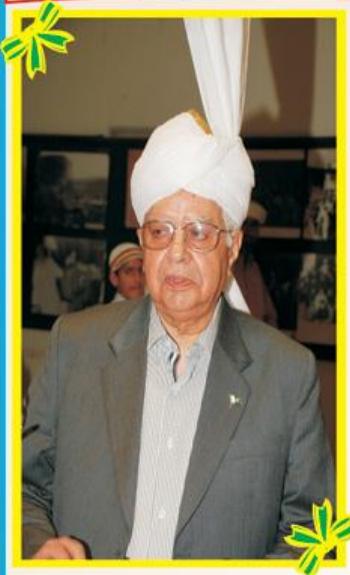


Glue Stic™

quick & easy pasting...



مجید نظامی نظریہ پاکستان کے محافظ اور حق گوئی کارروشن مینار ہیں، کارکنان تحریک پاکستان



ہوا ہے۔ ہم پاکستان کو قائد اور اقبال کا پاکستان دیکھنا چاہتے ہیں، ایک اسلامی جمہوری فلاحی پاکستان، جہاں غربیہ کو روپی، پڑا، مکان ملے۔

میرا یاد چالی کے سنت بات ہر قیمت پر کشی چاہیے۔ میری اللہ تعالیٰ سے بھی دعا ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں، پرو یونیورسٹ کا مقابلہ کیا، خیاء اُن کا مقابلہ کیا، اور تو اور نواز شریف کا بھی کیا۔ نوائے وقت اخبار کے حالات نہایت ناگفتہ ہے۔ میں آج 83 سال کا ہوں۔ میں نے ابوبخان کا مقابلہ کیا۔

جاہر سلطان کے سامنے کلامِ حق کہنا نوائے وقت کی

میں علامہ اقبال کے سامنے کلامِ حق کہنا نوائے وقت کی شروع سے تی پالیسی رہی ہے۔ حمید نظامی درویش آدمی

تھا جو کچھ دل میں آتا وہ کہہ دیتے تھے۔ حمید نظامی کی

خوبیاں حمید نظامی میں بھی بدوجہ کام موجود ہیں۔ یہ ہمارا اٹاٹھ ہیں۔ ان کی قدر

کیجئے۔ یہ ایک ہی رہبے اسے کوئی نہیں خردید سکتا۔ اس پر

حضور اکرم ناظمی کا سایہ ہے۔

ان میں عبود اکساری ہے۔

ان میں اسلامی تحریک موجود ہے۔

بے۔ محترم حمید نظامی سلسلہ نوکو

قیام پاکستان کے مقابلہ کرنے کی جو

چد و چد کر رہے ہیں وہ انشاء

الله پر شرمندراہ ہوئی اور ایک

تحریک پاکستان کے کارکنوں نے جناب مجید نظامی کی ملی، قومی و دینی و صاحبی خدمات پر اخبار سپاس کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ نظریہ پاکستان کے محافظ اور حق گوئی کا جمہوری فلاحی ملکت بنانے میں کامیاب ہوا ہے۔ گھر روز میں ہمارے بیرون یا وہ مقام کے ساتھ اور علم محمد اقبال کے سچے انجمن میں ہمارے بیرون یا وہ مقام کے ساتھ اور علم محمد اقبال کے سچے عزائم کو بے نقاب کرتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر اہل وطن کے لوگوں کو حوصلہ لاتا ہے اور قلم کی حصت و حرمت پر ان کا یقین پختہ رہ جاتا ہے۔ ان خیالات کا الہاما انہوں نے ایوان کارکنان تحریک پاکستان لاہور میں جناب مجید نظامی کے اعزاز میں منعقدہ ایک تقریب میں کیا۔ منہ کا اعتمام کارکنان تحریک پاکستان نے کیا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن حیثیم، نعمت رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قوی ترانے سے ہوا۔ تلاوت کی سعادت مولانا محمد شفیع جوش نے حاصل کی جبکہ بارگاہ رسالت مابعد میں ہدیہ نعمت ممتاز نعمت خواں الحاج اختر حسین فرشتی نے پیش کیا۔ تقریب کے دوران حمید نظامی پاکستان کے سعیر ترین کارکن کریم (ر) احمد حسین سید نے کارکنان تحریک پاکستان کی جانب سے جناب مجید نظامی کو اخبار سپاس کے طور پر یادگاری شاندار پیش کی۔

کریم (ر) احمد حسین سید نے اپنے خطاب میں کہا کہ

میں علامہ اقبال کے محتوی فرزند برادر عزیز حمید نظامی کو اے پی این اس کی طرف سے لاکھ نام اعتماد

ایوارڈ ملنے پر بہار کیا جیسے کہ تھا ہوں۔ حمید نظامی مر جمیں اسلامیہ کائن میں فرشت ایکر کے طالب علم تھے۔

جاہر سلطان کے سامنے کلامِ حق کہنا نوائے وقت کی

میں عبود اکساری ہے۔ حمید نظامی درویش آدمی

زندگی اس نے نہیں دی کہ میں کوئی سمجھو کر لوں یا

بازیں کر لیں۔ میں نے اپنے آپ کو کشید لیئے وقت کیا

انداز ہیں۔ ان کی قدر

کیجئے۔ یہ ایک ہی رہبے اسے کوئی نہیں خردید سکتا۔ اس پر

حضور اکرم ناظمی کا سایہ ہے۔

ان میں عبود اکساری ہے۔

ان میں اسلامی تحریک موجود ہے۔

بے۔ محترم حمید نظامی سلسلہ نوکو

قیام پاکستان کے مقابلہ کرنے کی جو

چد و چد کر رہے ہیں وہ انشاء

الله پر شرمندراہ ہوئی اور ایک

مجید نظامی پر حضور اکرم ناظمی کا سایہ ہے، کریم (ر) احمد حسین سید



بزرگ کارکن تحریک پاکستان کریم (ر) احمد حسین سید جناب مجید نظامی کو اخبار سپاس پیش کر رہے ہیں



جاتب مجید نظامی کی تقریب ائمہار سپس سے (داکیں سے ہائی) صاحبزادہ سلطان احمدی، کلر (ر) پیر سید قائم اللہ شاہ، حضرت پیر سید محمد کبریلی شاہ، پروفیسر ڈاکٹر میر خالدہ میر الدین چھاتی، ڈاکٹر ایم اے صوفی اور پروفیسر ہمایوس احسان خان چھٹیں پیش کر رہے ہیں

بجاۓ خبردار رہنا پسند کیا ہے۔ خدا انہیں صحت اور لمحہ عمر پیچھے چڑھنے ہوئے ایسے ہیرے پیدا کیے۔ فرمائے جنہوں نے کہا کہ جاتب مجید نظامی عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ جاتب مجید نظامی نے سابق رکن قوی ایسیلی تینگ مہماز ریفع نے ائمہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں نظامی صاحب کی خدمت میں پروفیسر ڈاکٹر پروین خان نے کہا کہ میں نظامی صاحب پیغمبر کہنا چاہوں گی تاموس رسالت آب ڈیٹھ میں نمایاں خدمات سرجنام دی ہیں۔ جو ہماری زندگی کا روشنی باب ہیں۔

ہمارے سرکری سائبان جیسا ہے زمیں پرہ کرچی وہ آسان جیسا ہے وہ ہرڑا گر پر سدا مرکز نگاہ دیتا ہے۔ عزیت اللہ شاہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ بطور طالب علم لوگ کتابیں پڑھتے ہیں لیکن میں جاتب مجید نظامی کو پڑھتا رہا۔ میری دعا ہے کہ اللہ اس ملک میں لاہوں مجید نظامی پیدا کر دے تاکہ ہمارے تکمیل کا مستقبل سفر رکے۔

خطاب میں کہا کہ میں اس سرزی میں کی نمائندگی کرتا ہوں جو پاکستان کی شرکت ہے۔ آج قاکما عظیم اور عالمگیر نظریہ پاکستان ٹرست کے سکریٹری شاہد بریشد کے ہاتھ میں کہا کہ میں کشمیری رہنمای مفتی مولانا محمد شفیع جو شیخ جنگ نے اپنے خاتون اور نبیوں کو خانوادہ حضرت سلطان یا ہو صاحبزادہ سلطان احمد علی نے ائمہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جاتب مجید نظامی اور ان کے چانے والوں کو مبارک ہو، مرا غائب کی اس دعا کے ساتھ چک

تم سلامت رو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پنجاں ہزار پروفیسر ڈاکٹر خالدہ میر الدین چھاتی نے کہا کہ مجید نظامی کا قلم ڈنڈے کی طرح پاکستان کے شہروں کو ہر انساں کے رکھتا ہے اور ان کا قلم ان کے باٹھ میں ہے جو کہتا رہے گا کہ جا گتے رہو، سملانو! جا گتے رہو۔ یہ عزیت سلامت رہے اور اسی طرح آپ کام کرتے رہیں۔

متاز مسلم لیلی رضیہ اور نظریہ پاکستان ٹرست کے بوڑھے آف گورنر زکر کرن میاں فاروق الطاف نے کہا کہ میں جاتب مجید نظامی کو لاکنٹ نام اچیومنٹ ایوارڈ میٹ پر کہ مجید نظامی صاحب نے اپنی ساری زندگی خود داری پاکستان کے سرگرم کارکنوں میں سے ہیں۔ شہید ملت خان لیاقت علی خان نے اپنی اعزازی تکویر اور جماعتی عرصے فرمائے اور یہ متن اسی طرح چاری و ساری رہے۔

تھریک پاکستان کے سرگرم کارکن

پروفیسر ڈاکٹر ایم اے صوفی نے

کہا کہ میں اس ماں کے بارے

میں سوچ رہا تھا جس نے اپنیں

ایسا سلیقہ کرندی کیھا ہے تو اس

موقع ہمہ ان کے ماں پا کو بھی

خان چھٹیں پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مجید نظامی صاحب کو

صحت اور لمحہ عمر اور اسکے والدین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چوتھی زندگی اس لئے نہیں دی کہ میں کوئی سمجھوتہ یا بارگین کرلوں۔
میں نے خود کو پاکستان اور کشمیر کے لئے وقف کیا ہوا ہے

دعائے کہ میں جب تک زندہ ہوں، جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق لکھتا اور کہتا ہوں: مجید نظامی

انہوں نے کہا کہ یہ ایوان تھریک پاکستان کے کارکنان کا

معروف و اہر قانون دان پروفیسر ہمایوس احسان نے کہا

گھوارہ ہے اور جاتب مجید نظامی صاحب بھی تھریک

کے میڈیا کارکنوں میں سے ہیں۔ شہید ملت

پاکستان کے سرگرم کارکنوں میں سے ہیں۔ شہید ملت

کے ساتھ خودی میں ڈوب کر گزاری ہے۔ ہر نظم کے

پاکستان کی سند ہی۔ تھریک

پاکستان کے کارکنوں کا اعتراف

خدمت ان کی کوششوں سے شروع

ہوا اور اب تک تھریک پاکستان

کے ایک ہزار سے زائد کارکنوں کا

اعتراف خدمت کر کے اپنیں گولہ

میڈل دیئے جا چکے ہیں۔ تھریک

کے اقتام پر حضرت پیر سید محمد کبریل

علی شاہ نے پاکستان کے انتظام و

ترقی جاتب مجید نظامی کی صحت و

تمنی دوڑی اسکے لئے دعا

کروائی۔



جاتب مجید نظامی میاں فاروق الطاف، پروفیسر ہمایوس احسان، پروفیسر ڈاکٹر فتح احمد، مفتاح ایش، شاہد بریشد، ڈاکٹر پروین خان اور تکمیلہ زندگی کے سبھرے کروائی۔

بaba سلام

دزار سلام
کی
شاہ کار
پیشش



بچوں کے لیے کمپیوٹر ائرڈر تعلیمی سلسلہ
الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے دینی اور دنیوی تعلیم ایک ساتھ



ہر گھر ہر سکول کی ضرورت، بچوں کے لیے قرآنی ٹیپوٹ



بaba سلام : وجد آفرین تلاوتِ قرآن مجید سننے اور تجوید و قرات سکھنے کے لیے

بaba سلام : حفظ قرآن کے جدید ترین اور سائنسی طریقوں سے آگاہی کے لیے

بaba سلام : بچوں کو اسلامی آداب سکھانے کے لیے

بaba سلام : مسنون نماز، اذکار اور دعائیں یاد کرنے کے لیے

بaba سلام : سکولوں اور دینی مدارس کے طلباء طالبات کے لیے

بaba سلام : جوانوں، بوڑھوں اور خواتین کے لیے بھی یکساں مفید

051-2281513 F-8 مرکز اسلام آباد

042-37324034 لاہور لور مال

دارالسلام

کتاب و نشرت کی اشاعت کا عالی ادارہ

info@darussalampk.com

www.darussalam.com.pk

042-35692610-11 لاہور بلاک گول کرشنل مارکیٹ، دکان: 2 ڈنپس

021-4393936 لاہور اردو بازار کراچی طارق روڈ

042-37120054

پیش بینی از نیزه کنند
پیش بینی از نیزه کنند
پیش بینی از نیزه کنند

مُنشي شمس الدین اعجاز رم

خطاطی کے باکمال استاد، نقاد اور فن خطاطی کے پرجوش مبلغ تھے

مش الدین اعجاز قم نے خود ایسی رباء عیات بھیت شاعر لکھیں جس میں کشش اور اڑاؤں کا زیادہ استعمال کیا تاکہ اہل فتن ان کی زیادہ سے زیادہ مشن کر کے کمال فتن حاصل کر سیں اور یوں آج تک تسلیق کی مشن کرنے والے ان رباء عیات و قطعات کی مشن کر کے اپنے فتن میں کمال حاصل کرنے کی کوششیں کرتے

ان کی تحریر کردہ فن خطاطی پر کتابیں آج بھی راہنمائی کرتی نظر آتی ہیں وہ ایک ممتاز شاعر بھی تھے۔ انہوں نے خطاطی کے اصول پر نظم بھی کی

نتیجے میں آج ہمارا ملک علوم و فنون میں اس طرح پچھے چوکنے کا دل دینا اعجاز قبایکمال شاعر بھی تھے اس لئے انہوں نے ایک ایسی طویل نظم لکھی کہ جس میں ایک ایک حرفا کے اصول و قواعد شاعری میں لکھے ہیں جو کہ نہایت دلچسپ اور اعلیٰ درجے کی ہے۔ انہوں نے اپنی کتابوں میں روشنائیوں کے بنانے کے طریقے اور بہت سے رسم و اخروط کی تصریحات لکھیں۔ چونکہ یا کستان میں علم و فن کی جانشی والوں کی تعداد زیادہ

پھول پچا! بر صحیر پاک و ہند میں ایسے یاکمال
خطاط گزرے ہیں جو ہمیشہ فن خطاطی کی تاریخ میں
روشن ستاروں کی طرح بجگرتے رہیں گے۔ انہیں آج
بھی دنیا بھر میں ایک استاد کی حیثیت حاصل ہے اور
ان کے فن شاپکار دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈالتے
رہیں گے۔ انہی بکمال استادوں میں مشی شمس الدین
اعجاز قزم بھی شامل تھے۔ اعجاز قزم کا وطن لکھنؤ تھا اور وہ
مولانا عبدالحیم شمر کے معاصر تھے اور نسبیت خط کے
نہایت ماہر استاد تھے۔ آپ کی خطاطی میں آئے کا
واحہ بڑا دلچسپ ہے۔ استاد میں وہ بے پرواہ تھے اور
سکول کے زمانے میں کوئی بہتر خط نہیں تھا۔ عام طور پر
سکول کے استاذوں ان سے ناراض رہتے تھے۔ ایک
دن ان کے ایک استاد نے ازدواج مذاق کہا کہ ”گلنا ہے
کہ تمہارا خط خطاٹی کا ٹھکار ہے۔“ مشی صاحب نے
اس بات کو بہت محسوس کیا اور خطاطی کے فن پر پھر پور
تجدد دینے کے لئے مشی باہر علی خوشنوشیں کے ہاں جا
پہنچ۔ مشی صاحب نے شمس الدین کو کچھ لکھنے کے
لئے کہا۔ جب شمس الدین نے لکھا تو مشی صاحب نے
سکر کتے ہوئے فرمایا کہ ”میاں! اچھے تو تربیت دینے
کا کوئی انکار نہیں ہے گریٹ ایمپریسٹ بھی بھی اس میدان میں
آگے نہ بڑھ سکا۔“ اس بات کوں کرشم شمس الدین نے
بر جست کہا ”کہا! آپ راجہنگہ فرمائیں میں اپنی پوری
سمیت لگا دوں گا۔“

پیارے بچو! اس دن کے بعد اغا زر قم نے دن رات ایک کردیا اور صرف ایک سال کے مختصر عرصے میں ان کی تحریر میں ایسا خوبصورت انداز پیدا ہوا کہ مدرسہ کے اساتذہ اور دیگر لوگ جیت زدہ رہ گئے۔ انہیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ تحریر یہش الدین کی ہے۔ شہر الدین نے اتنی محنت کی کہ آخر تک اس کے استاد

صاحب نے انہیں "اعجاز قم" کا خطاب دیا۔
 میش الدین اعجاز قم نے کثرت محنت سے وہ مقام
 حاصل کیا کہ ہر طرف سے تقاضہ ہونے لگا کہ وہ خطاہی
 کی تربیت کے لئے ابتدائی تواعد اور فن پاروں پر مشتمل
 کتابیں تحریر کریں۔ اور یوں مثیل اعجاز قم نے خطاہی
 پر جو کتابیں لکھیں ان میں تحریر شدہ مرقع نگاریں
 مکمل درست ریاضتیں برم پر یوں اور اعجاز قم شامل ہیں۔

عورت: ”بھی روئی نہیں پکائی۔“
بھکاری: ”کوئی بات نہیں آپ میرا موبائل نہیں تو
کریں اور چانپر نہیں مجھے توٹ کر وادیں۔ جب روئی پک
جائے تو سہ کالا ضرور کرو مجھے گا۔“
(حدیث عالم) جو ہر رات لایا ہو ر

(حدیث عالم)

ایک فقیر نے چار منزلہ عمارت کی گلزاری سے جھاکتے
آدمی کو شارہ سے مجھے بلایا۔ جب وہ آدمی مجھے آیا تو
فہری بولا: ”اللہ کے نام پر مجھے دو۔“
مجھے نے تصویب سے جواب دیا: آپ پانچ منٹ لیت
اویسیں، بڑیں پانچ منٹ پہلے چلی گئے ہے۔“
فہری بولا: ”جاتا شرم آری تھی۔“
آدمی بولا: ”آؤ، آدمی سے ساتھے، اوپر میرے قیامت میں
استاد (شاگرد سے) ”میرے بال لے ہیں۔ اس کی
انکشش بنا اُتھ کرو وہ آدمی فہری کو اپنے ساتھ ادا پر لے گیا۔“
اوپر پانچ آدمی نے فقیر سے کہا۔
”جاڈا بیما معاف کرو۔“
استاد: ہو دیکھی؟

☆☆☆☆☆

باب: ”ہر شخص مختاری کو پسند کرتا ہے۔“
بیٹا: ”لیکن اسی کو صفاتیں بالکل پسند نہیں ہے۔“

باب: ”دیکھو؟“

بیٹا: ”آج میں اسے امدادی میں رکھا ہوا حلوہ صاف کیا تو
ای نے میری مرمت کر دیا۔“
☆☆☆☆☆

منا اسی سے، اسی تباہی کے ابوچہاہیں۔“

ای: بیٹا، بہت بڑی بات ہے۔ ابو کچھ بھائیں بھیتے۔
منا: لیکن اسی میں جب بھی ابو کے پاس جاتا ہوں تو وہ یہ
کیوں کہتے ہیں کہ میا تم جاؤ کہ کھیلوا بھی میں مل بندھا ہوں۔
☆☆☆☆☆

ایک بچہ دوسرے سے، میں چاند پر جا رہا ہوں۔
دوسرا بچہ: تو چل جاؤ کسی دن۔ پہلا بچہ: مکون کو کیسے چلا
جاؤ، پہلا بچہ: رات کو کیسے جاؤ اسی جان رات کو گھر
سے باہر نہیں لٹکنے دیتیں۔
شاگرد: اس لئے کہا پ کہنے ہیں۔

☆☆☆☆☆

تج (لزم سے) تم نے چوری کیوں کی؟۔

(چورخا موٹ رہتا ہے)۔

تج: بولتے کیوں نہیں ہو؟۔

لزم: جاتا میں گوہا ہوں۔

☆☆☆☆☆

ایک ڈاکٹر صاحب جب بھی قبرستان سے گزرتے اپنے
چہرے کو چھالپتے تھے اسکی دن کی ان سے بوچھا۔
ڈاکٹر صاحب۔ آس قبرستان سے گزرتے وقت اپنے
چہرے کو کیوں چھالپتے ہیں۔
ڈاکٹر نے کہا: ”تم نے ہوم درک کیوں نہیں کیا؟۔“
مل: ”سرشی ہو میں رہتا ہوں ہوم درک کیسے کر سکتا ہوں۔“
مکاں: ”کیا تو ہمیشہ کی تیندر سوئے ہوئے ہیں۔ ان میں زیادہ تر
میرے زیر علاوہ رہتے ہیں۔“



مسکراہٹیں

ایک کہنوں کو بھی کا کرنٹ لگا وہ دھرم سے نیچے فرش پر
گز کیا۔ اس کی بیوی نے پوچھا کتنے تک تو ہو؟
کہجوں: مجھے چور دیے دیکھو کیونٹ لئے گرے ہیں؟

لینٹ

ایک بے قوف کافی دیر سے برف کے گلزارے کو کھرہتا۔
ایک گھنٹ نے پوچھا ”تم اتنی دیر سے برف کے گلزارے کو
غور سے کیوں دلچسپ ہو؟“
بے قوف: میں دلچسپیا تھی ایک کہاں سے ہو رہا ہے۔

رشتدار
☆..... ایک صاحب اپنی تقریب مکمل کر کے گھر پہنچا تو پی
بیوی سے کہنے لگے کہ ”آج میری تقریب سے والے بے
گدھے تھے۔“ بیوی نے کہا۔ ”اے لئے اپ بار بار کہہ
رہے تھے۔ میرے بھائیو! میرے بھائیو!“

خلاف ورزی

ایک بورڈ پر تحریر لکھی نظر آئی۔
”خطرہ 440 ولٹ۔ جو کوئی اس کو چھوئے گا فوراً مر
جائے گا۔“ تحریر کے نیچے یہ لفاظ لکھی لکھتے تھے:
”خلاف ورزی کرنے والے لوپیس کے حوالے لایا گے۔“
(حافظ علی حسن / ملان)

خبردار
ایک صاحب شولر کھٹ سے دیوار کر گکھ رہتے تھے اور
سے بیوی اُتر کہنے لگی ”ای! میں نے کہا رش مضبوطی سے
پکڑ لیں میں شولر دوسرے کرے میں لے جا رہی ہوں۔“
(عاشر تک، فوزیہ امیر۔ ڈھنڈیاں)

چیز
ایک آدمی نے میا میں چھلائیں گلائی اور واپس نہ آیا۔ وہ سرے
نے چھلائیں گلائی تو وہ بھی واپس نہ آیا۔ دوسرے بیٹھے ایک سائنس
دان نے اس کا یہ تجھے کا لکڑا نہیں بانی میں پل پر رہ رہے۔
(محمد سعد الدین رضا / اونز شریف)

اعام
باب: اگر تم امتحان میں اول آئے تو تمہیں ایک شاندار
سائکل لے کر دوں گا۔
بیٹا: اور اگر میں فیل ہو گیا تو؟۔
باب: پھر میں چھین 50 سائکلیں لے کر دوں گا۔
بیٹا: (جی ان ووکر) کو کیوں ایو؟۔

باب: اس لئے کہہ میرا بیٹا سائکلوں کی دکان کھو لے گا۔
لطف
تین بے قوف ایک موڑ سائکل پر جا رہے تھے کہ لیکڑی
کا شبل نے دکایل
ایک بیخفق کہنے لگا۔
ظفریں آتیں اپنے بیٹھے ہیں جنہیں کہل بھائیں گے
مکاں: ”سرشی ہو میں رہتا ہوں ہوم درک کیسے کر سکتا ہوں۔“

دھوت
ایک کہنوں: (کسی کو دعوت دیتے ہوئے) آپ ہمارے
بھکاری: ”اللہ کے نام پر ایک روئی دے دیں۔“

GOFY®

Tootoo



Milk Chocolate & Strawberry Cream





”عہنت کش اللہ کا دوست ہے“

بُلْلَارِ بُلْلَارِ الْأَلْأَرِ الْأَلْأَرِ

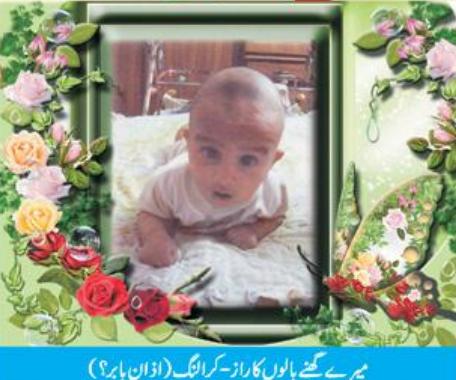
مقابلہ صحت میں اول انعام یافتہ (محمد سعید - لاہور)



لیک کو دیکھ کر جس میں پانی آ رہا ہے گرہے یہ کپیورٹس (ارحام حبیب بٹ - لاہور)



اس ڈھنپلی پینٹ کا کیا کروں بیٹھ بھی موٹے پیٹ پر بھرتی ہی نہیں ہے (عمرو عبد اللہ - لاہور)



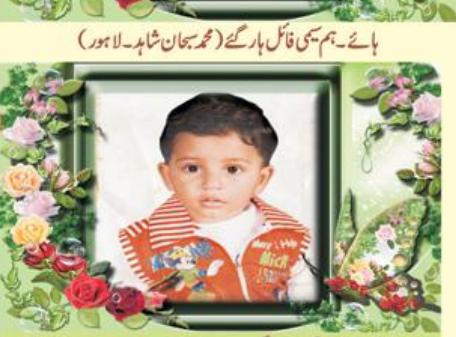
میرے گھنے بالوں کا راز - کراں لئے (ادان بیبری)



ہائے - ہم سکی فائل ہار گئے (محمد جان شاہد - لاہور)



بھائی جی گری آئی ہے اب یہ مونا سو بیٹھ اتار دیں (مظہم علی - حافظ آباد)



فوناچھی ہی آئی ہے (عمر شیر - صادق آباد)

"عہنت کش اللہ کا دوست ہے"



میں چھالاک لگانے لگا ہوں، ایک، دو، تین..... (سید شاہد۔ لاہور)



محمد سراج (محمد ریان اکن۔ جوہر آباد)



بیں! بیلوں کے ساتھ سر پھول کی آگ کے بیں (میمہ سمیل۔ لاہور)



کریم خوب جانے کی فکر نے مخصوصیت پھین لی (سعد ابرار۔ دیکاپور)



باعت دم میں فرشت آئی ہوں اور غرہو بھی کیا ہے۔ قاطمہ رشید۔ لاہور



پھولی ماں۔ پاڑوں ہوئی ہے تو پھر پچ کیوں سر پر کھڑی ہیں؟ (رقیہ یوسف۔ لاہور)



پھول سکرار ہے بیں (سید یوسف۔ لاہور)



تیرے مت مت دونیں..... (حفلہ یوسف۔ لاہور)

مکتبہ تعمیر انسانیت

غزني سوريت، اردو بازار لاہور

اس ماہ کے جملے

- دولت تو ان کے مرکزی لوڈنگ تھی۔
 - دنیا جو کو ایک کلوب میں واقع ہے جسکی ہے۔
 - ابتداء میں بے رواہ تھے۔
 - ہماری اتنی اچھی سمت کپالا۔
 - دمکٹو فلمز پورا آتا کرو۔

کوئنڈ کی دنیا

- 1- تاریخ اسلام میں پہلا مرکب قسم ہوا۔؟

(i) 8 جمیری (ii) 10 جمیری (iii) 14 جمیری

2- کون سے خبری جو انوں کی بولیاں بول اور کچھ لیتے تھے۔؟

(i) حضرت یوسف علیہ السلام، (ii) حضرت اوحی علیہ السلام، (iii) حضرت مسلمان علیہ السلام

3- میسٹر سلطان کا نام کیا ہے۔؟

(i) حمل، (ii) چوری، (iii) صعور

4- اروشا ععری میں مدرس کا موجود کون ہے۔؟

(i) مولانا الطاف حسین حاتی، (ii) مرزا غائب (iii) سودا

5- پلوکے ایک بیچ میں کتنے چکر ہوتے ہیں۔؟

(i) 7 چکر (ii) ایک چکر (iii) 12 چکر

سماں کے جملے

جو پاٹی بنتے گئے ہیں وہ ”پھول“ کے مختلف
نفایات پر موجود ہیں وہ پاٹی بنتے خلاش کریں اور پھول
کیں جو جو دو گوپنی پان صفاتی کے نمبر لکھ کر **10** تاریخ
لکھ بچوادس۔

کہ نہ کم دنما

ہر سوال کے تین تین جوابات دینے لگے ہیں
”پھول“ میں موجود کوپن پر درست جوابات لکھ کر
10 تاریخ ٹک چینے والے کس۔

4

آخری صفحے پر شائع کی گئی تصویر کے حوالے سے زبردست جملہ ”چھوٹ“ میں موجود کوپن پر لکھ کر 10 تاریخ تک بیکاروادیں اور انعام پا گیں۔

صفحہ بتائیے
العام پائیے

فون نمبر: 37358161

انعامات کی برسات

صفحہ نئی

- پورا
کپتانی کا
آل

رعد و کمانی

- زبردست جملہ**

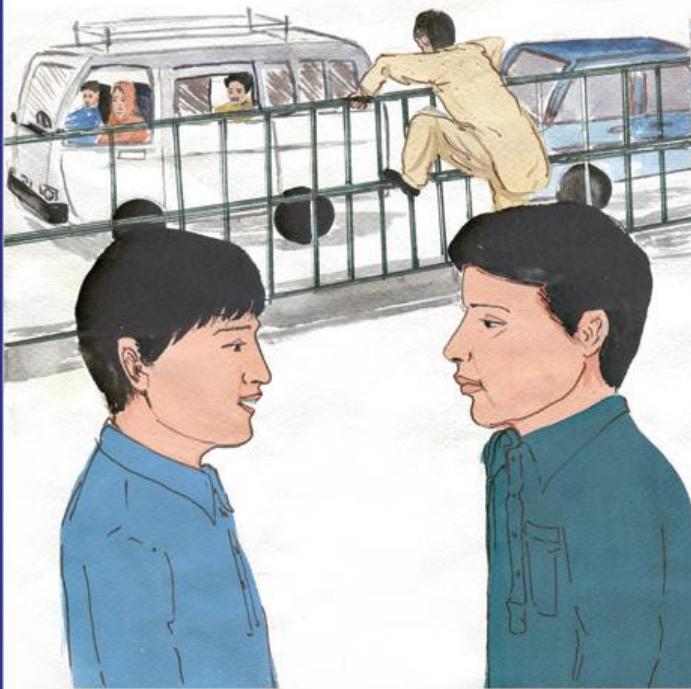
 - 1- اقتدار علی چہاں.....لیہ
 - 2- جو بیر وقار.....لا ہور
 - 3- غائی طاحتسیا لکوٹ

بردست جملہ

- | | |
|-----------------------------------|----------------------------|
| ۱- محمد عارف..... عارف الہ | ۲- حمید شیخ..... حمید شیخ |
| سیاں جماعت کا اتحاد | کاموں ہو گئی برپا |
| ۳- حمید شیخ ریاض..... دامتل | کمیں کی امانت نہیں کارروزہ |
| ۴- محمد عارف..... لوہڑاں | بھاجان تھی کئنے جرا |
| ۵- فیصل علم..... مندی بہاول الدین | ضن دکا..... تکمیلہ در عالم |
| ۶- محمد خالد..... حسک | |



”یہ بھی پاکستان ہے“



چودھری مدھمسین

کاشف پاکستان میں پیدا ہوا تھا مگر جب وہ پانچ برس کا ہوا تو اس کے والد ملازمت کے سلسلے میں برطانیہ چلے گئے اور ساتھ کا شف اور اس کی امی کو بھی لے گئے۔

کاشف اب پندرہ سال کا ہو چکا تھا اور پاکستان آیا ہوا تھا۔ اب پاکستان میں وہ اس کا دوستِ حسن اور اس کی موٹر بائیک تھی۔ سڑکوں پر بائیک کے بے ہنجام شور کی وجہ سے کاشف پر بیٹھا ہوا گیا۔ ایک چوک پر پہنچنے تو ہر طرف بڑیکارش تھا۔ بڑیکار کا اشارہ سرخ ہونے کے باوجود گاڑیوں میں سورا لوگ جیزی سے گزر رہے تھے۔ ”یہاں کے لوگ بڑیک کے اشاروں کی پابندی نہیں کرتے؟“

کاشف کا سوال سن کر حسن مسکرا کر بولا: ”یہ پاکستان ہے۔“

کاشف کچھ کہنا چاہتا تھا کہ اسی اثناء میں بڑیک کا اشارہ کھل گیا۔ کچھ دیر بعد وہ پارک میں موجود تھے۔ پارک میں ہر طرف بیڑہ اور پھول تھے۔ کاشف پارک کی خوبصورتی دیکھ کر خوش ہوا مگر ایک پیڑ نے اسے پر بیٹھا کر دیا تھا۔ وہ یہ کہ جگہ جگہ کوڑا دان ہونے کے باوجود کوڑا کرکٹ پارک کے مختلف حصوں میں دکھائی دے رہا تھا۔ ”کیا یہاں کے لوگ کوڑا دان استعمال کرنے کے عادی نہیں ہیں؟“

کاشف کی بات سن کر حسن مسکرا کر بولا: ”یہ پاکستان ہے۔“

کاشف کے لئے نیا تھا۔ کاشف نے حسبِ عادت حسن کا جواب سن کر کا شف کو خصہ آگیا کیا اس کے سوال کیا کیا۔ ”لوگ یہاں میں ایک دوسرے کے کام بھی آتے ہیں؟“

ہر سوال کا بھی جواب تھا۔ کا شف نے یہ بھی دیکھا کہ جہاں لکھا ہے ”ہار جانا منع ہے“ وہاں خوب ہارن بجایا جاتا ہے۔ ایسی جگہوں پر جب بھی کا شف کے میں کہا: ”یہ بھی پاکستان ہے۔“

کافنوں میں ہارن کی آواز سنائی دیتی تو اسے حسن کی پکھڑوں بعد کا شف جہاز میں سورا ہزاروں فٹ پارگشت سنائی دیتی۔ ”یہ پاکستان ہے۔“

بلندی پر سفر کر رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ تمام تر کا شف ابھی پاکستان میں ہی تھا کہ سیالاں نے خرایوں کے باوجود اس نے پاکستانیوں کا جو نیا پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ لاکھوں لوگ اس سے متاثر ہوئے۔ مشکل کی اس گھری میں روپ دیکھا تھا وہ اس کے بارے میں اپنے برطانیہ کا شف نے پھر حسن سے پوچھا۔ ”یہاں لوگوں کو زیر زمین گزر گا ہوں کو استعمال کرنے کی عادت نہیں؟“

☆☆☆☆☆

دونوں والپیس پر نہر کی طرف جانے لگے تو ہسپتال کے سامنے زبر زمین گزرگاہ ہونے کے باوجود الگ سڑک کے درمیان لگے جھنگل کو جھلانگ کر سڑک پارک رہے تھے۔ جھنگل بچلا گئتے وقت ایک شخص گاڑی کی زمین آکر زخمی ہو گی تو لوگوں نے ڈرائیور کی پانی کر دی۔ کا شف یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ وہ جیران تھا کہ لوگوں نے ڈرائیور کی پانی کی حالاتکہ غلطی تو جھنگل پھانگ کر سڑک عبور کرنے والے شخص کی تھی۔ کا شف نے پھر حسن سے پوچھا۔ ”یہاں لوگوں کو زیر زمین گزر گا ہوں کو استعمال کرنے کی عادت نہیں؟“



قدرت کا انمول تخفہ
شہزادی[®]
قدرتی اور خالص



ہاشمی[®] گھرانہ آپ کے گھر از کے لئے



Mohammad Hashim Tajir Surma

E-mail: a.hashmi@cyber.net.pk Web: www.hashmisurma.com

All logos and typography of Hashmi are internationally registered trademarks & ©Copyright protected.



Benchmark

صبا شفیق

1820ء میں اٹلی کے شہر فلارنس میں پیدا ہوئی۔ اس اور محنت عالمہ کے غیر تعلیمی بخش نظام کی وجہ سے بہت سے فوجی مرنے لگے۔ ایسے میں فلارنس نے اپنی محنت کے اظہار کے ماں باپ نے اپنے شہر سے اپنی محنت کے اظہار میں اس کا نام ”فلارنس نائٹنینگلیل“ رکھ دیا۔ اس نے خدمات پیش کیں اور 38 نرسوں کے ہمراہ رضا کارانہ طور پر ترقی گئی۔ اس کی محنت اور آگن سے ابتدائی تعلیم سکول سے حاصل نہیں کی تھی بلکہ اس کے زریوصوں کا خارج تھیں پیش کیا جاتا ہے۔ ہر سال 12 میں کوئی نرسوں کا عالمی دن منایا جاتا ہے اور ہر 15 نومبر انسان کی خدمت اور سیاحتی کرنے والی نرسوں کو خارج تھیں پیش کیا جاتا ہے۔ 12 میں دراصل چدید نرگنگ کی بنی فلارنس نائٹنینگلیل کا یوم پیدا ہے۔ جس نے نرگنگ کو قابل عزت اور قابل احترام پیش کیا۔ اس سے پہلے لوگ اسے کم تر کام کھتھتے چاہیے۔ اس نے نرگنگ کے شعبہ میں پیش وارانہ فتحی تربیت کا آغاز کیا۔ وہ پوری دنیا میں گھوم کر بیمار اور دیگر انسانیت کی خدمت کرتی رہی۔

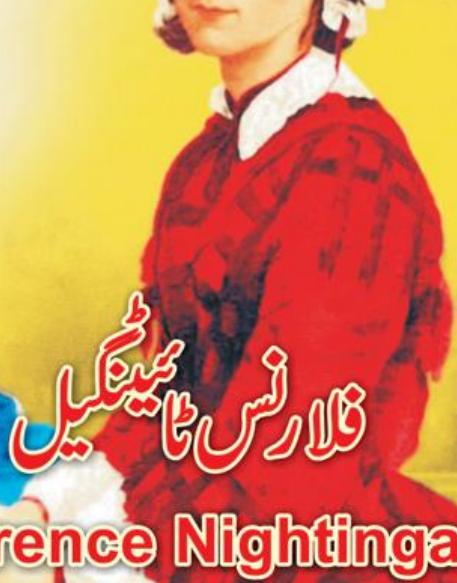
Institute of Saint Vinced de paul اسکندریہ 1858ء سے 1873ء تک اس نے بر صغیر پاک وہند اور ایشیاء میں بھی محنت و مصائب کے شعبہ میں قابل قدر خدمات انجام دیں اور تابعیتاً پیشہ اور پیشہ بھی بیماریوں کی روک تھام کے لئے قابل قدر اقدامات کئے۔ اس نے نرگنگ پر بھی کتابیں بھی لکھیں جن کا ترجمہ بہت سی زبانوں میں ہوا۔

مگر Notes on nursing اس کی سب سے مشہور کتاب ہے۔ جو تمام دنیا کے نرگنگ سکولوں میں ابھی تک پڑھائی جاتی ہے اس کی کوششوں سے ہی بڑی بڑی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں نرگنگ کے شعبہ کا آغاز ہوا تھا جن میں سے کلبیا یونیورسٹی اور لکنزن میڈیکل کالج (لندن) قابل ذکر ہیں۔

1883ء میں ملکہ وکٹوریہ نے فلارنس کو Royal Red cross society کا صدر بنا دیا۔

فلارنس نے اپنے عہدے کی ذمہ داریوں کو پوری طرح سے تभیا اور پوری دنیا میں ہمتاں، گھروں اور سکولوں میں بیماریوں سے بچاؤ کے لئے مصائب کی اہمیت کو خوب اجاگر کیا۔ 1907ء میں اسے

Britihsh order of Merit سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز حاصل کرنے والی وہ دنیا کی پہلی خاتون تھی۔ 13 اگست 1910ء کو وہ لندن میں انتقال کر گئی ہوئی۔ 1915ء میں اس کی خدمات کو خارج تھیں پیش کرنے کے لئے Waterloo palace (london) میں ایک شاندار یادگار تعمیر کی گئی جو آج بھی پوری دنیا کو چدید نرگنگ کی بنی ”فلارنس نائٹنینگلیل“ کی یادداشتی ہے۔



فلارنس نائٹنینگلیل
(Florence Nightingale)

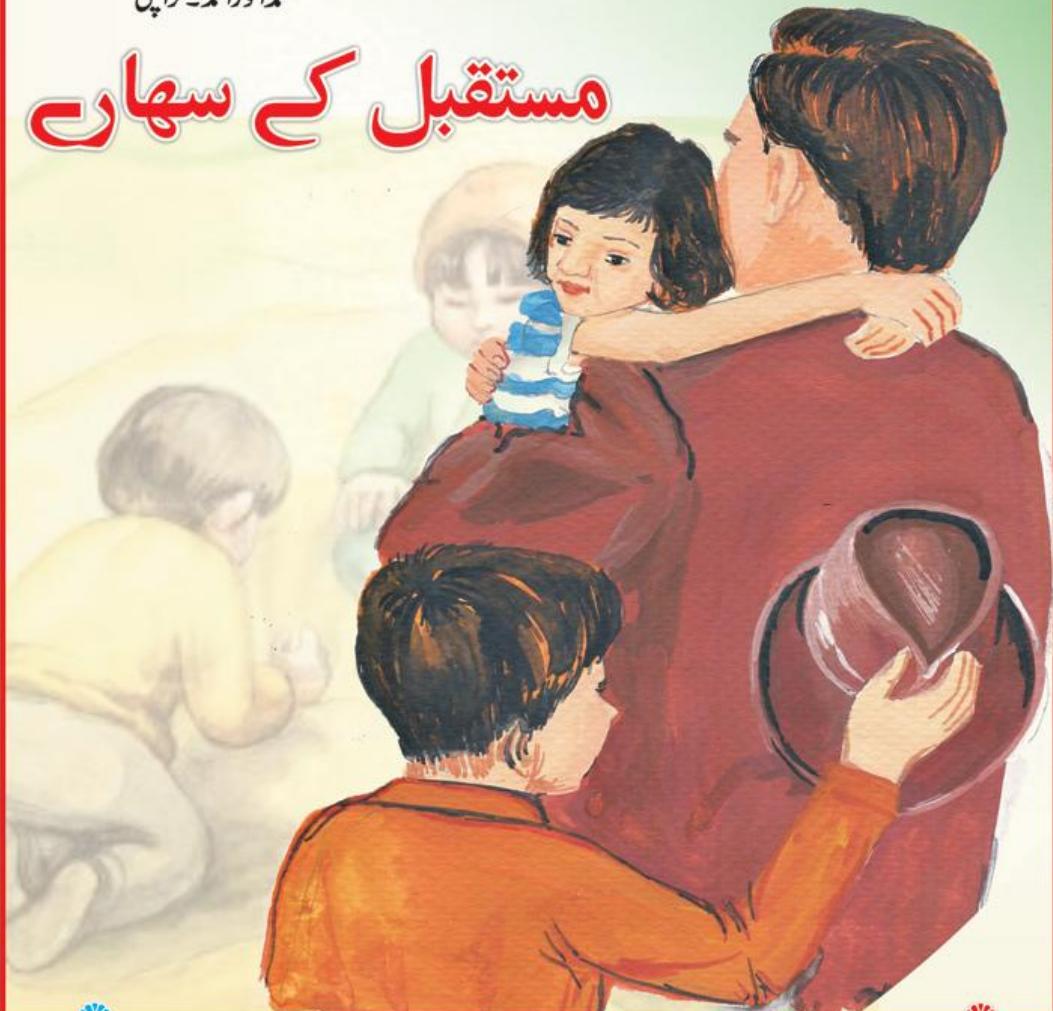


کھاتے میرے ساتھ ہیں کھانا، میر پر ہیں چڑھ جاتے
کبھی گرانیں سان خود پر بھی ہیں مجھ پر گراتے
دل چاہتا ہے ان کو ماروں ہاتھ تر رک جاتا ہے
آتا ہے ان پر غصہ مجھ کو پیار بھی ان پر آتا ہے
خیال مجھے ہے آتا جب کا کل جو بڑے ہو جائیں گے
چھڑی پکڑ کر جب وہ میری مسجد میں لے جائیں گے
کوئی بتائے ان کو ماروں یا میں ان کو پیار کروں
رب نے بنایا ہے سہارا ان کو کیوں نہ اقرار کروں

بچے کئے پیارے ہمارے جنم، حمزہ زین
دیکھ کے ان کو آتا ہے دل کو اپنے چین
دفتر سے جب آتا ہوں گود میں ہیں چڑھ آتے
بانیں ڈال ٹھلے میں میرے کانہوں پر چڑھ جاتے
لا کر ہیں پھر دیتے چپل جوتے ہیں رکھ کر آتے
پھر جو بدلوں کپڑے اپنے پیٹ پر ہیں آ جاتے
دیکھ کر ان کو خوش ہوتا ہوں مجھ کو دیکھ کے وہ
جو بھی دیکھے پیار کرے وہ گود میں لے لے وہ

محمد انور احمد۔ کراچی

مستقبل کے سہار



”مختکش اللہ کا دوست ہے“



صدر روزاری ایڈیٹر اچیف فوائے وقت گروپ چاپ مجید نظای کو لاکف نائم اجی وہت ایوارڈ سے دے رہے ہیں

جناب مجید نظامی کی صحافتی خدمات پر لائف نائام اچیومنٹ اپارڈ پا گیا

آزادی صحافت اور تحریک با کستان کلے عظیم خدمات سرخراج تحسین

جناب مجید نظامی اے لی این ایس اور سی لی اسن ای کے سر برادرے

پنچا بونیورٹی سے پیشکل سائنس میں ایم اے، برطانیہ سے قانون کی ڈگری می۔

1962ء سے نوائے وقت گروپ کے سربراہ، صحافت کلئے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

درست اسلامی میں اپنے ایجاد کی وجہ سے پہلے بھل سائنس میں ایام اے کیا
اور پھر طاقتیہ میں قانونی تعلیم حاصل کی 1962ء میں دو ائمے دقت
گروپ کے سربراہ چاٹ آئے ہیں اور ان کی قیادت میں دو ائمے دقت
کردیں جس کا نتیجہ بندی تک رسک کیا۔ سوسنگردے فی ایام ایشیاء کو
کی پیانی ای صحافت کے لئے ان کی خدمات ناقابلِ تمامی ہیں۔



نیجنگ ڈائریکٹر
کے وقت گروپ
کالا عجائب

پیغمبر اُنہیں میتھا و میچک پیدا کرے
اوے وقت گوپ تحریر مدد میرے لفڑی لوگوں پا کستان نہوں پہنچو
وسائی کے سالا جلاس میں اوے پی ان ائمہ کا جو ائمہ
کرکوئی محکب کیا گیا ہے۔ صحیح طبقون نے ائمہ اس پر
بار بادوٹھیں کیے



سید محمد باقی چھپا ایک کتابوں میں ایڈورنائزر مگ 21 دس اے ٹلی این ایں
ایڈورنائزر مگ ایڈورنائزر قریب میں صدر آمدی اصل زرداری سے بدل بولی
فائز شہزادی احمد احمدی، حسن احمدی، حسن احمدی، حسن احمدی



کے طلباء کا اعزاز
علمی مقابلوں میں دو میڈل حاصل کی

پاک ترک اختریں سکول ہو جو ہر گون ان لامور کے طبلاء معد اسعد اور حسن
پالان نے تیر میں ہوتے۔ اسے عالمی احوالی پر اپنے اختریں کے مقابلے میں
دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اس متابے میں 44 مارٹ کے 212
طبلاء ہو جیسا۔ اس مقابلے میں ایک فرقہ اور پانچ فرقہ کے تقریباً
110 اختریں شامل تھے۔ حسن قابلاً اور معد اسدا کپا ریخت بایہ کی
کمریتے سے مغلوق تھا۔ ان طبلاء نے ملودر میڈل حاصل کر کے اپنے سکول
اویسا کا۔ کامکاری پڑھ دی۔



صدر روزاری میڈیا اس کے چیف اگزیکووٹو انعام اکبر کو میٹ پر فارمنس
ایوارڈ سے مرے ہیں

دانش سکول انقلابی اقدام ہے، تعلیمی شعبہ
پر ثابت اثرات پڑیں گے، چینی سفیر

پنجاب کو توانائی اور دیگر شعبوں میں چین تعاون

فراءم کے گاتھر پر سے خطاب



شہزاد شریف اور جین کے سفیر پاک جنگ دستی کی 60 دین ساگرہ
کے موقع بر سرک کا شدے ہے

پاکستان میں جن کے سفر لیو جیان نیک بھین دوستی کو شہر سے زیارت ہے ممکن قرار دیتے ہوئے کہا کر یہ دوستی آنے والے وقوف میں مزید پلے پھر کے لئے ذریعہ مل کیا ابھوں کو راہ چھے ہوئے کہا کر کی پیشہ کر کے لئے ذریعہ مل کیا ابھوں کو راہ چھے ہوئے کہا کر داشنگ سکولوں کا حصہ رہ جگا حکومت کا انتظامی اقدام ہے جس کے طبقی شعبہ ترقی پر ثابت تائی محرب ہوں گے۔ جن کے سفر نے داشنگ سکولوں میں پیغمبری فرمائی کے لئے ذریعہ ایک توکن کے طور پر تن لاکھ روپے کا چکیجی بھی مدد ملایا ان دزدی اعلیٰ میں پاک بھین دوستی کی 60 ویں سالگرد و تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب محمد شہزاد شفیع نے کہا ہے کہ پاکستان اور عجمیں کی دوستی ای احترام اور اعتماد کی پیادوں پر قائم ہے جو ازانہ کی رہ گزیری میں پوری اتری ہے۔ ابھوں نے کہا کہ جن بھی پاکستان کا وظیف دوست سے جس نے اس کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کیا ہے اور دو قوں ممالک کی دوستی باقی دنیا کے لئے ایک مثال کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنی سفر لیو جیان نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور عجمیں کے مابین مثالی تعلقات قائم ہیں اور یہ ہمیل سے پاندر اسمندر سے گزرے ہیں۔ ابھوں نے کہا کہ پس پاکستان کی دوستی پر غرض ہے اور عجمیں اس دوستی کا آنندہ خلوں تک مکمل کرنا ہے۔ ابھوں نے کہا کہ جن کے میں تو اتنا ای، اغوا سڑک پر اور دریگ مشبوں میں اعتماد پاری رہ گئی۔



تین بہنوں کا منفرد اعزاز

وزیر اعلیٰ پنجاب ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں



پاٹریب، اگسٹ ہے میں آئندہ صورت کوں چشم اور رہنمای اپنے خواست کے ساتھ
لاہوری تھن ہوئے رہن آئیں۔ ایک آئندہ صورت کوں اسلامی شرخوں سے
ایک اتنی جماعتوں میں اول آئی ہے۔ پاک ٹک سکول اسلامی پورہ میں
پاٹری بھک وہاں آئی ہے۔ اب تھاں اعلانیہ باول سکول میں بھی بہنوں
تھے ایک آئندہ صورت اور تینے ایک آئندہ صورت پالاں بھی ایک آئندہ صورت
لئی اخراجات پورے کریں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر اعلیٰ اور پنجاب
لیکچریں تھیں کوئی
ان کے شاندار سطح پر کھاپ پورا ہوئے۔

قادری ٹکلی کی طرف سے میدیٰ کی تحریک
کو ”مسودہ ارشاد قادری وارڈ“ کا عطا یہ



قادری ٹکلی کی سربراہ مسٹر مسعود قادری، ”مسودہ ارشاد قادری وارڈ“
کا اعلان کر رہی ہیں۔ عاصم قادری بھی صورت میں

قادری گروپ آف اسٹریجی سے تعلق رکھنے والی قادری ٹکلی نے بڑی باغ
کے پسندیدہ طالعہ میں قائم پیدا کوئوں سے جریں میدیٰ کی تحریک پہلو کو
”مسودہ ارشاد قادری وارڈ“ ٹکلی ہے۔ اس کے لئے ایک اسٹریجی
مشنکر کی کی۔ قادری ٹکلی کی سربراہ مسٹر مسعود قادری نے اتفاق کی۔
قادری ٹکلی نے ایک پورا بابا تھی کہ اسی پر جو تلفظ وارڈ پر مشتمل ہے۔
ان میں اسٹریڈ پر مشتمل ”کاٹھ قادری وارڈ“ 12 بسترن پر مشتمل
”سین“ کرکے وارڈ، ”پنچ اور سیکھ“ رہا۔ اس موقع پر صدر مسیحی
قادری، سر عاصم صاحد اور سعید کی گنجی میں علیٰ میدیٰ کی پیغام
سکول کے طالب و طالبات کی بھی ہوئی تھن۔ شاہی بھائی کی کوئی
حاضری نہ تھی ایسی اوقات میں پہنچاں تو میکر کوئی کوئی۔

مسٹر مصطفیٰ کا اعزاز

گورنمنٹ بانی سکول کا پیغمبر کے طالب علم مصطفیٰ نے
جماعت میں بھی پریشان حالت کی ہے۔

سید مصطفیٰ بانی سین کا اعزاز

سندھی سے تعلق رکھنے والے سید مصطفیٰ بانی میں نے
وزیر اعلیٰ پنجاب کے تقریبی مقامیں میں سرکز کی رائے پر
سرکز پر مشتمل ”سین“ کی تحریک پر بھی ہے۔ وہ ایک آئندہ صورت کے
پورا سان ”کاٹھ“ ایک آئندہ صورت کے تھا۔ ملکی و ملکی خلافت کے
کے طالب اکابر میں مبتدا ہے۔



سوش و پیشہ بال گرین ناکن لاہور میں ہمدرود نہیں اسلیٰ کا لفڑا وہاں میں اسٹریجی مسٹر مصطفیٰ کی
فریضہ مصطفیٰ نیں۔ فوج اور بارے وہ مکار ایسا خیل قریب ہے جن کوئی نہیں کر سکے۔

”علم و حکمت آزاد حضاؤں میں پروان چڑھتے ہیں“ کے موضوع پر ہمدرود قنہاں اسلیٰ لاہور کا اجلاس

سوش و پیشہ بال گرین ناکن لاہور میں مجاہدی حقوق سے محروم
پاکستان کے مختلبوں بونیر بھوپ کے درمیان ہمدرود نہیں اسلیٰ کی
خصوصی نسبت کا تھا۔ ایسا جاہ میں بہمانیں ضمیمی کی جیسی
ہوتے ہیں تو سرخ گاہوں پرچے پرخ لہوں میں دوب جاتے ہیں قوم
کی بیچ پوچھ جا تو کوئی کوئی کوئی سماحتی کوئی کوئی کوئی
پاکستان اور حکم پریمی صاحب ذہب ایسی پوچھ جا رہا ہے جو کوئی کوئی
میخاپ نے شرکت کی۔ اسلیٰ میں بھی کے فرانش میکارے نہیں کوئی کوئی
مقررین نے جریہ کیا کہ 63 سال کے بعد ایسا ہی جاری کیں۔ اس موقع
جیکر ہمال قریبہ احمد مصطفیٰ نیں اور وہاں پارے تقاریر کیں۔ اس موقع
پر اپنے پیلام میں ہمدرود وہ اپنے پارے تھا۔ ہمدرود سعدیہ راشد
وارثت میں کا ایک دن ہماریاں دن ہے جس کی نیم تھیں۔



گورنمنٹ میک بانی سکول کی سانچہ تھے بھلکتے کے موقع پر اخوات میں کرنے والے طلباء پاٹھ کا تھوڑا پتہ ہے۔ اسی میں میکنیں فلم کے ہمراہ پہنچے۔

والدین بھوپل کی تعلیمی میدان میں بھرپور مددگریں: ڈاکٹر رفیق احمد

آج کے طالب علم کے معارف میں والدین بھوپل کی تعلیمی میدان
بھرپور مددگری چاہیے ان خلائق کا ایسا راظیہ ہے ایسا تھا۔ اس
اجرام میں ڈاکٹر رفیق احمد نے ٹوڑھت مسلم بھائی بانی سکول لاہور کی سالاد

تقریب اخوات کے موقع پر خصوصی خطاب کے درمیان کیا۔ ڈاکٹر رفیق
امہنے کوئی بھائیوں میں احمد پیدا کرنے کے لئے والدین ان سے سوت
اجرام میں ڈاکٹر رفیق احمد نے ٹوڑھت مسلم بھائی بانی سکول لاہور کی سالاد

کھیم محمد عزیز الرحمن گرانوی

کو صدارتی ایوارڈ دیا گیا

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے

مدرسہ کالج کا ٹانچ دو پورے بانی ملٹی خوشاب کے طالب علم وہ جریانے



شاورا قبائل راجہ

شہر آفاق مسلمان ماہر طب ابو بکر محمد زکریا الرازی نے طب کے میدان میں بیشتر بہائی تحقیقات اور ایجادات کیں جن کی روشنی میں عصر حاضر کے محققین نے اپنی سوچ کو جلا دی۔ رازی کے نظریات پر ہی چدید طب کی بنیادیں استوار کی گئیں۔ رازی 308 ہجری برطابن 930 عیسوی کوئے میں پیدا ہوئے۔

ابتداء میں رازی بہت آزاد زندگی گزار رہا تھا۔ عمود بجانا اُس کا پسندیدہ مشغله تھا گرچہ یہاں کیک اُس کے دل میں ہدایت کا نور پھیلا اور اُس نے یہ مشغله ترک کر کے کیا گری کو پیش کے طور پر اپنایا۔ قرون وسطی کے دیرگر ماہرین کی مانندوںہ سوانحاتانے کی سی کرنے لگا۔ اُس نے اپنے گھر میں بھٹی بنا لی۔ رات دن مختلف مرکبات سے تجربات کرتا رہتا۔ بھٹی سے نکلنے والے مرکبات کے بخارات اس کی صحت پر اثر انداز ہوئے اور وہ آشوب چشم میں بٹلا ہو گیا۔ اس کے پڑوں میں ایک طبیب رہتا تھا جس نے 500 اشرافی کے عوض اس کا علاج کیا اور جہانگردیدہ طبیب نے اُس کے حالات معلوم کرنے کے بعد وہ الفاظ کیے جنہوں نے رازی کی زندگی بدلت کر کہ دی۔ طبیب نے کہا ”بے مطلب کام میں جان کھینا کچھ اچھا نہیں، ایسے سوتا نہیں بنتا تھا سے نہیں، دیکھو تم کیسے افچھے ہو گئے ایسے اصلی کیمیا! وہ نہیں، جس میں تم جان کھپاتے ہو۔“

جس کے نظریات پر ہی جدید طب کی بنیادیں استوار ہوئیں

شخص ہے جس نے اس طب پر کتاب لکھی۔ اس کی یہ واپسی جاتے۔ رازی نے مریضوں کیلئے بہت سے کتاب سینکڑوں برس تک پورپ میڈیکل کالجوں انتظامات کئے۔ وہ مریضوں کیلئے دو ایکس ٹجوں کرتا اور پھر ان دواویں کے اثرات اور تدبیون کو قلمبند کرتا۔ فن میں پڑھائی جاتی رہی۔ اس کی دیگر کتابوں میں ”المخاوی“ اور ”امصوصی“، ”سرفہرست“ ہیں۔ رازی کی پیشتر کتابوں کا طب رہتی دنیا تک رازی کا مقتصد رہ رہے گا۔

رازی نے طب کی دنیا میں کمی ایجادات کیں۔ ابتدائی طبی امداد (First Aid) امداد کا طریقہ کار رازی کی 1913ء کو اندن میں مضمون پڑھے گئے۔ رازی کی ہمار ایجاد ہے۔ اس کے علاوہ عمل جراحی میں ایک آل جسے سالہ بڑی فرانس کے شہر بیس میں بڑی شان سے نیشنر (Nether) کہتے ہیں رازی کی ایجاد ہے۔ اکھل کا موجہ بھی رازی ہے۔ دواویں کے سچ و وزن کیلئے رازی کا نام طب کے ساتھ ایسے جزا ہوا ہے جیسے پھول کے ساتھ خوشبو۔ رازی کے بارے میں دانشور کہتے ہیں: ”فن طب مردہ ہو گیا تھا جانیوں نے اسے زندہ کیا، وہ 1930ء میں منانی گئی۔“

رازی کی لکھی کتابیں ایک عرصے تک پورپ میں پڑھائی جاتی رہیں

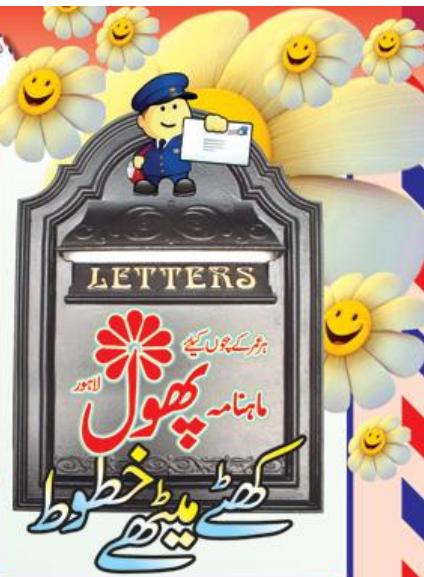
نیسل کو مسلمانوں کے کارناموں سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے

منتشر اور پا گنہ تھا، رازی نے اس کو مرتب کر کے ایک عظیم مسلمان تحقیق علم اخلاقیات میں بھی اپنے حصہ شیرازے میں شکل کیا۔ وہ ناقص تھا، بیانے اس کی تکمیل کی۔“

رازی نے میں پیش پیش تھا۔ اس نے زندگی گزارنے کے مقصد کو پیش ارخ، راحت، دکھ اور غم کی علمی نیشنر کی۔ اس عظیم مسلمان ”ڈاکٹر“ کا لوبا ایک دنیا ماننی ہے۔ رازی علم طب میں امام کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کا ایک اہم ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان ممالک میں بھی ان کارنامہ پیچ کر تحقیق ہے۔ اس نے اس کے اسماں دریافت کئے اور پھر علاج مرتب کیا۔ رازی دنیا کا پہلا جائے اور ان کے علم سے محروم استفادہ کیا جائے۔

ہوئی۔ علی ہائل کا حلقت درس و سعی تھا۔ رازی بھی علم و فن کے اس جھرنے میں ہاتھ دھونے لگا۔ علی ہائل ایک سرکاری ہسپتال میں اعلیٰ عہدیدار بھی تھا رازی بھی پہنچنے اور مطالعے کو کمی طور پر جانچنے کے لئے ہسپتال جانے لگا۔ اس سے رازی کو تجویز حاصل ہوا۔

رازی فن طب میں ماہر ہو گیا۔ رازی کے ”رے“ میں بھی ہسپتال تھے۔ وہاں کے ایک سرکاری ہسپتال میں انجصار ج کی جگہ خالی ہوئی تو رازی کو وہاں نامزد کر کے بھج دیا گیا۔ رازی کی ان تھک مخت رنگ لا اور ہسپتال بہت مشہور ہو گیا۔ دور دور سے مریض آتے اور شفایاب



انعامی خط نمبر 1

.....اس بات میں اب تو کوئی شک بھی باقی نہیں

..... اس بات میں اب تو کوئی حکم بھی کیا تھیں رہا کہ مردی
عقلت کی جگہ سے ایک پارچہ مردی کیا داری میری بھی جو خونز شہری
العزت کی عازی کی تھی کتاب قرآن مجید کے ساتھ علماء مسلم کیا
(عوام باش) اور اس ساختہ بھتی بھی افسوس یا احتیاج کیا جائے وہ
بہت خوب رہا۔ حقیقت تو یہ کہ ہماری اور خاص طور پر ہمارے
حکم انہوں کی خودی، اما، عزت کیس سب مٹ ٹکلی ہے۔ حکم ان
امریکے غلام ہیں۔ ان کے باعثوں یہ آئی ایسا نیفاف کا نکلنی اور
کسی عوام پر فخرت کی کا جائز ہے اُنکی یہ شعوری نہیں کروہ نہیں
ہائی کورٹ کی امت کو کسی تعریف نہیں کرو رہے ہیں پاکستان کیک
وہ ملک ہے جو خاص اسلام کا نام پر لایا گیا تھا اور قدر دو اور صاحب
میں یہ بات واضح کی تھی کہ مسلمانوں کو اس قابل تباہی جائے کہ وہ
ایسی اخوازداری زندگی قرآن و سنت کے مطابق تعلیمات اور ادا کے
تفاضلوں کے مطابق کر کر اسی افسوس کی شاختت کو کجا کر جائے
63 سال کا طولی عرصہ مذکور جانے کے باوجود ہم اپنی شاختت ایک
پامل سالم قوم کی ہیئت تھے تو کیا یہ؟ اُک اونی درجے کے
مسلمان کے سورہ پر بھی درود کا سکے اور تینجی یہ ہوا۔
خواہی ہم نے جو اسلام کے سیرات پائی تھی
ڑیا سے نہیں پر آسمان نے ہم کو دے ماہرا
افسوس ہے ان تمام ارادوں کے افراد کے اخراج کی وجہ پر یہ
علیٰ ساخت بھارتی خاموشی کا درد رکھ کر ہوئے ہیں۔ رکت ولہ کاپ
میں پاکستان کی اٹھاکے باتوں کے چھوٹا بیٹا، بڑا بھا
تو جو ان افسوس کرتا ہے اُنکو دو ختم کر کر ہمیں کہ جنہوں نے اپنی رات
سکن کی خدا اپنی امت کی بخشش کی دعاوں میں وفت کر دی تھی
جنہوں نے پرچار اپنی امت کی بھلاک اور بخشش مانگی جنہوں نے اپنی
خواہشات کو پتی امت کے لئے وفت کر دی تھا جنہوں نے اپنی
مبارک زبان سے ربِ العزت سے یہ دعا تھی کہ ”اے میرے
مول، میری امت پر کوئی ایسا عذاب نہ لانا جس سے میری پری
امت بالاک ہو جائے۔“ افسوس ہے ہمکم کے مسلمانوں پر کجو
آئی اس پر جو ختمی خاموشی ہیں۔ وہ ربِ دادا بیلکل کہ جنہوں نے
ہمیں سکن کی دی۔ میں یہ حقیقت عطا کیں، آئی ہم اس کی بذل کی کی
کتاب قرآن مجید کی خاتمت نہ کر کے اسے مسلمان اتوصیہ یہ
یہ سوچ کر روزِ قیامت اسے رب کا اور اس کے پارے سے میں
مغلیہ کا سامنا کیے کر کے گا۔ بدتری سے کمی بھی بڑے

انعامی خط ۲

3 می خواهند کی زبان سے کسی بھی درجی زبان سے ابھی تک مت
الاظاہ نہیں کمل کرے۔ کسی بھی حکومت عہدیدار نے تابعوں
رسالتات کے حوالے سے اچالا۔ یا اسلام قوامیں کی
خلاف فرمی پر وہی صرف دینی حلقہ میں پر ہے؟ اے
مسلا..... آج تھی کہ کسی بھائی جس پر اگر

اے پاراداہ کیا کچھ کوں دن کرما دی اور آپ کوکون
مکر (ماری) اتی اجھی قست کہاں (جب ادا پر پھاتو ہے اختار
قلم کی طرف پڑھتی ہے)۔ آپ نے ”بچل“ لی خوب آیا تیر
کے کچھ کمی کی طرح پھول سے تم چکل کے۔ ادا کیل کا
لکھاۓ۔ پہنچا بائیس ہی جاکئی ہے اجھ پاکناشنا دے گا۔
کسی بھی مسلمان کو... ایس اکام کش رکز دب بیس دعا
اس سے ایمان کی سلامتی کو بھی رکھو لاقیت ہو چکا۔ آپ کلم رسلوں
اک (رَحْمَةُ اللّٰهِ) کی مجتہد میں ہے تاجران افغان، ول خوش ہو گیا اللہ
کے درست ہیں۔

☆... احتجات کے بعد ان لوگ بالکل فارغ (دماغ سے تو ملے
تھے) ہیں اس لئے اب اچھا اچھا سوچنا ہے اور اس وکت تو کسی
اچھی جگہ صرف کہا ہوگا۔ کیون سچے بھول کی جائیں ہر جانشین اور
بجا جان سو روپی اکٹا کا ہاتھ اتی طلبی اس سمجھنے تو کری کی طرف
کیوں چاہے۔ خیراً ”جہت کی خوبی“ کیلئی شروع میں تو
ہمارے حکر انوں کی طرف لکھتی ہے ”ایں“ کہیں اور اسی پر چلی پڑتی ہے۔
”وَسُمْسَآ زَادِيَ“ روز بروز جدات والی پوری سخن کافی معلومات افراد
تھیں۔ کہکشاں تو بھی کہ طریقے بھول کی خوبیوں کے۔ کاش کروانیں
ام اسی سمجھتے والا اس مرتب کرنیں اور ”جہت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)“ پڑھ
لے تو خودا پتے کے سرخ نہ رہے ہوگا۔ جاتے جاتے صرف میکا کہنا
چاہوں گی کہ ”انسان سے تو پیدے ہئے جو تم سے پہلے چاگ کر
اللہ تعالیٰ کی محنتی صرفوف ہو جائیں۔“

(ایں غصیلی۔ ریپورٹ جان) ☆..... آپ نے اس شارے کے ادارے میں اپنے بندوقات کو جس طرح بیان کیا ہے مجھے تباہت افسوس ہوا ہے کہ آپ یہ سالارفون پر تباہی کی خصوصی فریت کی تجربی میں شائع کرنے میں بھروسہ سماں ازول اور ساری قومی کارخانے میں اس شارے کے لئے شائع کرتے ہیں ایک قام، انہوں کے لئے شائع کرنے میں ان جو ایں ایک قام ایسی خاصیت کو حاصل ہے میں اس قسم میں ایک قامی تجربی کی تجربی میں اس خواہی سے بچنے کا خطروخ آتے ہیں اور اس ایسی ایک بیسی کی مدد میں ہیں شدید بندوقات کا تسلیم کر کیا جائے اور شائع ہنسی کیا جائے۔ اب لیکن گھرمنڈی کے ایشہ کافی کے لئے اس بحث کو ختم کیا جا رہا ہے۔ (مردا شہر صحن غصیلی۔ کوچن لوٹو)

☆..... ”پھول“، ”پھیل“ اور ”روشنی“ میں ایک روشنی کی کاچیرا و کافی دیتا ہے اسی روشنی کی رہنمائی میں اس بخت سے چڑھنا شروع کر دیا ہے اور دالہین کے خواہیوں کو پورا کر دیں گی اُنکر بنوں گا۔ آپ بھرے لئے ماں کریں کا شاخ تعالیٰ مجھے بیرے مقصد میں کامیاب گرے۔ (۱۶) اس شارے میں ساری کہانیاں ہی بہت اچھیں ہیں۔

(محمد فطر قابلٰ پنجان آپار) ☆
 پنجاہیاں آپ کی شخصیت سے بعد حداڑ ہوں آپ کس انتھے
 طریقے سے ماہری روکن کی اصلاح کردیتے ہیں۔ پیارے
 پھول میں صرف کتابیں باختی نہیں بوٹیں بلکہ اس کا رہنگر حرف
 پر کلکتیں جاتے ہیں تو کوئی اپنے دادا کوچھ جانتا ہے کیونکہ کتاب خاکہ
 کی زبردستی ہے تو کہاں کامیابی ضرور جانتا ہے کوئی بھی کامیابی
 اس کی نہیں ہو سکتی کیونکہ اسی پر جائیدادی۔ کتابیں قابلِ عالم ہوئیں
 ہے اور جو نظریں ملیں پھول میں سب سے بڑی کامیابی ہے۔ پھول کو
 پڑکر ہر انسان سب سے راستے پر گامزون ہوتا ہے اور ایمان اندر
 کلکتیاں بڑھ کر ان کا اندر کلکتی کا چند پر وان چڑھتا ہے۔ اسکا اجر
 لکھاریوں کو بھی ملتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اسی تھالی یہے لوگوں کو
 فلاح دکاری نصیب فرمائے (امین) ☆

(تمیر اکتوبر۔ کربو۔ لیل) ☆
 (کامِ عظم) کامِ کاستان اور (ادارہ) میں آموز کیا جائیں
 ہیں۔ جماں بخوبی تاریخی جزوں میں دکھے کے تو سب جماں خوش ہوں
 گے۔ (اور خوب صدم میں جلا) کرک کی عالمی جنگ تھم ہوئی۔ 3
 دوپے کی واحدی بہت یہ پسند آئی۔ اگر ساری مانس اس طرح

دیانت و اداری کا انتظام اپنے بچوں کو سکھایا تو اٹاہلہ بہت جذل داد
شمارت ختم ہوئی اس کام میں بچوں کو بھی اپنی کامات کا ساتھ دیا جوگا۔
جو اونچے بچے ہوں گے وہ ضرور اپنی اپنی بات اپنیں کرے۔ (آپ
میں مانا کریں)

وقت پھول، پھر صرف کرہے ہیں (پھول پر جو دن صرف ہوتا ہے) وہ حقیقتی وقت ہے۔ پھول کی صرف کرہے ہیں کسی کی شان میں کیا نہ ہے اور سماں جیسا کہ کچھ اس سے کتنے اندازوں کی ترتیب ہوئی ہے کی ادارے سے مٹھوئے کے، کی کھلاج پڑھے سے، کی سوالات و جوابات سے اور کسی سبق امور کا بخوبی سے۔ فرمیدہ ہر طرح سے پر جو دن کی سب تریتی کرہے ہے۔ پھول نے جانے کا طریقہ کیا وہ کبھی نہ بیان کیا۔ مجھ سمت پہلے نہ تو مجھے تک حرب الائجی کیا جائے گا۔ سے۔ پھول کا طریقہ امور کیا کہ قبول و دعویٰ میں بندگی اعلیٰ امدادیے سے اس اکر پاستانے کی خلاف کوئی بات بھی رکھتے اس کو رکھا۔ اذکار کا ترتیب (دل کی باتیں ایمان کیں) میں کی جائیں کوئی بحث نہیں۔ اسلام سے بحث پیدا کی۔ امریکی پاری طنون میری جو زن تھی قرآن پاک کو جیلا (آفواہ بالش) اور شیخی کے پہلے کتابوں کو اپنی دیانتی ایامی و دینامیکی اتنا حوصلہ یا کا انہوں نے آفواہ بالش کے پاک کام کے لئے کو شہید رہا۔ تمہارے چان لاٹے ہیں جو حارب سے زائد مسلمان خواہ فکات میں خالی لیے جائیں گے وہ عرضت دردناکی زندگی کے مکمل داد۔ جائیداد دیں وجا کیس پہنچا تھا تھا کارکارہ گیا۔ چہار بھروسے پوچھ اتنا خداوند کی کل اڑی میں سب پر جوے ہوئے تو ملبوسی کی جا رکھتے وہت ہوئی۔ 55 سے زائد ستمہ ملک کے حکمرانوں کی ملبوسی کے اور ان کی سرکوبی کے لئے تکوڑے۔ اب تو سعدی بھی ہے۔ ان بھنوں کے ساتھ خذاب ایسی بھی اپنی کرفت میں دلے۔ (ام) شیخست۔ تقدیر بارگاہی۔

*..... چنان وادب میں ادارہ کوئی وفت کی خدمات درزشہ ستران کی طرح عیاں ہیں۔ روز نہ سماں وفت ہو۔ وفت ہو۔ پھول۔

سلانوں نے اس کو کیا تو دل میں کیا جو کار ان لایپ و اور بارے
نام سلانوں کی بے کیا کہاں میں ٹھوٹتے۔
(چوڑھی مدھیں دیکھاریاں)

☆.....آخری بار 14 نومبر 2006ء تک سون پر بیرونی بات
ہوئی تھی۔ اب تک یا پاس اپنے پرستے سے اپنے کرکٹ ہوئے اس
وقت میں نے فیضی اپنے بیکن کیا تھا۔ فیض اپنے کرکٹ کی اگلی
کی۔ میں نے کہاں پھر جو ہوں۔ پھر اپنے کا پھر جو ہوں۔ ازاں
کہنا رہے۔ آپ نے اس کا کافی طور پر خالی دھاراں پر دھانی۔ سو
اب من پیا کے سکے بخرا کر دیا۔ اور دو گھنی ہوں اور مددادری
ایک کرکٹ ہوں۔ دعا کریں وہی خیر خوبیت سے مکمل ہو جائے اور
میں پاں ہو جاؤں (عنان)۔ آگے کام۔ ایسا۔ اگلی اور امام
اے۔ ہر سی آف اسلام کا ارادہ ہے۔ رکھنے والے کس کے
حقیقی سن کر بہت افسوس ہوا۔ اللہ ان کو افسوس کے بچوں کے
سامنے کرتے تو پھر انہیں ہی پلے۔ (۱۴) اس کے لئے خدا عا
نخ (آمن) قادر و روزہ۔ وہ آیا (باد)۔

دکھو کہ جزو یوں ان کے لئے اور عربیاں اپنی شانداریں اور اپنی ایساں۔ پر اپنی کشاوری اچا۔ تاریخ کے میتھے میں پا کشانی کر کت ٹھم کی ایسا کامیابیں کے بعد اپنی خارجہ کی جائے گوئے میتھے نہیں۔ اسی کامیابی کے ساتھ اپنی بڑی ہاکی الگردی کا جان چلی۔

میں اپنے اگرچہ پاکیزے ہیں۔ پھر نے تھی سچ
میں صور (عہل) شاء آپ میں سے کی کام ہام یہاں
کا؟
☆.....علام اقبال اپنی خلوصت توپی سے جھپٹاں کی شاندار شعر
ڈالیں تھے اسی قام انسان بولوں سے کڑاں کے رہا جاؤں میں یاد
رکھیں (لہٰ تھی انکی مظہف فرمائی اور ان کے باس والدین

کہا یاں "میں کیا رہا تھا" "حساں باری" "ماجھ کا آئے" اور جس وہ ان کی خوب نہ سخت کر لیں۔ ماں اور برادر زندگی کا تھی ترین اداشوئے ہیں۔ جب تک کوئی چیز ہمارے پاس ہوئی تو ہم اس کی قدر تھتھ سے واقعی سوتے ہوئے۔ جبکہ جو کار پاٹان

اڑیوں اور سین پہنچانے سے عالم خداوند... اسی کی نی دلخواہ
کیں۔ (غیرہ رکت۔ کارپی) ☆..... مارچ کا شارہ زبردست تھا۔ پاکستان کے بارے میں مجھے
☆..... امید کریں کہ آپ تمہیت سے ہوں گے اور اپنا قبضت

معیار، مقصدیت اور مقبولیت کے 20 شاندار سال
پھول 57

For more information about the study, please contact Dr. Michael J. Hwang at (310) 794-3000 or via email at mhwang@ucla.edu.

حکومت فرمائے اور "پھول" کو ای طرف ترقی کی راہ پر گاہزن
پرکے۔ (امن) (محموزہ اکرم، محمد عییر اکرم، محمد زہبی اکرم۔ حاصل

پور)

☆.....پہلی کا خوبصورت شمارہ ملے۔ بدھ خوشی ہوئی۔ اقبال تیری

آج ضرورت ہے جیسا کو واقعی ہنسی بے حد ضرورت ہے ایسے

دیدہ بیٹھا کی۔ خصوصاً پاکستانی عموم کو واللہ تعالیٰ ایسا ہر جانہ میا

کر دے جو اس قسم کی گرفتی ہوئی سا کھو کر سارا دے کے درد تو ہمارا

حال.....اللہ تعالیٰ گناہ مکاف نہ کرو۔ اور میں بھرجنے بھر کیاں

سے نوازے آئں۔ ہمیں کیا بر احتمانت اور بڑا کون ہے صاحبِ اخلاق الوں

یہ لگیں۔ دو باتوں میں اور کارہیں فرق ہی کیا رہ جائے گا۔ دیکھ لیں

امتحان ہوں یا کسی رسمی میں خطا لکھنا لایاں ہو جگہ سختے ایسا

مقام بنا تیں ایسیں اور لڑ کے تھی دیکھتے رہ جیں پاچھ پاچھ بازی کرنے نظر

آئے ہیں۔ (سٹ لاؤکو) (ایمن کوئل، پرورد)

☆.....پہلی کا شمارہ بہت خوبصورت تھا۔ اس میں سب کامیابیں،

لنسیں، بنت و مہم و فہر و بہت خوبصورت اور اچھے تھے۔ سب قارئین

اپنا لکھتے ہیں۔ اس کا سرورتی بہت اچھا تھا یہ پھول رسالہ بہت

اپنا ہے اللہ تعالیٰ اے اور ترقی دے۔ ہماری دعا میں آپ کے

سامنے ہیں۔ (ٹھیری)

(محمود حسن، واصو، جنگ)

☆.....سرورتی بہت اچھا تھا۔ نفت اور محض پاڑ کر بہت اچھا تھا۔

کرکٹ کی عالمی جگہ 2011ء پڑ کر بہت جڑے آیا۔ کرکٹ کے

بارے میں اتنی معلومات دیتے کا بہت بہت شرمند کیاں ہیں

احساس بیداری، قانون اور ملک کا فرشتہ بے حد پسند آئیں۔ (حمد

شیریار، شاکوت)

☆.....ایمیل 2011ء کا شمارہ بہت ای اچھا تھا۔ میرے نویں

جاعت کے بڑے کمپنی ہوئے تھے وہ ملکی خوشبوہ ہے جیا اور

ایمیل ہو گئے ہیں (الشقالی کا یاپ کرے)۔ میرے اللہ تعالیٰ سے

دعا ہے کہ وہ پاکستان کے حق میں بہتری کرے اور ان لوگوں کو یہ

پیغام دینا چاہوں گی جنہوں نے مستقبل میں پاکستان کے لئے

کرکٹ پیش میں جانا ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ کی سے نہ ڈریں اور

صرف اللہ پر اور اپنے آپ پر بھروسہ کر جس کا سماحت دیں۔ (کبکر

وکیل من)۔ (رسو عالم، لاہور)

☆.....میرا نام کی میں۔ "صفحہ تباہی" میں شانہ، ہوا گرام نہیں

مل۔ (اس میں وہ مام شاہ کے جاتے ہیں جو مقام پہنچ لے

ہیں، انعام یافتگان کے نام "اخمامات کی برست" میں شانہ کے

جااتے ہیں)۔ (جو یہ شاہ بخود قادری، میر پاڑ اسکری)

☆.....رس کریم سے دعا ہے کہ وہ آپ اور بلکہ تمام سماں پر

اپنی رحمت کی شکل میں برستارے (امن اس پر بھول بہت حمرا

ہوا تھا۔ (آپ کے غلامیں کی شہرتی جسے)

(میر پھر، سین، سراۓ

سرور)

☆.....اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ پھول کو دن دی رات

چکنی ترقی دے اور اس کے تمام لکھنے اور پڑھنے والوں کو کامیابیاں

عطافڑا کے۔ پاکستان اس وقت تک اور دوسرے گزر رہے اور بلکہ

ذین طائفی اسے فیر حکم کرنے کے در پرے ہیں۔ فوجوں اس کو

ملک کی ترقی و خوشی کے لئے چدید طبلہ سے آرست کرنا اور اسے

قیام پاکستان کے چھٹی مقام سے روشناس کرنا واقعت کی اہم ترین

ضرورات ہے۔ میر، نفت اور کریم پاڑ کر ایک بارہ ہرگز ایمان مازہ

ہو گیا۔ اواری میں آپ سے ملاقات ہوئی۔ اپل کا شمارہ میں

سب کامیابیں ایک سے بڑے کر ایک تھیں، سب سے بہترین کیاں ہیں

کا فرشتہ (اب قاسم) 3 روپے کی وادی ہے ایسا ہمیشہ اپنے

(فریض منیر) اور محنت کی خوشبو (خدیجہ شہزاد) (واہ پنی ترقی خود

سے بھی لفظ اندر نہ ہو رہے ہیں۔ (خط کے ساتھ وہ بھی بھگوانی

تھی) بہت اچھی تھیں۔ آخر میں میرا سب سماں کو یہ بیان ہے کہ





اچھی کتابوں کا انتخاب پھول اور والدین کیلئے ایک مسئلہ ہوتا ہے ہم آپ کی مشکل آسان کے دیتے ہیں۔ ہم ہر ماہ آپ کے لئے ہبھرن کتابوں کا انتخاب پیش کریں گے۔

خود پڑھئے دوسروں کو تھہ دیجئے



نام کتاب.....پاکستانی نوجوان کاران
مصنف.....محمد منازار ارشاد
قیمت.....200 روپے
ناشر.....کائنی منتشر شارپیٹر - فیروز منیر،
غزنی شریعت اردو بازار لاہور۔ فون
0300-42347981

محمد منازار ارشاد کی شخصیت بہم جھٹ ہے۔ وہ شاعر، ادیب، محقق، مترجم اور میں وہ کی سال سے قدریں تمیم میں میں پاکستان ان کی پہلی محبت ہے۔ ان کی پیداوار کتابیں مختلف موضوعات پر شائع ہو چکی ہیں۔ زیرِ نظر کتاب کے لئے انہوں نے مزدود موضوع تھبیت کیا ہے۔ فائدہ خارجی کے اہم ہوں نے اپے پہلو روشن کروائے ہیں جن کی طرف دھیان نہیں جاتا مثلاً دعا یا نفع پیچوں کے لئے نفع، پیچوں پیچے کے حوالے سے نفع، پر دیوبیون کے حوالے سے نفع، نقشیانی نفع۔ کتاب میں معرفت نہیں کوئی کا علاوه غنہ نہیں کا دار تاریخی شامل کے گے ہیں۔ یہ خواہ کی ایک ایک دلچسپ اور مفید کتاب ہے۔

☆☆☆☆☆
نام کتاب.....پہلو آف آئینگ (انگریزی)
مصنف.....محمد رشد رفیق
قیمت.....200 روپے
ناشر.....لاریکی بیلی ٹیکسٹر۔ رائل پارک لاہور۔ فون

0322-4413623
دنیا میں بچا کھا ہے۔ مشرق و سطی خاص طور پر فلسطین پر آڈیٹ (Auditing) کا شعبہ تھا اسے اہم ہے۔ ہر ایسا نئی بربریت کے حوالے سے چاروسے زائد صفات پر مشتمل اس کتاب میں بہت سے اکشافات کے لئے شروری ہوتا ہے جو کہ تجربہ کار آؤٹیٹ کرتے ہیں۔ آڈیٹ کے پیش اس کتاب میں رہن مشتمل کے امکانات ہیں۔ زیرِ نظر کتاب کا شعبہ میں رہنے والے طالبات کی رہنمائی کے لئے مرتب کی گئی آڈیٹ کے طالب طالبات کی تاریخی انتظام کو پیش ہے۔ اس آسان اور جامع کتاب میں احتیاطی نقطہ نظر کا گایا ہے۔ امنتر سے اعلیٰ مارچ کے طباء کے لئے مفید کتاب ہے۔

☆☆☆☆☆
نام کتاب.....فلسطین میں موساد کی دہشت گردی
مصنف.....صہما منازار
قیمت.....300 روپے
ناشر.....لاریکی بیلی ٹیکسٹر
لاہور فون 37652546

صہما منازار نو روانے وقت گروپ سے واپسی ہے۔ ان کے مضامین امت مسلم کے موضوع پر ”نمائے ملت“ میں شائع ہوتے ہیں، اسرائیل نے اپنے ناٹاک و بود کو برقرار کر کے اور امت مسلم میں انتشار پیدا کرنے کے لئے موساد اپنی اسرائیلی یکریت سروں اپنی کا جاں پوری

دنیا میں بچا کھا ہے۔ مشرق و سطی خاص طور پر فلسطین پر آڈیٹ (Auditing) کا شعبہ تھا اسے اہم ہے۔ ہر ایسا نئی بربریت کے حوالے سے چاروسے زائد صفات پر مشتمل اس کتاب میں بہت سے اکشافات کے لئے شروری ہوتا ہے جو کہ تجربہ کار آؤٹیٹ کرتے ہیں۔ آڈیٹ کے پیش اس کتاب میں رہن مشتمل کے امکانات ہیں۔ زیرِ نظر کتاب کا شعبہ میں رہنے والے طالب طالبات کی رہنمائی کے لئے مرتب کی گئی آڈیٹ کے طالب طالبات کی تاریخی انتظام کو پیش ہے۔ اس آسان اور جامع کتاب میں احتیاطی نقطہ نظر کو پیش ہے۔ امنتر سے اعلیٰ مارچ کے طباء کے لئے مفید کتاب ہے۔

☆☆☆☆☆
نام کتاب.....حج بخاری بحوث تفسیر الباری
تایف.....علامہ منیر احمد بخاری
قیمت.....300 روپے
ناشر.....جامع محمد بن حنبل - A-III بیک 977-36823128

حضرت امام بخاری 194 ہجری کو بخارا میں پیدا ہوئے۔ ان کی عمر دس سال ہی بخاری تھام اسے کا شوق پیدا ہو گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ میں نے 1080 محمد بن حنبل سے کرام سے احادیث پڑھیں۔ تمام حقیقین کا اتفاق ہے کہ قرآن کریم کے بعد حج بخاری تمام اسے اسی ہے۔ روایات میں ہے کہ وہ ہر حدیث لکھنے سے پہلے عرض کرتے اور درست کھل پڑھتے۔ وہ ہر تیسی رات قرآن مجید ختم کرتے۔ معروف عالم دین علماء میں احمد بن حنبل نے حج بخاری کی شرح تفسیر الباری از وحید الدین صالح کو مہاتما ”سید حسراست“ میں جا شیخات سے شائع کرنا شروع کیا اور حسراط کی فرمائش پر کتابی صورت میں پیش کیا جو جلد اول ہے۔ وجہ اسی زیرِ تسبیب ہے۔

حج بخاری میں سات ہزار سے زائد احادیث ہیں۔ ہر مسلمان کے لئے ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆
نام کتاب.....لباس اور پردہ
مصنف.....حافظ صالح الدین یوسف
قیمت.....140 روپے
ناشر.....وارالسلام - 36 لاری مال سکر ریٹ لارہور۔ فون

37110081
کتاب دہشت کے حکایت کی بھروسی میں پردے کی روایت صد یوں تک میکم رہی لیکن اخباروں صدی میں اسلامی ممالک پر مفری پیغامبر نے اس روایت کو کمزور کیا جس سے بھی پردے کے حوالے سے خی بخشن کا آغاز کر دیا۔ یوں یہ تفہیل لگا۔ پرنس اور ایکٹر ایک میڈیا بھی اس کے قرودخ کا باعث ہے۔ ممتاز سعودی سکارا شاعر محمد بن صالح نے پردے کے نام سے فخر سارا شان کیا جس میں والائے پردے کی اہمیت کو حاجاً رکیا گیا ہے۔ اس کا آسان ترجمہ بھی کتاب میں شامل ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان خاص طور پر مسلم خواتین کو ضرور پڑھنی چاہیے تاکہ وہ پردے کی ضرورت و اہمیت اور فضائل و برکات سے آگاہ





انتحاب: اُمّ قسم

ہو غریب بھائی کے گھر آیا۔ پچھے مت کی پکھ جعب پھٹک پھٹک پسینے کا حکم دیا چکی۔ فوراً نمک پیس پیس نے بھکی کو نمک پسینے کا حکم دیا چکی۔ ڈالا اور وہ بھکی اس سے لے لی اور گھر لے گیا۔

گھر لے جا کر بھکی کو حکم دیا۔ ”تلے ہوئے جھینگے اور ملاج بھی لالج میں چکی کو رکھنے کا طریقہ تو پوچھنا ہی بھول گیا تھا۔“ اورے کچکی میں سے کھٹا کھٹ جھینگے اور پڑا شے بناؤ۔“ اورے کچکی میں سے کھٹا کھٹ جھینگے اور کچکی کو رود کے شروع ہو گئے اور پھر اس بھائی کو یاد آیا۔ اور بہت شور مچایا مگر بھکی تھی کہ یہ تھی۔ سارا جہاڑ نمک سے بھر گیا اور ڈوب کر سمندر کی تھہ میں چلا گیا۔ ساتھ ہی بھکی بھکی اور وہ بھکی آج نمک کی دیر میں سارا گھر پر انہوں سے بھر گیا اور امیر بھائی کچکی کوئے کرو اپس بھاگا۔“ ارے بھائی اس کو بند کرو ہے اور بھکی وجہ ہے کہ سمندر کا پانی نہیں ہے۔

پرانے زمانے کی بات ہے ایک شہر میں دو بھائی رہ جتے تھے۔ ایک بھائی تو بہت امیر تھا اور دوسرا بہت غریب۔ ایک دن غریب بھائی امیر کے گھر گیا اور کہنے لگا۔ ”بھائی ہمیں کچھ کھانے کو دو آج تو گھر میں بھکی کچھ نہیں ہے۔“ امیر بھائی بڑا بد مرد راج تھا مگر اس نے ایک بکرے کی ران لا کر غریب بھائی کو دی اور کہا کہ ”یہ لے لو اور بھاگو یہاں سے۔“

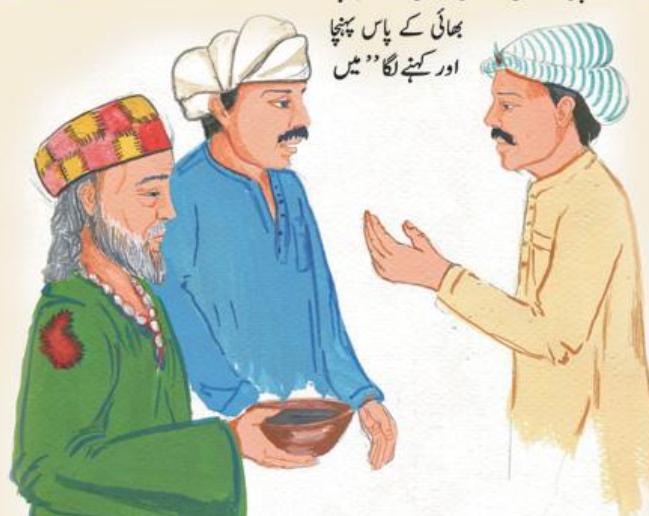
غریب بھائی ران لے کر چل پڑا۔ کچھ ہی دور گایا تھا کہ ایک سفید داڑھی والا باملا۔ بامبا کہنے لگا ”بیٹا میں بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کو دو“۔ غریب بھائی فوراً بولا۔ ”بامبا! میرے پاس تو صرف یہ ران ہے۔ آپ میرے گھر آئیں میں آپ کو پکا کر کھلانا ہوں گا۔“

”میں تو تمہارا امتحان لے رہا تھا“، بامبا بولا۔ ”مگر کیونکہ تم اچھے آدمی ہو میں تھیں ایک بڑے کام کی بات بتاتا ہوں۔ اس سامنے والے گھر میں کچھ لوگ رہتے ہیں جن کے پاس ایک عجیب غریب چکی ہے۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو کچھ چاہو وہ خود بخود اس میں سے لکھا شروع ہو جاتا ہے۔ چکی میں سے ہر چیز لکھی ہے سوائے گوشت کے۔ تم وہاں جاؤ اور ان لوگوں کو یہ گوشت دے کر ان سے یہ چکی لے لو۔“

غریب بھائی یہ سن کر اس گھر میں چلا گیا۔ وہاں کچھ لوگ تھے۔ گوشت کی ران دیکھ کر اُن کی ران کی پکب پڑی۔ انہوں نے گوشت خریدنے کی بہت کوشش کی مگر اس نے انکار کر دیا۔ کہنے لگا میں یہ گوشت پھیپھی گانہ نہیں۔ البتہ وہ سامنے جو بھکی پڑی ہے وہ دو تو گوشت لے لو۔ پہلے تو ان لوگوں نے انکار کیا مگر گوشت دیکھ کر رہ نہ کسے سو فیصلہ ہو گیا۔ گوشت انہوں نے لے لیا اور بھکی غریب بھائی کو مل گئی۔

وہ یہ چکلی لے کر اُس بامبا کے پاس آیا تو بامبا نے اسے چکلی سے کام لینے کا طریقہ بھی بتا دیا۔ خوش خوشی وہ چکلی لے کر گھر بیوی کے پاس آیا۔ چکلی زمین پر رکھی اور اس چکلی کو جس چیز کا حکم دیتا وہ چلنا شروع کر دیتی اور وہی پیڑا اس میں سے لکھی شروع ہو جاتی۔ چکلی دنوں میں امیر بھائی کو بھکی پکتے چل گیا۔ وہ بھاگا

لیوڑ کی لوگ کہاں



سمندر کیسے نمکین ہوا؟

غریب آدمی ہوں یہ بھکی مجھ دے دو چند دن بعد واپس کر دوں گا۔“ غریب بھائی تو اب امیر ہو چکا تھا سب کچھ تھا اس کے پاس، اس نے بھکی ملاج کو دے دی



”عہنت کش اللہ کا دوست ہے“

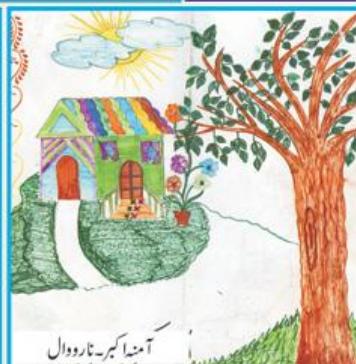


امیر۔ قاعدہ پیر ارگانہ



پھول آئند گلزاری میں سرفی جماعت و تمثیل کے پیچھے راستے
ہیں۔ پچھے پیٹھکار کے رہنمائی پا سیدرت سائز تسلیمی بھی کھا کتے ہیں

ربیعہ خورشید۔ اسلام آباد
”خوبصورت منظر“



آمنہ۔ کبیر۔ نارودوال

روینہ ناز۔ کراچی



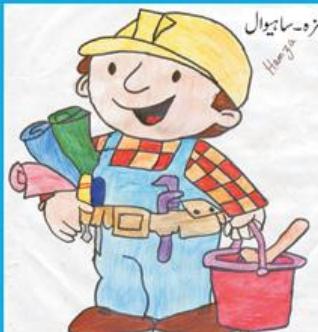
مہوش خان۔ سرگودھا



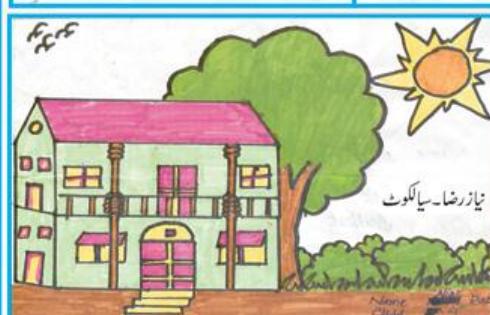
سیدہ مدحیہ بخاری۔ شنون پورہ



محمد حمزہ۔ ساہیوال



عمر



نیاز رضا۔ سیالکوٹ

صباحت یوسف۔ لاہور



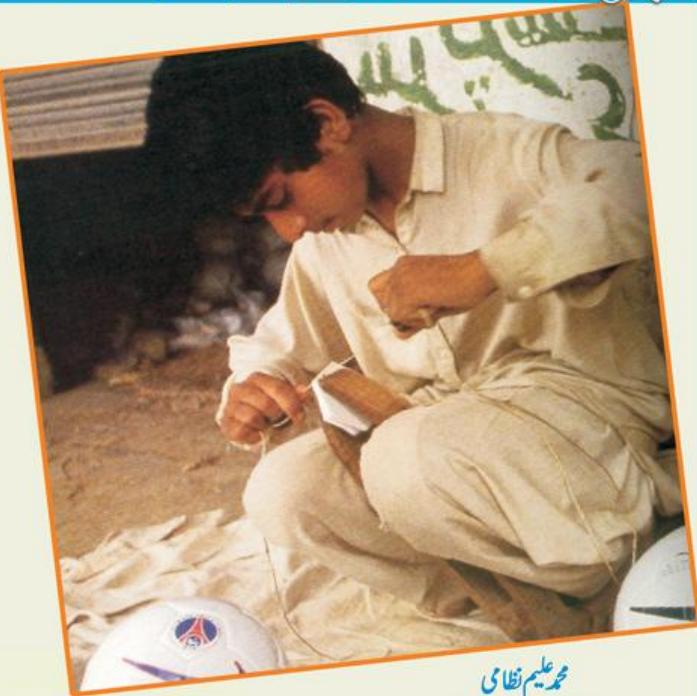


”محنت کش اللہ کا دوست ہے“

دن رات میڈیا پر نظرے لگائے جاتے ہیں۔ ان کے ہاں تو تعلیم کا تصویر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ دن رات محنت اوقات میں کام کریں تو مزدور۔ پتھر و ہوپ میں عمارتیں تعمیر کریں تو مزدور۔ جتنی آگ میں لوہا پکھلائیں تو مزدور، اپنی طاقت سے زیادہ وزن اٹھائیں تو مزدور اور اگر گرمیوں کی کثرتی ہوپ میں زینتوں پر کام کریں تو مزدور۔

مزدوروں کا عالمی دن کم می۔ کوہ سال منایا جاتا ہے لیکن اس سے مزدوروں کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ان کے لئے یونین تو ہبائی گئی ہے گراس سے ان کو کوئی مفاد نہیں ملتا۔ ان کی مزدوری میں اضافہ تو کیا جاتا ہے مگر اضافی آمدن ان کو نہیں دی جاتی۔ ان سے محنت اوقات میں کام تو لیا جاتا ہے مگر ان کی محنت کا معاوضہ ان کو نہیں دیا جاتا۔ اس کے پچھے بہت سی وجہات ہیں۔ مزدوروں کی یونین کو مزدوروں کا کمیونیشن پلیٹ فارم کہا جاتا ہے مگر اس پلیٹ فارم پر نظرے صرف اس وقت تک لگتے

ہیں جب تک یونین کے لیڈر کی جیب بھاری نہیں ہو جاتی۔ مزدوروں کی آڑ میں یونین کے لیڈروں کی عیش ہو جاتی ہے۔ نی اکرم (علیہ السلام) کا ارشاد ہے ”جس نے محنت کر کے روزی کمالی اللہ کا دوست ہے“
☆☆☆☆☆



محمد علیم ظفای

صرف چنانہ لکھا ہوتا ہے۔ آج کا مزدوروں رات محنت کر کے بھی دو وقت کی روٹی نہیں کھا سکتا اور ان کے گھروں اپنے قابلِ رحم زندگی پر کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ محنت زیادہ اور مزدوری کم ہے۔ مزدوروں کی نیز مزدوروں کی محنت کی بدولت ہی زندگی سے لطف انداز ہوتے ہیں۔ ان کی اہمیت کی سب کو خبر ہے۔

نہیں خبر ہے تو ان کی سکتی ہوئی زندگی۔ ان کے غمزدہ چہروں کی ان کے بھوک سے بلکہ ہوئے پھوک کی،

ان کے بن علاج کے مرتبے ماں باپ کی اور ان کی بے سر و سامانی کی حالت میں گزرتی ہوئی زندگی کی۔ ہم ان کے چادوئی ہاتھوں کی قوت سے بیانی ہوئی پیزوں کو دیکھ کر عرض عرض کر اٹھتے ہیں مگر ان کے خالی اور رُخی ہاتھوں کو نظر انداز کیوں کر دیتے ہیں؟۔ ہم محنت کرنے والوں کو عظیم تو کہتے ہیں مگر ان سے ناطہ جوڑتے ہوئے کہرتا ہے۔ آخر کیوں؟ ہمارے ملک میں مزدور کی زندگی ایک ایک چلتے ہوئے کوہوکی مانند ہیں چلی ہے جس کی قسم میں

کم می۔ مزدوروں کا عالمی دن



حافظہ حصہ قبول

حضرت میر شاہ جمال اللہ کے بہت نیک اور پر نیز گار
ہندے تھے۔ آپ کا مزار لاہور میں ہے۔ ایک دفعہ کا
ذکر ہے کہ حضرت میر شاہ سے ان کے ایک مرید شیخ
حسن نے عرض کیا ”یا حضرت دعا بیٹھ کے میرے کاروبار
میں اللہ تعالیٰ برکت دے“ حضرت شاہ جمال نے شیخ
حسن کے لئے دعا فرمائی اور ساتھ یہ نصیحت فرمائی کہ
دیکھو غلطہ پورا تو لا کرو“

شیخ حسن کی اندر وون لاہور غلکی دکان تھی اور
وہ تو نے میں کچھ کی یہ تھی سے کام لیتے تھے
جس کی وجہ سے روزی میں برکت نہ تھی
لیکن حضرت میر شاہ جمال کی نصیحت
نے ان کے دل پر اتنا اثر کیا کہ انہوں
نے تو نے میں کی بیٹھی کرنا بالکل چھوڑ
دیا اور اس میں اتنی احتیاط سے کام
لیتے کہ جب کوئی گاہک ان سے غلط
خریدنے آتا تو وہ ترازو گاہک کو تھما
کر کہیے ”لو بھائی خود ہی توں لو“
گاہک چاہے کتنا ہی بھلک ہوا توں
کیوں نہ قول لیتا مگر شیخ حسن کی
زبان سے کبھی کوئی اعتراض جاری نہ
ہوتا اور نہ وہ گاہک کا ہاتھ ہر یہ غلط
ترازو میں ڈالنے سے روکتے۔ خدا کا
کرنا دیکھئے کہ بقول شاعر

نگاہِ ولی میں ڈہ تائیر دیکھی
بلتی ہزاروں کی نقدیر دیکھی
اللہ پاک نے شیخ حسن کے کاروبار میں اتنی
برکت ڈالی کہ انہوں نے اپنے ترازو کے لئے
سونے کے باث بخال نے اور یہ باث آہستہ آہستہ
پورے شہر میں مشہور ہو گئی کہ شیخ حسن کے ترازو کے
سونے کے باث ہیں۔ دور کے لوگ یہ کہ جان
ہوتے اور ان کے باثوں کو شوق سے دیکھنے آتے، ایک
دن شیخ حسن اپنے ترازو کے سونے کے باث لے کر
شیخ حسن نے فوراً حکم کی تیار کرتے ہوئے دیاں سے
اپنے بیرونی حضرت شاہ جمال کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور عرض کی ”یا حضرت آپ“ کی دعا و نصیحت سے
اللہ پاک نے میرے کاروبار میں اتنی ترقی و برکت دی
کہ میں نے اب غلط تو نے کے لئے سونے کے باث بخال
خیال بالکل نہیں آیا کہ یہ سونے کے اتنے بیکنی باث ہیں
☆☆☆☆☆

”رزق حلال“

انہیں اس طرح ضائع کرنا عقل کے منافی ہے لہذا انہیں
دریا میں نہیں پہنچانا چاہئے۔ بے عقل اطاعت بیرون مرشد
ہے بھی اسی چیز کا نام بقول شاعر
بے خطر کو چاہی آش نمروڈ میں عشق
عقل ہے محظیا شاہی لے لب ہام ابھی
محض یہ کہ جب شیخ حسن نے اپنے بیرون مرشد کے حکم کو
بجا لاتے ہوئے سونے کے باث دریا میں پہنچک
دیئے تو اس واقع کے دو تین دن بعد پکھا اس
پاس کے دیہات کے کسان اپنا غلم
فروخت کرنے کے لئے لاہور شہر آ
رہے تھے۔ ان کے راستے میں وہی
دریا آتا تھا جس میں شیخ حسن نے
سونے کے باث پھیکے تھے۔
اس زمانے میں دریا پر میں نہیں
ہوتا تھا لوگ اسی جگہ سے گزر
کر دریا پر کر لیتے جہاں پانی
کم ہتا۔ جب کسان دریا
میں سے گزر رہے تھے
کہ باث ان کے پاؤں سے
نکلا گئے۔ انہوں نے ان
پاؤں کو پوپی نے باہر نکال کر
دیکھا تو فوراً سچاں گئے کہ پیش
حسن کے باث ہیں۔ کسانوں
نے وہ باث لا کر شیخ حسن کے
حوالے کر دیے شیخ حسن ان باؤں
کو لے کر دوبارہ حضرت شاہ جمال کی
خدمت افسوس میں پہنچے اور عرض کی۔ ”یا
حضرت میں نے تو آپ“ کے عکس پر ان باؤں
کو دریا میں ڈال دیا تھا مگر یہ پھر میرے پاس آ
پہنچے، حضرت شاہ جمال نے فرمایا ”یہ قحط تمہارا امتحان
تمہارے پاس والپس آ گیا حال کی ملکی میں اسی ہی
مال میں اتنی برکت دی کہ جو مال تم نے اپنی حلال کیا
لئے ہیں، یہ کہ حضرت شاہ جمال نے فرمایا ”جاؤ اور جا
سے کمیا تھا وہ دریا میں ڈالنے کو بھی ضائع نہیں ہوا۔ اور
کران سونے کے باؤں کو دریا میں ڈال دو“
تمہارے پاس والپس آ گیا حال کی ملکی میں اسی ہی
شیخ حسن نے فوراً حکم کی تیار کرتے ہوئے دیاں سے
برکت ہوتی ہے۔
”تاریخ اسلام کے پچھے واقعات“ سے انتخاب حافظہ
حصہ مقبول، ہر پچھلے سا ہیوں)





زمر سلطانہ

عامر اور ظہیر دنوں ایک ہی جماعت میں بڑھتے تھے۔ ظہیر کی عادات اور بگڑتی چلیں گئیں وہ حد سے زیادہ فضول خرچ اور عیش پرست ہوتا گیا اسے لینین تھا کہ اس کے والدے ایف ایشی کے احتمان میں ضرور پاس کروالیں گے لیکن اسے محنت کرنے پڑا ہے کیونکی ضرورت نہیں۔

چہاں غریبیوں سے فترت کرتا تھا وہاں ایک ہے اور وہ جانے کیا کچھ کہتا رہتا تھا اور کوئی بھی اسے روکنے والا نہیں تھا۔ ایک دن ظہیر اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑکی غریبیوں کا عمار کے والد کو فوت ہوئے تیرہ ماں کا عرصہ گرد پکا تھا۔ اب عامر جنم بھائیوں کا طالب علم تھا جو کہ بیشہ کالاں میں اپنی ذہانت اور محنت کی وجہ سے چلی پوزیشن حاصل کر لیتا تھا۔ تماں طالب اور راستہ دار کوہنجات پندرہ کرتے تھے۔

دوسری طرف ظہیر ایک بہت ایسی گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ غریبیوں سے تمباکی نفرت کرتا تھا۔ بے حد لاؤ ہونے کی وجہ سے اس کی عادات بڑی چکی تھیں جس کی وجہ سے وہ اپنی خوبیوں کو خامبوں میں پدل چکا تھا۔ کوئی بھی اسے اس کی خوبیوں کی طرف اور بگڑی ہوئی عادات کو تھیک کرنے کی طرف توجہ نہیں دلاتا تھا۔ اساتذہ اور بیرون کا ادب کیا ہے وہ جانتا ہی نہیں تھا۔

غور کا سر بجا

ظہیر کے بہت تم بہر آئے عامر کو سکارا شپ مٹا اور وہ کافی میں داخل ہو گیا۔ ظہیر کے والد نے اش و سوچ کا استعمال کرتے ہوئے اسے کافی میں دیا گیا اور یوں وہ گرفتار کئے گئے۔ اب ظہیر اور اس کی ماں نے اپنے رشتے داروں اور ملنے ملاجئے والوں سے راستے کے لئے ظہیر کے والد کو جیسے رہا کروایا جائے مگر کوئی بھی کوشش باراً درجات نہ ہوئی۔ اور یوں ایک پی کوئی، کار سب پچھپتی اور بھاری جرمانہ دے کر ظہیر کے والد کو بیانی لی۔ مگر ہوا کیا کہ اب وہ سلے یعنی اسی دن ہے بلکہ ہمارا پرداہی کی وجہ سے قیام پیشی دوست سے بھی محروم ہو گیا اور دوسری بخوبی میں کھانا پیس۔ عامر نے تصرف اپنی بچھانی مکمل کر لی بلکہ اُتریست کی ذگری بھی حاصل کر لی۔ اب وہ ایک امیر اور ملساں ڈاکٹر کے نام سے شبور ہو گیا۔

ایک دن ظہیر کا گز رعا مر سے لیکنک کے قریب سے ہوا جس پر لکھا تھا۔ ”عامر بیٹک“ اسی وقت عامر بھی کسی کام سے باہر آتا تو ظہیر کو کہ کو دنگ رہ گیا۔ ظہیر بولا ”عامر اور یہاں“ عامر بولا ”وقت کیسے بدلتا ہے۔ دیکھا غور کا سر بیشہ بچھا ہوتا ہے۔ عامر نے ظہیر سے اس پر گزرے ہوئے دعاقت کے بارے میں سنا۔ عامر نے تمباکی افسوس کا احتمار کیا۔ اساتھ ہی ظہیر نے بھی اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ کوئی ایجاد کرنے اور بچھانے سے کی دوسرے کام ایشی میں ہوتا بلکہ خود انسان اپنے مقام سے گر جاتا ہے۔ واقعی تم نے صحیح کہا تھا کہ غور کا سر بیشہ بچھا ہوتا ہے۔



”معنت کش اللہ کا دوست ہے“

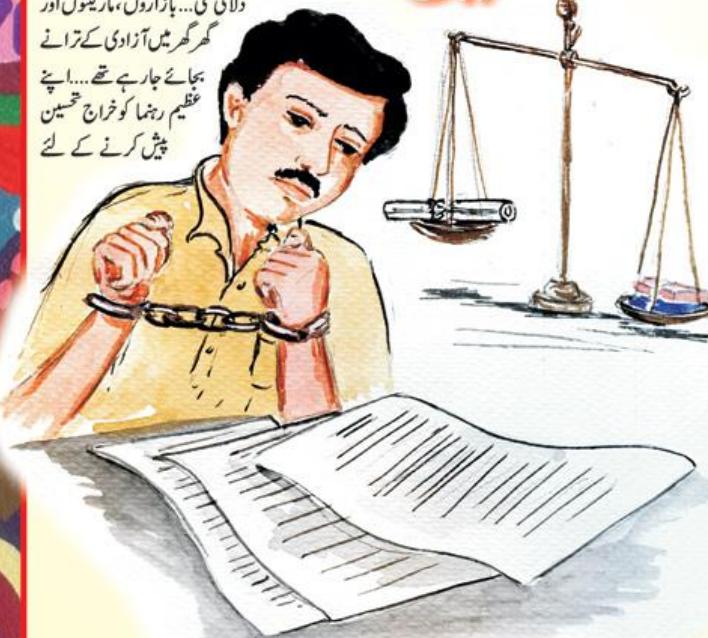


بھی جائے اور عملہ آمد بھی کریا جائے..... فیصلہ ہو گیا۔
تحوڑی دیر بھٹی وی پر حکومت کی جانب سے اعلان کیا
گیا کہ ”غدار“ کو کھلی عدالت میں سب کے سامنے لایا
جائے گا۔ اس اعلان کے بعد لوگوں کا غصہ کم ہوئے گا۔

اور شرکت کی جگہ سے بھی ہوتی تھی... اس کے سارے افراد پر
کھلی عدالت لگ چکی تھی... سب سے بڑی شاہراہ کے
زمون کے نشان تھے... یہ کہکہ جب اس نے اشتغال
اگلے تقریب تھی جب لوگوں نے اسے بہت مارتا تھا۔ وہ تو
اس کی قمت اچھی تھی جو وہاں موجود انتظامیے کے افراد
اے چاکر لے گے... ورنہ لوگ اس کی تکابوں کو دیجئے
”غدار“ نے ایک نظر سارے مظہر پر ڈالی اور یہ سکریا
جیسے اسے یہ سب ہونے کی توقع پہلے سے تھی...
کٹھرے میں اس کے کھڑے ہوتے ہی تھے صاحب نے
ہٹھڑا کاٹھ دی... اب انتقال تو صرف اس ”غدار“

کا..... تھوڑی دیر بعد ایک بکتر بندگاڑی میں بھرم کو لایا
لکھ میں ہر بار کی طرح اس وغیرہ بھی آزادی کا جشن
گیا... گاڑی سے باہر نکتے ہی اس نے بے اختیار اپنی
آنکھوں پر ہاتھ رکھنا چاہا جیسے اب تک وہ گہرے
اسے عالم کے حوالے کیا دیا جائے... عالم خود اسے
سرزادیں گے... حکومت اور انتظامیہ مخت مسئلہ کا شکار
تھی... ایک طرف عالم کا عین وغیرہ سمجھ نہیں رہا تھا

..... کٹھرے میں آزادی کے ترانے
بجائے جاری ہے تھے... اپنے
غظیم رہنمای کو خراج تھیں
پیش کرنے کے لئے



محمد طاہر عزیز

صورت حال بجزتی چاری تھی... لوگوں کا عین وغیرہ
انتباہ گیا تھا کہ انتظامیہ کے لئے انہیں سنبھالا مسئلہ ہو
رہا تھا... باوجود اس کے کہ سارے شہر میں کشفناذ کر دیا
گیا تھا... اہم عمارتوں کے گرد خاردار تاریخی کی پاڑیں
تھیں... کئی اہم سڑکیں بند تھیں... جگہ جگہ پویس اور
ریخربز کی چوکیاں بنادی گئی تھیں... کسی بھی مکملکوں آؤ
کو گولی مار دینے کا آزاد دیا جا چکا تھا... لیکن ان سب کے
باوجود عالم کا عصہ آسمان کو چھوڑ رہا تھا... وہ بار بار یہوں کی
شکل میں نمودار ہوتے اور ہنگے کرتے ہوئے گلیوں
میں روپیش ہو جاتے... ہر طرف ایک ہی گونج
تھی... ”غدار وطن“، کو سرعام پھانسی دی جائے... یا پھر

”سراس غدار کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے گولیاں مار دینی
چاہیں“، ایک نے لہا۔
”اسے ایسی سزا دیتی چاہیے کہ سارے لوگوں کو عبرت
حاصل ہو... ایسی سزا جس کے بعد کوئی بھی دوبارہ اسی
 حرکت نہ کر سکے“، وہ سے نے کہا
”ہمیں کوش کرنی چاہیے کہ اسے سرعام چوک پر چانسی
وی جائے اور اس مسئلہ کو رہا راست کیروں کے ذریعے
پوری دنیا کو دیکھایا جائے... اس طرح نہ صرف عالم
مطمئن ہوگی بلکہ پوری دنیا کی پیغام بھی مل جائے گا کہ
ایسی ہم میں اتنا دم ہے کہ اپنے ملک کے غداروں کے
ساتھ محبت ناک سلوک کر سکیں“، ایک اور آزاد آئی

”بالکل تھیک... اس غدار کے خلاف ہمارے پاس
پورے ثبوت بھی موجود ہیں... یہ کیس ایک ہی دن میں
نہ سکتا ہے... عدالت سے درخواست کر کے کھلی عدالت
لگائی جائے... اور سارے میڈیا کے سامنے اسے سزا دی

هم شرمند ہیں



”محنت کش اللہ کا دوست ہے“

بھی بھائی پر لٹکئے ہیں جو پانچ برا کام برثوت اور سفارش سے کرانے کے عادی ہو چکے ہیں... تب میں سمجھوں گا کہ آپ نے انساف کیا ہے جاتا والا“

”انساف کے تقاضے ہم خوب نہ جانتیں گے... اس کی فکر مت کرو... یہاں ہم تمہاری تقریر نہ نہیں پڑھتے۔ نداروں کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو بچانے کے لئے دوسرا فلٹ لوگوں کی مثال بیٹھ کر نہ گیں..... ہم صرف اتنا جانتا چاہتے ہیں کہ تم نے ہمارے عظیم رہنماؤ کی تسلیل کیوں کی؟“ مجھ سے بھت بہت کہا۔

”جس میں نے تو صرف اپنے ہم وطنوں کو آئندہ دکھایا تھا... میں نے تو صرف اپنے کھانا تھا... اور میں اپنی بات کا آغاز کیا قائم ہوں....“ وہ نذر ہو کے بولے جارہا تھا۔

”جاتا والا... اس سے بڑا اور کھلاشتہ مگن نہیں ہے۔ لوگوں کی چمگدیاں بڑھتی جا رہی تھیں... ایک توقف بھروسوں جوان کہنے والا“

”میرا طاقت ایک متوسط درجے کے گھرانے سے ہے... اپنے ماں پاپ کا اکھتا بننا ہوں... ہر انسان کا زندگی میں کوئی نہ کوئی آئندیں ضرور ہوتے ہیں۔ میرے آئندیں تذلیل پر ختم طیش میں ہیں اور عدالت سے انساف کے طلب گار ہیں...“ اس کے ساتھ چون صاحب کو یہ بھی بتایا گی کہ ملزم کی طرف سے کوئی میں پیش نہیں ہوا اور نہیں ہے اس کی درخواست کی ہے۔“ تو کیا تم اپنا جرم قبول کرتے ہو؟“

”کون ساجرم“ نوجوان نے حرمت سے پوچھا۔

”تم نے اس ملک کے عظیم رہنماؤ کی تسلیل کر کے کرڈوں افراد کا دکھایا ہے۔ کیا اس کے لئے تمہیں کسی دشمن ملک نے تو نہیں اسکا یا؟“ انہوں نے پوچھا ”ایسا کچھ نہیں ہے جاتا والا...“ وہ بولا ”میں نے جو کچھ کہا اپنے ہوش و حواس میں کیا۔ اور مجھے اس پر کوئی چیختا دنیں ہے... میں ابھی بھی اپنی بات پر قائم ہوں...“

”بیٹا... تو کری کے لئے یہ کافی نہیں... وہ کافی نہیں کرتے ہیں جن جن پا اس ملک کے عظیم آدمی کی تصویر چھپی ہوتی ہے... لال تو سوری... یا ہر یا پھر سلی تو سوری...“

”تمہیں پڑھے ہماری کی سزا موت ہوتی ہے... تمہیں یہاں سر عالم پا کی پر لٹکا دیا جائے گا...“

”غداروں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا چاہئے...“ نوجوان مطمئن لیجے میں بولا۔ ”اگر آپ واقعی انساف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے غداروں کو سر عالم پا کی پر لٹکانا چاہتے ہیں تو پہلے اس ملک کے بد عنوان یا ستدانوں کو لٹکائیے... پھر اس کی لاچی افسوسات کو اور پھر رشت خوار اخلاقی کو... اور پھر ان امیرزادوں کو جو غریبوں کا خون چوستے ہیں... اور پھر ان غریب عوام کو ملازamt کا خیال دل سے نکال کر میں نے مزدوری کو پیشے لے گا اس نے

مختلف پروگرام اور سمینار منعقد کئے جا رہے تھے... ایسا ہی ایک جلسہ آزادی سے منسوب کے گئے باعث میں بھی ہو رہا تھا جس میں یا ستدان اپنے عظیم لیزر کو خراج تحسین پیش کر رہے تھے... شیخ پر عظیم رہنماؤ کی ایک میں فٹ اوپنی تصویر بھی جانی گئی تھی... مقررین باری باری خطاب کر رہے تھے اور لوگوں کا جوش و خوش بڑھتا جا رہا تھا... ہر طرف پر چمٹا رہا رہے تھے... فضا فنوں سے گوئے باری تھی... پھر ایک نوجوان مقرر شپ پر آیا۔ یہ نوجوان اپنے تھامی ادارے کا سب سے بڑا مقرر تھا اور بہت تھوڑے دنوں میں اس نے اپنی تقریر کی دھاکہ بھا دی تھی... ملکی سٹپ پر کوئی ایسا پروگرام نہیں تھا جا جا سے یہ کامیاب نہ ہوا ہو... اب وہ اپنے تھامی ادارے سے فارغ اشصیل ضرور ہو گیا تھا لیکن اس نے کوشش کر کے یہاں تقریر کرنے کا موقع حاصل کر لیا تھا... سامنے آج اس جلیے میں دراصل اسی کو سننی تو آئے تھے... وہ ابھی بھی اپنی بات پر قائم ہے اس لئے میرے خیال ... نوجوان نے تقریر پڑے دھمکے لیے شروع کی...“ خواتین و حضرات... آج ہم اسی کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے تیج ہوئے ہیں... جس کی تعریف کرنا سورج کو چدائی دکھانے چاہا ہے... اس عظیم رہنماؤ نے اس کی طرح شب و روز مخت کر کے ہمارے لئے یہ وطن حاصل کیا... کیا ہم اس کے احسان کا بدل پکا سکتے ہیں...؟ بو لئے...؟ کیا ہم اس عظیم رہنماؤ کے احسان کا بدل پکا سکتے ہیں؟“

”نہیں...“ سب ایک ساتھ بولے۔

”تو پھر ہم کیا نہیں ایک اچھا کام کریں... اپنے گلی کو چوں سے... اپنی سرکاری عمارتوں سے، اپنے کری نوٹوں سے اس عظیم رہنماؤ کی تصویریں اتار دیں... ہمیں ان تقدیر کی کوئی ضرورت نہیں... سب اتار دو... جہاں کوئی ضرورت نہیں ہے... وہ پورے زور سے چلا گیا۔ سامنے اس کی باتیں سن کر پہلی قوت بنے رہ گئے پھر کوئی ایک چلا یا ”او... غدار انسان... تیری یہ جرأت... تو ہمارے رہنماؤ کے متعلق اسی بات کر کے... پکڑوادے جانے نہ پائے“

”بس اس کے بعد ہمگامہ شروع ہو گیا... لوگوں کی ایک کشید تعداد شپ پر چھاٹھ آئی انہوں نے ہر شے تھیں کہ اس کی اور غریبوں کا خون چوستے ہیں... اور پھر ان غریب عوام کو روشنی اٹھا چکیا... اور نوجوان مقرر کو پیشے لے گا اس نے



"دعا"

میرے مولا یہ مجھہ کر دے!!
پوری میری تو ہر دعا کر دے
سب برائیوں سے دور کر دے ہمیں
نیک بندوں میں تذکرہ کر دے
ساری دنیا مٹا رہی ہے ہمیں
ہم پہ اپنا کرم ذرا کر دے
میرے مولا ہب البا ہے میری
پرسکوں دھر کی فضا کر دے
پھر امید کا ہے سوکھ چلا
ایسی رحمت سے تو ہرا کر دے
جو میرے ملک سے رہے مغلص
ایسا کوئی تو رہنا کر دے
بھر دے اخلاص سے تو سینوں کو
ڈور ہم سے یہ سب ریا کر دے
بھائی بھائی ہیں سب مسلمان تو
دوران کا یہ فاصلہ کر دے
قل و خون سے بچا لے ہم کو تو
دور ہم سے بڑی ہوا کر دے
ایر غلمت کے چھٹت ہی جائیں گے
ساتھ رحمت کی تو گھٹا کر دے
تو ہی ستا ہے ساری دنیا کی
پوری دل کی میری صدا کر دے
خالی دامن کنوں نہ جائے گی
اس کا دامن ہر بھرا کر دے
یا سین کنوں۔ پسروں

☆☆☆☆☆

جذاب والا... جس سرکاری افسر نے اپنی تنڈل پر مجھے پولیس کے حوالے کیا سے کتنی سزا تھی؟... جس پولیس میں پس والے نا جائز تجاز و اوت اور پولیس والے بھتے لینے پھر سے میرے پاس آئے اور بولے "میں بھی اپنے رہنماء کی تصویر میں قانون مخفی کی... اسے کتنی سزا تھی؟... میرے چوناک مقالہ الفاظ سے لوگوں نے فتح میں آرکٹش توڑ دیا وہاں لگی اسی عظیم رہنماء کی تصویر کے لگوں کے دیے... جو خود اپنے رہنماء کی میرے پاس آئے اور بولے "پھر ہر ہی پا پھر نہیں".... میں نے انکار کر دیا... اور میری ریڈی می کی صورت میں تمام حق پوچھی اٹھا لگی... میں میں پسکل کے آس میں گیا تو میرے رہنماء کی بڑی سی تصویر کے میں فتح بیٹھے اس کر کے احتجاج کرنے والوں کا گناہ کیا میرے گناہ سے بڑا نہیں ہے؟... انہیں کتنی سزا تھی؟... میرے لئے پہنچ کی گھاٹ تیار کر لی گیا ہے... حالانکہ میں نے حق بات کی ایک قسم ہوتی ہے۔

میں نے غصے میں اس سے کہا کہ شرم کو تم اس غصہ کی تصویر میں بیٹھے ہو جو جس کو دیکھتے ہی ایمانداری کا جذبہ دیں..."

بیدار ہو جاتا ہے... سرکاری افسر نے اپنی اس تنڈل پر مجھے حوالہ پولیس کر دیا..... جہاں وردی والے افسر وہ مقرر تو تھا ہی... لبھ آٹھ فشاں تھا تو الفاظ کسی بم سے کم نہ تھے... جو جہاں اسے دیکھ اور سن رہا تھا اپنی جگہ پس اکتا تھا... اس نے تو اُصرف آئندہ کھایا تھا... پھرے

"سر آپ جانتے ہیں... سرکاری عمارتوں میں اس عظیم رہنماء کی تصویر کیوں لگائی جاتی ہے؟" میں نے ان کے پیچھے دیوار پر گلی اپنے رہنماء کی تصویر کو کھینچے ہوئے پوچھا "خالی دیوار اچھی بھی تو نہیں لگتی... مجبوری ہے" وہ ڈھنکائی

سے سکراتے ہوئے بولا "میں سر... یہ تصویر اس لئے لگائی جاتی ہے تا کہ آپ

میں سرکاری افسر اس کے تلے بیٹھ کر عوام کو انصاف والا کیا کہا: "ہم تمہیں باعزت رہا کرتے ہوئے یہ سوچ رہے ہیں کہ کاش اس سے بڑا کر کچھ اور ہو سکا... یہ سب چیزیں سرکاری افسر اس کے تلے بیٹھ کر عوام کو انصاف والا کیا کہا: "تو میں بھی تو نہیں کہہ رہا ہوں نا... لا اُ دونا مجھے بھی اس تصویر والے پنڈتوں... تاکہ میں بھی تمہارے ساتھ انصاف کر سکوں..."

میں ایسا نہ کر سکا... اور مجھے رشتہ نہ دینے کے جرم میں

حوالات میں رہتا ہے... جذاب والا...! تو جوان نے ایک توتفت کے بعد کہا "میں نے تو آزادی پارک میں صرف اتنا ہی کہا تھا کہ اپنی اپنی عمارتوں کے سچ میں اپنا کو دارا کر کتنا ہے تھا کہ دکھا کر تم بھروس، دفتر و اور کوئی تو فوٹو سے اپنے رہنماء کی تصویر اتنا ہی کہا ہے تو آزادی کے سچ کو دکھا کر قانون مخفی کرتے ہیں تو ان کی روح کو تکلیف ہوتی

ہے... ہم ان کا احسان تو پکا نہیں سکتے مگر انہیں تکلیف دینے سے باز توہہ کتے ہیں نا... ویسے بھی جب ہمارے دلوں میں ان کی تصویر موجود نہیں ہے تو دیوار پر ناگئے سے کیا حاصل...؟۔



”عہنت کش اللہ کا دوست ہے“



زبردست جملہ آپ کا اور شاندار انعام بھی آپ کا

اس تصویر کے حوالے سے زبردست جملہ ”پھول“ میں شائع کردہ کوپن پر
آپ نام دپٹ کے ساتھ لکھ کر 10 تاریخ تک بھجوائیں اور انعام پائیں

نقٹے ملائیں اور رنگ بھریں



ان دونوں تصویروں میں 5 جگہ فرق ہے۔ تلاش تو کریں

فرق تلاش کریں





Sharpie®
Uncap what's inside.™

sharpieuncapped.com

With Sharpie,
there's always one more
to add to your collection...



Authorized Distributors

Nature Power

اسارٹ بچے ہمیشہ اپنی صحت کا خیال رکھتے ہیں۔

اسی لئے وہ ہمیشہ جام شیریں ہی پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ ڈرنس قدرت کی بہترین جڑی بوٹیوں کے 100% خالص عرقیات سے بنائے۔

Lite Refreshing
Lite Refreshing

